2747

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،18-فروری 2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ثقافت وسپورٹس)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

علیحدہ فہرست میں شامل توجہ دلاؤ نوٹسوں میں درج سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے زبانی جوابات دیئے جائیں گے۔

سرکاری کارروائی

1- سال 2007 کے بارے میں حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد اور نفاذ کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنا

ایک وزیر سال 2007 کے بارے میں حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد اور نفاذ کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

2- سال 07-2006 کے بارے میں حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس؛ مواصلات وتعمیرات ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ؛ آبپاشی و بجلی؛ اور مقامی حکومت وسماجی ترقی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ ایوان میں پیش کرنا

ایک وزیر سال 07۔2006 کے بارے میں حکومت پنجاب کے محکمہ جات سول ورکس، مواصلات وتعمیرات، ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، آبپاشی و بجلی اور مقامی حکومت و سماجی ترقی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

2748

3۔ سال07۔2006 کے لئے حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ ایوان میں پیش کرنا

ایک وزیر سال07۔2006 کے لئے حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون پنجاب نجکاری بورڈ2010(مسودہ قانون نمبر10 بابت2010)

مسودہ قانون پنجاب نجکاری بورڈ 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے کالونیز نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، پر(ضمن 13 سے)

ضمن بہ ضمن غوروخوض کا دوبارہ آغاز۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب نجکاری بورڈ2010 منظور کیا جائے۔

قاعدہ 87 کے تحت تحریک

تحریک التوائے کار نمبر 2010/13 سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ پر بحث

شیخ علاؤالدین: یہ تحریک پیش کریں گے ”کہ اسمبلی اب اپنی کارروائی ملتوی کرے“

(تحریک التوائے کار نمبر 2010/13 کی نقل بطور منسلکہ لف ہے)

2749

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا سولھواں اجلاس

جمعرات،18-فروری 2010

(یوم الخمیس،3-ربیع الاول 1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَ
النَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ
وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

سُوْرَةُ الْبَقَرَة آیت177

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لئے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ

کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں، اور تنگی ومصیبت کے وقت میں اور حق وباطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول ﷺ

زمیں آسماں میں مکاں لامکاں میں کوئی آپ ﷺ سا ہے نہیں ہے نہیں ہے
وہ سدرہ کا راہی حبیب الٰہی کوئی دوسرا ہے نہیں ہے نہیں ہے
سبھی دائیوں نے حلیمہ سے پوچھا ترے پاس کیا ہے تو بولی حلیمہ
اسے دیکھ کر تم بتاؤ کہ ایسا کسی کو ملا ہے نہیں ہے نہیں ہے
سبھی انبیاء دے رہے ہیں گواہی وفادار ہیں مصطفیٰ کے الٰہی
جو بِتا نہیں ہے مرے مصطفیٰ کا وہ بندہ خدا کا نہیں ہے نہیں ہے
کہاں تک کرے کوئی توصیف ان کی خدا جب کہ کرتا ہے تعریف ان کی
ظہوری کسی سے نبی کی ثناء کا ہوا حق ادا ہے نہیں ہے نہیں ہے

سوالات

(محکمہ جات ثقافت و سپورٹس)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ثقافت اور سپورٹس سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب وسیم قادر کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔ ضمنی سوال ذرا حساب سے کریں کیونکہ آگے دوسرے دوستوں کے بھی سوالات ہیں۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 259 ہے اور اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شالامار باغ کے گیٹ کے سامنے فوارہ کی تعمیر نو

*259: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شالامار باغ کے گیٹ کے سامنے جی ٹی روڈ پر ایک بڑا فوارہ تعمیر کروایا گیا تھا جو ٹوٹ پھوٹ چکا ہے اور اس جگہ پر ہر اتوار کو سائیکل سٹینڈ بنتا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس فوارہ کی دوبارہ تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر ثقافت (جناب تنویر الاسلام):

(الف) شالامار باغ کے گیٹ کے سامنے فوارہ کی تعمیر نو کا مسئلہ شالامار باغ کے گیٹ کے سامنے بہت پہلے ایل ڈی اے لاہور نے پرانے ٹینک کے مغرب میں فوارہ تعمیر کیا تھا۔ گورنمنٹ نے جی ٹی روڈ کو چوڑا کرنے کے لئے اس فوارہ کو گرا دیا تھا۔ یہ درست نہ ہے کہ اتوار کو فوارہ کی جگہ سائیکل سٹینڈ لگتا ہے۔ اس وقت یہ جگہ گورنمنٹ کی تحویل میں ہے۔

(ب) یہ فوارہ نئی تعمیر تھی۔ محکمہ آثار قدیمہ سے اس کا کوئی تعلق نہ ہے۔چنانچہ اس کی تعمیر محکمہ آثار قدیمہ کے فرائض منصبی میں نہیں آتی۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ محکمہ ثقافت سے متعلقہ سوال نہ تھا تو کیوں نہ اسے rule کے تحت جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہے اس کو بھیج دیا جائے تاکہ وہ آسانی سے اس کے جوابات دے سکیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو ادھر ٹرانسفر کیا جائے؟ جی، rule(35) کے تحت ان کا ڈیپارٹمنٹ کرے گا اور جواب تو انہوں نے دے دیا ہے۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! ثقافت سے متعلقہ سوال نہ تھا یہ آثار قدیمہ سے متعلق تھا۔

جناب سپیکر: چلیں! گورنمنٹ نے تو آپ کو جواب دے دیا ، وہ بھی گورنمنٹ ہے اور یہ بھی گورنمنٹ ہے۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! گورنمنٹ تو ہے لیکن متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو اس پر جواب دینا چاہیے تھا تو میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چونکہ شالامار کے نزدیک یہ فوارہ بنا ہوا تھا، بہت خوبصورت تھا اور لوگ جب آتے تھے تو وہاں پر بیٹھ کر چائے وغیرہ پیا کرتے تھے تو کیا یہ دوبارہ وہاں پر فوارہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ جواب دیں گے کہ یہی کافی ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! جب یہ فوارہ بنا تھا تو یہ شالامار کی حدود میں نہیں تھا یہ اس وقت جی ٹی روڈ پر بنا تھا جب جی ٹی روڈ کی توسیع کی گئی تو اس وقت اس کو گرا دیا گیا تھا تو وہ

جی ٹی روڈ کی constructionکا معاملہ تھا تو میں فاضل ممبر سے یہ بھی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آثار قدیمہ کا سوال نہیں بنتا تھا لیکن پھر بھی میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اسے جی ٹی روڈ کی توسیع کے لئے گرایا گیا تھا اور اس کے نئے بننے کے سلسلے میں چونکہ یہ آثار قدیمہ کے فرائض میں نہیں ہے لہذا اس کا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہی جواب دے سکتی ہے کیونکہ وہاں پر اب جی ٹی روڈ بن چکی ہے اور فوارہ کا تصور نہیں ہو سکتا۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! آثار قدیمہ والے claim کرتے ہیں کہ 200 میٹر تک رقبہ ان کے under آتا ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ اس سے زیادہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دو سو میٹر ہے یا دو فٹ ہے؟

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! دو سو فٹ پر آتا ہے اور جو فوارہ بنا ہوا تھا وہ دو سو فٹ سے زیادہ دور نہیں ہے جس جگہ پہلے یہ فوارہ بنا ہوا تھا تو وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ کیا یہ land آثار قدیمہ والوں کی تھی یا LDA والوں کی؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! یہ land آثار قدیمہ والوں کی نہیں بلکہ یہ land ایل ڈی اے والوں کی تھی جب 1991 میں فوارہ بنایا تھا اور وہ 1997 میں demolish ہوا تھا تو وہ آثار قدیمہ کی land نہیں بنتی تھی اور یہ جو دو سو میٹر کا ذکر کر رہے ہیں وہ بعد میں law آیا کہ دو سو میٹر کے اندر لیکن اس میں جی ٹی روڈ کا ذکر نہیں ہے اس میں ذکر یہ ہے کہ جو احاطہ خالی پڑا ہو اس میں دو سو میٹر کے اندر آپ construction نہیں کر سکتے ہیں لیکن یہ جی ٹی روڈ کا معاملہ ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال میاں محمد رفیق صاحب آف ٹی ٹی سنگھ!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! جواب دینے والوں کی عمر سے زیادہ پرانا یہ فوارہ تھا، ہم جب اپنے بچپن میں شالامار میلہ چراغاں دیکھنے آیا کرتے تھے اس وقت نہر کے آثار موجود تھے۔

جناب سپیکر: وہاں آپ میلہ میں کیا کرتے تھے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہر سال شالامار میلہ لگتا تھا اور ہم دیکھنے آتے تھے جو کہ میلہ چراغاں بڑا مشہور تھا۔

جناب سپیکر: جب کبھی آتش جواں تھا؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں تو اس وقت بچہ تھا اور پھر جواں بھی تھا یہ ان دنوں کی بات ہے کہ نہر کا وجود بھی تھا جو نہر اندر پانی سپلائی کرتی تھی اور نہر کے ساتھ فوارہ بھی تھا جو کہ آثار قدیمہ کا تھا اور مغلیہ دور میں تعمیر ہوا تھا اس کو گرا کر قبضہ گروپوں نے قبضہ کر لیا اور اس کا نشان مٹ گیا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ دوبارہ تعمیر کیا گیا ہو جس فوارہ کے بارے میں یہ جواب آیا ہے اس کے بارے میں، میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ میں تو اس پرانے مغلیہ دور کے فوارہ کی بات کر رہا ہوں جس کا کبھی وجود تھا۔

جناب سپیکر: جناب کا ضمنی سوال کیا بنا، وہ تو مجھے بتائیں اور میں کیا پوچھوں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ کیا اس کی کھوج نکالیں گے جو آثار قدیمہ کے متعلقہ مغلیہ دور میں وہاں پر جو نہر کے اوپر فوارہ تعمیر کیا گیا تھا جو نہر شالامار باغ کو پانی سپلائی کرتی تھی؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں ''زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم'' اس سوال کا وہ حساب ہو گیا ہے۔ اس کا جواب آپ دینا چاہو گے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں جواب دینا چاہوں گا کہ جو فاضل ممبر نے اشارہ کیا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ادھر سے بھی آ گیا وہ بھی سن لیں۔

MINISTER FOR SPORTS & CULTURE (Mr Tanver ul Islam): Mr. Speaker! I already answered the supplementary question, if you want to ask it again, you can do it.

جناب سپیکر: جی۔

وزیر کھیل و ثقافت(جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! جن فواروں کا قابل احترام بزرگ سیاست دان فرمارہے تھے وہ فوارے آج بھی موجود ہیں وہ inside building of the Shalimar Bagh وہاں پر آج بھی فوارے ہیں اور وہاں پر ویسی نہر آج بھی ہے جو انہوں نے جوانی کے دور میں دیکھی ہوئی تھی اب چونکہ یہ بوڑھے ہو چکے ہیں وہاں جاتے نہیں اور انہیں اس چیز کا علم نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ہو گیا ہے بس ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اب جواب دینا ضروری ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جو فوارے اندر موجود ہیں جن کا ذکر موصوف نے کیا ہے وہ تو موجود ہیں۔ میں نے ان کا ذکر نہیں کیا، میں نے ان کی پیدائش سے پہلے کے فوارہ کا ذکر کیا جو کہ شالامار باغ کے باہر تھا۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ جی، ضمنی سوال محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شالامار باغ کی ایک بہت زیادہ خوبصورت entrance اور بڑی زبردست جگہ تھی لیکن اب شالامار باغ کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ جس طرف مادھولال حسین صاحب کا مقبرہ ہے اس طرف گارڈن کی بہت زیادہ زمین فضول میں دے دی گئی ہے وہاں رہائشیں بھی بن گئی ہیں اور بالکل مٹی اور اُجاڑ علاقہ ہو گیا ہے اور شالامار باغ میں وہ entrance اور خوبصورتی رہی ہی نہیں۔ یہ جو علاقہ ہے جہاں پر حضرت مادھولال حسین کا مقبرہ بنا ہے اس کے ساتھ ارد گرد میلوں میل اس کمرے سے بھی ڈبل راستہ ہے جو کہ مٹی کا ڈھیر م ڈھیر ہے۔ میں کل وہاں خود گئی تھی اور میں نے یہ سب کچھ دیکھا اور میں چاہتی ہوں کہ شالامار باغ جس طرح پیدائش سے پہلے تھا ابھی میرے بھائی نے کہا تو اس کی entrance اسی طرز پر مکمل کی جائے کیونکہ جب ہمارے پاس انٹرنیشنل شخصیات آتی ہیں تو ہم ان کو وہاں لے کر جاتے

ہیں۔ پہلے بڑا خوبصورت لگتا تھا اور اب شالامار باغ تو ایسا ہے جیسے وہاں ایک گھاس کے پتا تک میلوں میل نظر آتے ہیں اور آبادیاں بنادی ہیں یہ حالت ہے کہ حضرت مادھو لال حسین کے مزار پر بھی جانے کے لئے بہت زیادہ تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میری بہن نے جس طرف نشاندہی کی تو یقیناً صحیح فرما رہی ہیں کہ وہاں پر encroachment کا معاملہ چل رہا ہے جو حکومت خالی کروا رہی ہے لیکن یہاں پر جو بات کی جا رہی ہے کہ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمیں ایوان کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ جو بات کی جا رہی ہے کہ اس کی پیدائش سے پہلے تو میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جو بکس پڑھتے ہیں اور جو laws کی کتابیں پڑھتے ہیں شاید یہ بھی ہماری پیدائش سے پہلے کی ہوں تو یہ نہیں کہا جاتا کہ پیدائش سے پہلے کا تھا یا پیدائش کے بعد کا There is no discrimination کیا ,there is only discrimination, the members of the Provincial Assembly. کی age اس قابل ہے کہ کیا میں ممبر صوبائی اسمبلی ہوں اور پھر آپ کی پارٹی کا فیصلہ ہوتا ہے کہ آپ منسٹر بننے کے قابل ہیں یا نہیں۔ Please do not discuss the age because میں پنجاب اسمبلی میں اپنی birthday کے حوالے سے جواب دینے نہیں آیا اور میں محکمہ کے حوالے سے جواب دینے آیا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس میں انہوں نے آپ کی کوئی برائی والی بات نہیں کی، ایسے نہ پریشان ہوں، وہ سب آپ سے پیار کرتے ہیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! ہمیں بھی یہاں پر جواب دینا آتا ہے اگر یہ اپنی پیدائش سے متعلق اتنا sensitive ہیں تو آئندہ سے مجھے چھوٹا کہہ لیا جائے تو میں تو بہت خوش ہوں گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! یہ تو میری بڑی بہن ہیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس پر اب ضمنی سوال نہیں ہو گا۔ No supplementary on this. Thank you

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب غلط آیا ہے اور آپ مہربانی کر کے مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو کیسے موقع دوں؟

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! جواب غلط آیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ایک سوال اپوزیشن کو بھی کرنے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کیا بات ہوئی یہاں گورنمنٹ اور اپوزیشن کی بات نہیں ہے کہ اپوزیشن کو ٹائم نہیں دیا گیا اور گورنمنٹ کو دیا گیا۔ بی بی! کسی بات کا تو خیال رکھا کریں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اللہ رکھا صاحب! بات سُنیں۔ سپلیمنٹری کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آئندہ جو سوال آئے گا اس پر آپ ضرور سپلیمنٹری کریں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہا ہوں کہ اس کا جواب غلط آیا ہے۔ میرا حلقہ سے متعلقہ ہے مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: تو آپ اپنے حلقہ کا سوال کیوں نہیں دیتے؟

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! یہ بھی میرا ساتھی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو پھر پہلے پوچھنا چاہئے تھا۔ جی، سپلیمنٹری سوال کریں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میں سوال دوبارہ پڑھنے لگا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ شالامار باغ کے گیٹ کے سامنے جی ٹی روڈ پر ایک بڑا فوارہ تعمیر کروایا گیا تھا، جو ٹوٹ پھوٹ چکا ہے اور اس جگہ پر ہر اتوار کو سائیکل سٹینڈ بنتا ہے؟ اس کا جواب آیا ہے کہ شالامار باغ۔۔۔

جناب سپیکر: بات سُنیں۔ میرے خیال میں آپ بعد میں آئے ہیں۔ اس پر پہلے بات ہو چکی تھی۔ دراصل یہ سوال کسی اور محکمہ کے متعلقہ ہے اور پھر بھی انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ اب اس پر آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب اللہ رکھا: کوئی مجبوری تو نہیں تھی کہ انہوں نے ہی جواب دینا ہے؟ یہ نہ جواب دیتے۔

جناب سپیکر: یہ ان کی طرف چلا گیا تھا۔ جی، وہ بھی میں بتا دوں گا۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے۔ جب یہ باغ تعمیر ہوا تھا یہاں فوارے نصب کئے گئے تھے اس وقت ایل ڈی اے موجود نہیں تھا تو اس حساب سے یہ جواب بالکل غلط ہے اس کی انکوائری کی جائے۔

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! اس وقت ایل ڈی اے ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جب یہ بنا ہے اس وقت تو آپ بھی نہیں تھے اور آپ کی حکومت بھی نہیں تھی، آپ کیا کرتے ہیں؟ مہربانی کریں اس کو چھوڑ دیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس وقت شاہجہاں کی حکومت تھی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال شفیق احمد گجر صاحب کی طرف سے ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز رکن نے جناب شفیق احمد گجر کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 2710 دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

RANA MUHAMMAD AFZAL KHAN: Question No. 2710. Taken as read.

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں کھیلوں کے فروغ کی تفصیلات

*2710: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ نے 2005 سے آج تک کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹ کروائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں خواتین کی کتنی سپورٹس ٹیمیں ہیں؟

(ج) خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مذکورہ بالا عرصہ میں کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(د) کیا ضلع فیصل آباد میں خواتین کے لئے علیحدہ سپورٹس سٹیڈیم ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 2005 سے آج تک کھیلوں کے فروغ کے لئے مختلف کھیلوں میں گاہے بگاہے ٹورنامنٹ ہوتے رہے ہیں۔ ان میں سپورٹس بورڈ کے ٹورنامنٹ بھی شامل ہیں جو کہ شیڈول کے مطابق سارا سال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف اضلاع میں ہونے والے سپورٹس بورڈ کے ٹورنامنٹس میں بھی فیصل آباد کی ٹیمیں شرکت کرتی ہیں اور فیصل آباد کی ٹیمیں صوبائی سطح پر ہونے والے مقابلہ جات میں سرفہرست ہیں۔ ان ٹورنامنٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2005۔06

نام کھیل	تعداد ٹورنامنٹس	نام کھیل	تعداد ٹورنامنٹس	نام کھیل	تعداد ٹورنامنٹس
یوم آزادی سپورٹس پروگرام	06	فٹبال	02	اتھلیٹکس گرلز	02
اتھلیٹکس بوائز	01	تیکوانڈو	01	ہاکی بوائز	01
بیڈمنٹن	02	ٹیبل ٹینس	02	وومن ہاکی	01
کبڈی	01	سوئمنگ	01	باکسنگ	01
شوٹنگ بال	01				

2006۔07

کبڈی	01	ہاکی بوائز	02	باسکٹ بال	03
اتھلیٹکس بوائز	03	ٹینس	01	کراٹے اور جوڈو	03
بیڈمنٹن	01	باکسنگ	01	ٹیبل ٹینس	01
تائیکوانڈو	01	فٹبال	02	وومن ہاکی	02
اتھلیٹکس گرلز	01	والی بال گرلز	01	والی بال بوائز	01
سوئمنگ	01				

2007۔08

کبڈی	02	ہاکی بوائز	05	ریسلنگ	01
اتھلیٹکس بوائز	01	ٹینس	01	کراٹے اور جوڈو	02
بیڈمنٹن	01	باکسنگ	01		

(ب) ضلع فیصل آباد میں خواتین کی مندرجہ ذیل کھیلوں میں U-18 اور U-17 ٹیمیں موجود ہیں جو کہ سپورٹس بورڈ پنجاب کے شیڈول کے مطابق کھیلوں میں شرکت کرتی رہتی ہیں۔ مندرجہ ذیل خواتین کی ٹیمیں موجود ہیں۔

1۔ باسکٹ بال	2۔ والی بال	3۔ اتھلیٹکس
4۔ ہاکی	5۔ کراٹے	6۔ ووشو
7۔ تائیکوانڈو	8۔ جوڈو	9۔ بیڈمنٹن
10۔ ٹیبل ٹینس	11۔ چک بال	12۔ نیٹ بال
13۔ ہینڈ بال	14۔ کرکٹ	

(ج) خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مختلف ٹورنامنٹس کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔ جبکہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے لیڈی کوچ بھی فراہم کی گئی ہے جو کہ مختلف سکولوں اور کالجوں میں خواتین کو ٹریننگ بھی کرواتی ہے۔ اس کے علاوہ سمر کیمپ بھی لگائے جاتے ہیں۔ تاکہ بہترین کھلاڑی کا انتخاب کیا جاسکے۔ مزید فیصل آباد سے پنجاب میں خواتین کی کھیلوں کے مقابلوں میں نمایاں پوزیشن ہے۔

(د) فیصل آباد میں خواتین کے لئے علیٰحدہ سٹیڈیم موجود ہے لیکن کافی حد تک گرلز کالجوں میں خواتین کے لئے کھیلوں کی سہولتیں موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جمنیزیم / سپورٹس

کمپلیکس عام پبلک کے لئے موجود ہیں ان میں خواتین کی کھیلوں کے مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں جواب آیا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں خواتین کے لئے مندرجہ ذیل کھیلوں میں under 18 and under 17 ٹیمیں ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو خواتین اور بچوں کی ٹیمیں ہیں ان کو ہمارا محکمہ سپورٹس کوئی مالی امداد مہیا کرتا ہے اگر کرتا ہے تو فیصل آباد کی ٹیموں کو کیا سالانہ مالی امداد مہیا کی جا رہی ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ under 17 and under 18 وہاں کی proper ٹیمیں ہیں اور دونوں چودہ، چودہ ٹیمیں ہیں۔ جہاں تک انہوں نے یہ ذکر کیا کہ محکمہ انہیں کیا مالی امداد کرتا ہے تو محکمہ District 2% Sports Fund ان پر خرچ کرتا ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس پر خرچ کرتی ہے۔ جب ہم نے provincial tournaments کروائے تو فیصل آباد کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو گی کہ فیصل آباد کی بچیوں کی under18 ٹیم نے میٹرک اور انٹر میڈیٹ میں اول پوزیشن حاصل کی اور انہیں انعام بھی دیا گیا اور اس کے علاوہ وہ جب یہاں پر تشریف لاتے ہیں ان کو ٹرانسپورٹ مہیا کی جاتی ہے، ان کو کھانا مہیا کیا جاتا ہے اور ان کو دن کا اوسطاً 300 روپیہ per head دیا جاتا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا جو سوال تھا وہ یہ تھا کہ ان ٹیموں کے پاس اتنے مالی وسائل نہیں ہوتے اور اس طرح سے وہ اپنے لئے سپورٹس کی چیزیں نہیں خرید سکتے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہماری کیا ترجیحات ہیں، ہم کن سیکٹرز میں کن گیمز کو فیصل آباد جیسے بڑے شہر میں promote کرنا چاہتے ہیں؟ کچھ ایسی گیمز ہیں " جیسے فٹبال" ہے اس پر کم اخراجات آتے ہیں، سوئمنگ ہے جس کے اندر 26,27 گولڈ میڈل آج کل اولمپکس میں آتے ہیں ہم ایسی گیمز سوئمنگ، فٹبال کی ترقی کے لئے کیا کام کر رہے ہیں؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! انہوں نے special promotion کا ذکر کیا ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ athletics میں پہلی پوزیشن فیصل آباد نے ہی لی تھی۔ ہاکی میں انہوں نے گولڈ میڈل لیا ہے اور ہاکی میں وہاں پر بہت talent موجود ہے۔ وہاں پر ہمارے ہاکی کے لئے پنجاب سپورٹس بورڈ کی طرف سے سپیشل کوچ تعینات ہے۔ وہاں پر ہم گراؤنڈز کی upgradation کر رہے ہیں۔ وہاں پر school cluster programme چل رہا ہے اس میں بھی upgradation ہو رہی ہے اور وہاں پر جو facilities، جو کچھ sports promotion کے لئے حکومت کر سکتی ہے وہ کر رہی ہے اور ہمارا ڈیپارٹمنٹ پوری طرح سے اس پر عمل کر رہا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! جز (د) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ فیصل آباد میں خواتین کے لئے علیحدہ سٹیڈیم موجود ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سٹیڈیم فیصل آباد میں کہاں پر واقع ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں سیکرٹری صاحب کی توجہ چاہوں گا یہ misprint ہو چکا ہے۔ فیصل آباد میں بچیوں کے لئے کوئی علیحدہ سٹیڈیم موجود نہیں ہے but there is time fixation. ہم نے وقت متعین کیا ہوا ہے کہ اس وقت بچے کھیل سکتے ہیں اور اس وقت بچیاں کھیل سکتی ہیں لیکن separate سٹیڈیم ان کے لئے موجود نہیں ہے۔ وہاں پر سپورٹس کمپلیکس جمنیزیم عامر پبلک سکول کے قریب ہے جس میں خواتین کھیل سکتی ہیں اور ان کے لئے وہاں پر کوچ موجود ہے اس کا نام منزہ کوچ ہے جو وہاں پر provide continuous services کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: اس کو پھر clerical mistake سمجھا جائے یا جان بوجھ کر لکھا گیا ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! It is a clerical mistake.

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! یہ clerical mistake کیسی ہو سکتی ہے کیونکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ فیصل آباد میں خواتین کا علیحدہ سٹیڈیم موجود ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ 'نہ' ہے۔ آپ اس طرح پڑھیں کہ فیصل آباد میں خواتین کا علیحدہ سٹیڈیم موجود 'نہ' ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی؟

جناب سپیکر: جی، کیا سمجھ نہیں آ رہا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں ایک لفظ لکھا ہوا ہے تیکوانڈو۔ یہ تیکوانڈو کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے کہ 06-2005 میں یوم آزادی سپورٹس پروگرام۔ اس کا جو دوسرا کالم ہے فٹبال اور ٹیبل ٹینس کے درمیان ایک لفظ لکھا ہوا ہے مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی۔ اس کھیل کے بارے میں بتا کر میرے علم میں اضافہ کر دیں کہ یہ تیکوانڈو کیا ہوتا ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): تیکوانڈو۔ یہ مارشل آرٹ گیم ہے۔ اس کا نام تائیکوانڈو ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہاں تیکوانڈو لکھا ہوا ہے۔ میں نے سوچا تیکوانڈو کیا ہوتا ہے؟ مجھے تو یہ پڑھ کر ہنسی آ گئی ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! یہ ایک مارشل آرٹ گیم ہے۔ Which has been originated from Japan. اور میرے فاضل ممبر صاحب کو بڑی اچھی طرح سے پتا ہے۔ لاہور شہر میں کم از کم دس سکولوں میں تائیکوانڈو سکھائے جاتے ہیں اور لاہور شہر میں پچاس سے زیادہ اس کے کوچ موجود ہیں۔ بچوں کو بھی پتا ہے کہ تائیکوانڈو کیا ہوتا ہے۔ محسن صاحب کو اچھی طرح پتا ہونا چاہئے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس کے جز(د) میں یہ لکھا ہے کہ۔۔۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! اس کے جز(ج) میں یہ لکھا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اب دیکھیں ادھر سے محترمہ کھڑی ہیں، ادھر سے آپ کھڑے ہیں۔ آدھا آدھا کر لیں ۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! آدھا ہی کروں گا۔

جناب سپیکر: جناب سپیکر! ان کا جز(ج) ہے اس کے بعد جز(د) آئے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: چلیں! پہلے وہ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، اللہ رکھا صاحب!

جناب اللہ رکھا: شکریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جواب جز(ج) میں یہ لکھا ہے کہ فیصل آباد سے خواتین کی کھیلوں کے مقابلے میں نمایاں پوزیشن ہے تو یہ تھوڑا سا ان کے بارے میں بتا دیں کہ وہ کیا پوزیشنز ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ بتا چکے ہیں آپ سُنتے ہی نہیں ہیں۔

جناب اللہ رکھا: نہیں، جناب سپیکر! اس کے بارے میں نہیں بتایا۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے آپ نے سُنا نہیں ہے۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی نہیں رائے صاحب! ابھی نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس پر کافی سپلیمنٹری ہو چکے ہیں ماسوائے ان کے۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! میں پیچھے چلا جاتا ہوں اب تو سوال کر لوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ خواتین کے لئے کھیلوں کی سہولتیں گرلز کالجز میں موجود ہیں۔ میں منسٹر صاحب یہ پوچھنا چاہوں گی کہ سکولوں کی سطح پر ان کے پاس کھیلوں کا کیا

اہتمام ہے جو بچیاں سکول میں چھٹی جماعت میں پڑھتی ہیں، کیا ان کے لئے سکولوں میں ایسی کوئی مہارت کے طریق کار موجود ہیں جہاں پر ان کو ٹریننگ دی جائے کہ وہ کھیلوں میں حصہ لے سکیں؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): شکریہ۔ ساجدہ آپا جی، جس طرح آپ نے سوال کیا کہ چھوٹی بچیوں کے لئے، چھٹی جماعت کی بچیوں کے لئے تو ہمارے ہر گورنمنٹ سکول میں کرکٹ گراؤنڈ موجود ہے جہاں پر بچیاں indoor games بھی کھیلتی ہیں، ہاکی، فٹبال بھی کھیلتی ہیں۔ ان کو تمام تر سہولیات مہیا کی جاتی ہیں اور وہاں پر کوچز بھی تعینات ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال وسیم قادر صاحب کا ہے۔

جناب وسیم قادر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 569 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شالامار باغ کے نقار خانہ کی تعمیر

*569: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شالامار باغ کے نقار خانہ کی تعمیر کے لئے فنڈز رکھا گیا، اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نقار خانہ کی تعمیر ناقص مٹیریل کے ساتھ کی گئی ہے، جس کی وجہ سے نقار خانہ کی ٹائلیں وغیرہ گرنا شروع ہو گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نقار خانہ کے کام کا ٹھیکیدار کام ادھورا چھوڑ کر بھاگ گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نقار خانہ کی ناقص تعمیر کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر ثقافت (جناب تنویر الاسلام):

(الف) شالامار باغ سے ملحقہ مشرقی جانب نقار خانہ کی عمارت، عرض بیگی، نقار خانہ کا احاطہ اور چار دیواری واقع ہے۔ جولائی 2004 میں جب شالامار باغ اور شاہی قلعہ حکومت پنجاب کی تحویل میں دیئے گئے تو اس میں درست حالی کے بہت سے کام ہونے والے تھے۔ محکمہ

نے نقار خانہ کی درست حالی کے لئے دو سکیمیں 4.061 ملین اور 12.583 ملین روپے کی منظور کروائے۔ ان سکیموں کے تحت سال 06-2005، 07-2006 اور 08-2007 کے دوران نقار خانہ کمپلیکس کے اندر واقع نقار خانہ کی عمارت، عرض بیگی، نقار خانہ کی راہداریاں، باغ کی مشرقی دیوار اور گیٹوں کی مرمت اور درست حالی پر بالترتیب 3.566 ملین اور 12 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تاہم نقار خانہ کی بیرونی دیوار کا کام شالا باغ کی تزئین و آرائش کے پانچ سالہ منصوبہ میں شامل ہے اور یہ کام جاری ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہ ہے کہ نقار خانہ کی تعمیر ناقص مٹیریل کے ساتھ کی گئی ہے۔ اس کام میں سیمنٹ، ریت سریا استعمال نہیں ہوا بلکہ اس کی تعمیر کے لئے مخصوص سائز کی ٹائلیں، قصوری چونا اور سفید چونا استعمال میں لایا گیا۔ جو مغلیہ دور میں استعمال کیا جاتا تھا۔ نیز یہ تاثر درست نہ ہے کہ نقار خانہ کی تعمیر شدہ کاموں کی ٹائلیں گر رہی ہیں۔ بلکہ نقار خانہ اور باغ کی بیرونی طرف جو ٹائلیں / اینٹیں پہلے سے گری ہوئی تھیں وہ لگائی جا رہی ہیں۔ مزید یہ کہ یہ کام پہلے نہیں کیا گیا تھا۔

(ج) یہ تاثر درست نہ ہے کہ ٹھیکیدار نقار خانہ کا کام ادھورا چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ بلکہ جن ٹھیکیداروں کو نقار خانہ کے کام سونپے گئے تھے انہوں نے 07-2006 میں ہی کام مکمل کئے ہیں۔ جو درست حالت میں موجود ہیں۔

(د) نقار خانہ کی تعمیر آثار قدیمہ کے قدیم عمارتوں کی بحالی کے اصولوں کے مطابق عمل میں لائی گئی ہے۔ تعمیر کے دوران گورنمنٹ کے قواعد و ضوابط کو مدنظر رکھا گیا ہے اور محکمہ کے متعلقہ عملہ کی زیر نگرانی کام ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ بھی شالامار باغ سے گزرے ہوں گے۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ جب وہاں پر روڈ بنتا ہے تو اس میں کبھی بھی bench mark کا خیال نہیں کیا گیا۔ اگر آپ ویگن یا ٹرک پر بیٹھے ہوں تو آپ پورے شالامار باغ کو اندر سے دیکھ سکتے ہیں۔ اگر یہ

سلسلہ یوں ہی شروع رہا تو آنے والے پچاس سالوں میں تو کھنڈرات بن جائیں گے اس لئے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ محکمہ اس پر کیا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: ایک دن میں ادھر سے گیا تھا اس کی بیرونی دیوار میں نے دیکھی ہے اس میں باڑ لگانے کی بھی ضرورت ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام):: جناب والا! انہوں نے درست فرمایا ہے کہ بہت سارے کام جو ہماری پچھلی حکومت کی توجہ کا مرکز نہیں رہے تاہم یہ ایک قومی اثاثہ ہے اس کا ہمیں خیال رکھنا چاہئے اور اس کی preservation آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے کرنی چاہئے۔ اگر یہ چاہیں تو میں ان کو بتا سکتا ہوں کہ ہم اس پر اب تک کتنے پیسے خرچ کر چکے ہیں۔ کتنی سکیمیں ہماری ongoing ہیں۔ Archeology Department اس پر کام کر رہا ہے اس لئے ایسی کوئی بات نہیں ہے چونکہ یہ کام special works کا ہوتا ہے اس کے لئے جو اینٹ بھی بنتی ہے وہ specific measurement کے ساتھ بنتی ہے اور یہ بات صحیح ہے کہ دیوار ٹوٹی ہوئی ہے اس میں کوئی شک والی بات بھی نہیں ہے لیکن یہ بھی دیکھیں کہ ان دیواروں کا کام کس حد تک complete ہو چکا ہے اور نقار خانہ کا کام کس حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ اس سلسلے میں ہمارے پاس ٹوٹل دو سکیمیں تھیں ایک سکیم 6-2005 میں 4.06 ملین روپے کی تھی جس میں سے ہم نے 3.56 ملین روپے خرچ کر دیا اور دوسری سکیم ہمارے پاس 07-2006 کی تھی جو کہ 12.583 ملین روپے کی تھی جس میں سے ہم 12 ملین روپے نقار خانہ کی بیرونی دیوار، شالامار کی تزئین و آرائش پر خرچ کر چکے ہیں۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال ہے کہ شالامار باغ شمالی لاہور میں ہے اور میرے علاقے پی پی۔144 میں کوئی پارک موجود نہیں ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں اور میرے علاقے کی demand ہے کہ اگر ہم اس میں ایک walking track بنا دیں جس میں لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے suggestions نہیں دینی آپ نے ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب وسیم قادر: جناب والا! وہاں پر کافی خالی جگہ پڑی ہے کیا اس دیوار کے ارد گرد walking track بن سکتا ہے؟

جناب سپیکر: jogging track باہر بنوائیں اندر نہ بنوائیں۔

وزیر کھیل وثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب والا! اگر ہم وہاں پر track بنوائیں گے تو وہ misuse ہو گا جس سے ہماری heritage کو نقصان ہو گا۔ میں فاضل ممبر سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چونکہ حلقے کے ممبر صوبائی اسمبلی ہیں یہ کوئی ایک جگہ مخصوص کر دیں میں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ پنجاب سپورٹس کی طرف سے ان کو وہاں پر track بنا دوں گا لیکن میں Archeology کی بلڈنگ کو خراب نہیں کرنے دوں گا۔

جناب وسیم قادر: بہت شکریہ۔ یہ پھر میرے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں اب کسی اور کو بھی سوال کرنے دیں مہربانی کریں۔

جناب اللہ رکھا: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! یہ جو شالامار باغ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ رکھا صاحب پہلے کھڑے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! شالامار باغ United Nations کے global heritage list میں ہے۔۔۔

جناب اللہ رکھا: جناب والا! مجھے بات کرنے کا موقع نہیں ملا۔

جناب سپیکر: اللہ رکھا صاحب اگر آپ بات نہ کریں تو پھر میں کیا کروں۔ آپ سے پہلے وہ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ United Nations سے اس کی maintenance کے لئے فنڈز آتے ہیں؟

جناب سپیکر: میں آپ کا سوال نہیں سن پایا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میرا سوال یہ تھا کہ شالا مار باغ جو ہے یہ United Nations کے global heritage کی protected sites میں سے ہے تو کیا United Nations کی طرف سے کوئی مالی امداد آتی ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ United Nations کی طرف سے کوئی مالی امداد آتی ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! وہ heritage ایسے ہیں جو کہ انہوں نے پوری دنیا میں recognize کئے ہیں اور محترم لغاری صاحب کو بھی اس کا بخوبی اندازہ ہے۔ انہوں نے مخصوص کاموں کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں۔ جس طرح قلعہ کے دروازے کے لئے انہوں نے پیسے مختص کئے تھے اور انہوں نے اسے بنوایا بھی تھا اسی طرح ان کے پاس اس کی complete detail موجود ہے۔ اب اس کو division کر رہے ہیں کہ کتنے پیسے کس مد میں رکھے جائیں اور اس میں 300 ملین روپے ہمارے پاس پہنچنے والے ہیں جیسے ہی رقم پہنچے گی اس کا کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اللہ رکھا صاحب آپ فرما رہے ہیں کہ میرا حلقہ ہے اس لئے میں آپ کو ایک ضمنی سوال کی اجازت دے رہا ہوں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ اس باغ کی رونقیں جو کہ ماند پڑ چکی ہیں ان کو بحال کرنے کے لئے تیار ہے اور جو لوگ وہاں آ کر بیٹھتے ہیں تاش کھیلتے ہیں، جواء کھیلتے ہیں ان کو وہاں سے ہٹانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور اگر رکھتی ہے تو کب تک؟ کیونکہ پچھلے اجلاس میں بھی یہ بات ہوئی تھی کہ شالا مار باغ کے اندر بہت سے گروہ ایسے ہیں جو سارا دن وہاں بیٹھ کر جواء کھیلتے ہیں، شراب پیتے ہیں اور رنگ برنگی محفلیں سجاتے ہیں۔ پچھلی دفعہ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی گئی تھی لیکن اس پر آج تک عمل نہیں ہوا آج میرا پھر وہی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کئے ہوئے آپ کو کتنی دیر ہو گئی ہے۔

جناب اللہ رکھا: جناب والا! پچھلا جو اجلاس ہوا تھا اس میں بھی یہی سوال put کیا گیا تھا۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب والا! میں فاضل رکن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ being the public representative ہم سب کی یہ ڈیوٹی بنتی ہے کہ ہم اپنے

حلقے کے گردونواح پر نظر رکھیں اور جہاں پرcrime ہو رہا ہے اس کی پولیس کو identification کریں اور یہ کام محکمہ Archeology کا نہیں ہے کہ وہ اس قسم کے کام کریں۔ اگر کوئی ایسا بندہ آجاتا ہے تو ہمارے آفیسر اس بندے کو پولیس کے حوالے کر دیتے ہیں لیکن یہ جو نشاندہی کر رہے ہیں وہ یقیناً ان کے ہی حلقے کے لوگ ہوں گے ان کو انہیں بتانا چاہئے کہ یہ کام قانوناً جرم ہے یہ ڈیپارٹمنٹ سے بھی بہتر طور پر یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں چونکہ یہ عوام کے نمائندے ہیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

جناب اللہ رکھا: جناب والا! باغ کے اندر جانے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اب بس کریں۔ اگلا سوال۔ It is from Mr Shafique Ahmad Gujjar sahib.

رانا محمد افضل خان: On his behalf. سوال نمبر2711(معزز رکن نے جناب شفیق احمد گجر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ضلع فیصل آباد۔کھیلوں کے فروغ کے لئے فنڈز کے استعمال کی تفصیلات

*2711: **جناب شفیق احمد گجر:** کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع فیصل آباد کو کھیلوں کے فروغ کے لئے سال 07-2006 میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا اور وہ کس کس مد میں خرچ ہوا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

ضلع فیصل آباد میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مالی سال 07۔2006 کے دوران مبلغ 25 لاکھ روپے ڈسٹرکٹ کی طرف سے دیئے گئے۔ اس سال کے دوران انٹر کلب، انٹر تحصیل اور انٹر ڈسٹرکٹ مقابلہ جات کے لئے مندرجہ ذیل کھیلوں کے لئے فنڈز مہیا کئے گئے۔

نام کھیل	تعداد ٹورنامنٹس	رقم

کبڈی	1	Rs.22660/-
ہاکی بوائز	2	Rs.88460/-
باسکٹ بال	3	Rs.97910/-
اتھلیٹکس بوائز	3	Rs.67990/-
ٹینس	1	Rs.16525/-
کراٹے اور جوڈو(بوائز اینڈ گرلز)	2	Rs.71525/-
بیڈ منٹن(آل پاکستان ریسلنگ ٹورنامنٹ)	1	Rs.198630/-
باکسنگ	1	Rs.27015/-
ٹیبل ٹینس	1	Rs.50000/-
تائیکوانڈو	1	Rs.40320/-
فٹبال	1	Rs.58710/-
اتھلیٹکس گرلز	1	Rs.51930/-
والی بال گرلز(انٹر ڈسٹرکٹ پنجاب)	1	Rs.122090/-
والی بال بوائز	1	Rs.55710/-
شمولیت انٹر پراونشل سپورٹس مقابلہ جات لاہور		Rs.105200/-
یوم آزادی پروگرام	5	Rs.26375/-
	میزان	Rs.1311810

ان ٹورنامنٹس کے علاوہ مختلف ایسوسی ایشن کو سپورٹس مقابلہ جات کروانے کے لئے گرانٹس بھی دی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام کھیل	رقم
باسکٹ بال ایسوسی ایشن	Rs.05000/-
فٹبال ایسوسی ایشن	Rs.38000/-
اتھلیٹکس ایسوسی ایشن	Rs.10000/-
ویٹ لفٹنگ ایسوسی ایشن	Rs.35000/-
ڈیف کرکٹ ایسوسی ایشن	Rs.08000/-
سائیکلنگ ایسوسی ایشن	Rs.07000/-
باڈی بلڈنگ ایسوسی ایشن	Rs.100000/-

وومن ہاکی ایسوسی ایشن	Rs.30000/-
ایسوسی ایشن برائے معذور افراد	Rs.20000/-
ٹینس ایسوسی ایشن	Rs.20000/-
میزان	Rs.273000/-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب والا! سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ فیصل آباد میں کھیلوں کے فروغ کے لئے 07-2006 میں 25 لاکھ ڈسٹرکٹ کی طرف سے دیئے گئے۔ اس کی جو تفصیل دی گئی ہے اس کی چھٹی لائن میں لکھا ہوا ہے کہ بیڈ منٹن کے لئے ایک لاکھ 98 ہزار 630 روپے دیئے گئے۔ اس کے آگے لکھا ہوا کہ بیڈ منٹن اور بیڈ منٹن (آل پاکستان ریسلنگ ٹورنامنٹ) میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بیڈ منٹن میں ریسلنگ تو نہیں ہوتی؟

جناب سپیکر: دونوں کو جوڑ دیا ہو گا کوئی مسئلہ نہیں ہے، دونوں کھیل ہی ہیں۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ بیڈ منٹن اور اس کے آگے بریکٹ میں لکھا ہوا ہے کہ بیڈ منٹن (آل پاکستان ریسلنگ ٹورنامنٹ) انہوں نے یہ کہا ہے۔ بنیادی طور پر وہاں پر جو پلیئرز موجود تھے ان میں ایک یہ بھی کوالٹی تھی کہ وہ wrestler بھی تھے۔

جناب سپیکر: شاباش۔ (قہقہے)

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب والا! This is the thing I can say on the floor of the House کہ If he is not a good Wrestler اگر کسی کو دوڑنا ہی اچھا نہ آتا ہو تو وہ بیڈ منٹن کیا کھیلے گا۔ وہ Wrestler بھی تھے اس لئے انہوں نے اس مد میں لکھ دیا ہے۔ بہر حال وہ بیڈ منٹن پر پیسے خرچ کئے گئے تھے یہ میں on the floor of the House بات کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! اب One supplementary from this side.

جناب سپیکر: نہیں۔ Supplementary from this side now.

خواجہ محمد اسلام: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ان ٹورنامنٹس کے علاوہ مختلف ایسوسی ایشن کو سپورٹس مقابلہ جات کروانے کے لئے گرانٹس بھی دی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

باسکٹ بال ایسوسی ایشن	Rs.05000/-
فٹبال ایسوسی ایشن	Rs.38000/-
اتھلیٹکس ایسوسی ایشن	Rs.10000/-
ویٹ لفٹنگ ایسوسی ایشن	Rs.35000/-
ڈیف کرکٹ ایسوسی ایشن	Rs.08000/-

جناب والا! تو اس مہنگائی کے دور میں پانچ ہزار روپیہ اور آٹھ ہزار روپیہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف ان کے ساتھ بلکہ یہ فیصل آباد کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا ہے۔ میری وزیر موصوف سے یہ گزارش ہے کہ آپ مہربانی کرکے آئندہ سال میں جتنا لاہور کے لئے فنڈ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سوال نہیں بنتا۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ Come on Leghari sahib.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ رانا صاحب نے point out کیا تھا کہ wrestling اور بیڈ منٹن کھیلنے والے لوگ ہیں ان کے لئے تو ایک ٹونامنٹ کے لئے دو لاکھ روپے رکھے گئے ہیں یوم آزادی کے جو پانچ پروگرام ہیں ان کے لئے ٹوٹل 26 ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ یوم آزادی کا ایک پروگرام تو پانچ ہزار روپے میں ہو جاتا ہے اور جو wrestler cum badminton players ہیں چونکہ ان میں ڈبل صفت ہے اس لئے ان کو زیادہ سے زیادہ پیسے دیئے گئے ہیں۔ یوم آزادی جو کہ ہماری تاریخ ہے ایک اہم چیز ہے اس کو اجاگر کرنے کے لئے اتنی کم رقم کیوں رکھی گئی ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو پھر آپ کی suggestions ہو گئیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میرا کہنے کا مقصد ہے کہ یہ تفریق کیوں ہے؟

جناب سپیکر: نہیں۔ It is not a Supplementary Question

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Why it is discrimination against Youm-e-Azadi programme. Youm-e-Azadi Programme is done with five thousand rupees and Wrestling cum Badminton are done by…

جناب سپیکر: وہ میرے خیال میں لوگ اپنی طرف سے خود ہی کر دیتے ہوں گے اس لئے پانچ ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! It is not the discrimination of the Youm-e-Azadi. It is always privilege for all the Pakistan Youm-e-Azadi. چونکہ اس ٹائم کچھ ایسے حالات تھے کچھ security reasons تھیں کہ تھوڑے پروگرام ہوئے اس کے علاوہ کوئی reason نہیں تھی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! 2006-07 کے اندر یوم آزادی کے پانچ پروگرام ہوئے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے 2006-07 میں سکیورٹی کا کوئی اتنا مسئلہ نہیں تھا۔ وزیر صاحب تو اس سے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ 2006-07 میں یوم آزادی کے پانچ مختلف پروگرام ہوئے ہیں اور بیڈ منٹن ریسلنگ کا ایک ہی پروگرام ہوا ہے اور اس پر دو لاکھ روپے لگ گئے ہیں۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ سال 2006-07 اور 2008 میں کل کتنے پروگرام ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، It is a fresh question.

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 2006-07 جس دور کی یہ بات کر رہے ہیں اس دور میں واقعی جمہوریت نہیں تھی بلکہ ایک dictator کی حکومت تھی تو یہ خود ہی بہتر جواب دے دیتے چونکہ یہ اس وقت خود بھی ایم پی اے تھے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!اسے سیاسی بنانے کی کوشش مت کریں بلکہ وزیر صاحب سوال کا جواب دیں۔

وزیر کھیل و ثقافت(جناب تنویر الاسلام):اگر 07-2006 میں یہ پروگرام نہیں کروائے تو یہ اس ایوان کا نہیں بلکہ dictator کی بنائی ہوئی حکومت کا قصور تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!دو سالوں میں یوم آزادی کے پروگرام کے لئے پانچ ہزار روپے لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آرام سے بات سنیں اور آرام سے ہی جواب دیں۔

وزیر کھیل و ثقافت(جناب تنویر الاسلام):جناب سپیکر!06-2005میں وہاں پر ٹوٹل 22ٹورنامنٹس ہوئے تھے جن میں 12 games ہوئی تھیں۔07-2006میں ٹوٹل 25ٹورنامنٹس ہوئے جن میں 15 games ہوئی تھیں08-2007میں 14ٹورنامنٹس ہوئے جن میں 8 games ہوئی تھیں۔09-2008میں 39ٹورنامنٹس ہوئے جن میں 16 games ہوئی تھیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!میں فیصل آباد کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: No, no اس سوال پر ضمنی سوالات مکمل ہوگئے ہیں۔اب اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 2240 ہے اور میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرو والا مقبرہ لاہور۔رقبہ، تجاوزات اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2240: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروالا مقبرہ، کینال پارک بیگم پورہ لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کتنے رقبے پر مقبرہ تعمیر کیا ہوا ہے اور کتنا حصہ خالی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سروالا مقبرہ کی زمین پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے اور مکانات تعمیر کر کے رہائش اختیار کر لی ہے؟

(د) متذکرہ مقبرہ کی دیکھ بھال کون کرتا ہے نیز مقبرہ کس کے کنٹرول میں ہے؟

(ہ) سال2007 کے دوران مقبرے کی دیکھ بھال کے لئے کتنی رقم رکھی گئی تھی نیز کتنی رقم مقبرے پر خرچ کی گئی؟

(و) سال2007 کے دوران رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) کیا حکومت ناجائز قابضین سے قبضہ واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ثقافت (جناب تنویر الاسلام):

(الف) رقبہ ایک کنال تین مرلہ بمطابق ریونیو ریکارڈ

(ب) ایک مرلہ سولہ مربع فٹ (مقبرہ کی تعمیر) بقایا رقبہ اکیس مرلہ پچھتر مربع فٹ

(ج) سروالا مقبرہ کی زمین پر کسی قسم کا ناجائز قبضہ نہیں ہے۔

(د) مرکزی محکمہ آثار قدیمہ حلقہ شمالی لاہور

(ہ) کوئی رقم بجٹ میں رکھی گئی اور نہ ہی خرچ کی گئی۔

(و) ایضاً

(ز) ناجائز قبضہ نہ ہے اور اگر مستقبل میں ایسا ہوا تو سخت ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ سروالے مقبرے کی دیکھ بھال کون کرتا ہے اور مقبرہ کس کے کنٹرول میں ہے؟ میں نے اس کے ساتھ ہی سوال کیا تھا کہ 2007 میں مقبرے کی دیکھ بھال کے لئے کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ مرکزی محکمہ آثار قدیمہ حلقہ شمالی لاہور، کوئی رقم بجٹ میں رکھی گئی ہے اور نہ ہی خرچ کی گئی

ہے۔ میرے خیال میں منسٹر صاحب نے تو سرو والا مقبرہ دیکھا بھی نہیں ہو گا کہ کہاں موجود ہے وہ مقبرہ کم اور کھنڈرات کی شکل میں زیادہ نظر آ رہا میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کے لئے بجٹ میں رقم کیوں نہیں رکھی گئی، اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری محکمہ آثار قدیمہ لاہور پر ہے لیکن وہاں تو کوئی چوکیدار بھی نظر نہیں آتا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ بنیادی طور پر سرو والا مقبرہ وفاقی حکومت کی تحویل میں ہے It's not under the Control of Provincial Government حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کو سفارشات کی ہیں کہ آپ اس کے لئے فنڈز مختص کریں۔ جہاں تک انہوں نے سوال کیا ہے کہ یہ مقبرہ کسی کے کنٹرول میں نہیں اور کوئی دیکھ بھال نہیں ہوتی اس سلسلے میں عرض ہے کہ وہاں پر سلیمی صاحب ڈائریکٹر ہیں He is present over there, he is working over there . He has been deputed for the last three years. لہٰذا ایسی کوئی بات نہیں کہ وہاں پر کوئی آفیسر نہیں ہے۔ میں یہ بات مانتا ہوں کہ وفاقی حکومت نے پیسے نہیں رکھے لیکن ہم نے سفارشات بھجوائی ہیں کہ اس کی دیکھ بھال کے لئے آپ پیسے رکھیں اور اس کی تعمیر کے لئے بھی پیسے بھجوائیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! وہاں آثار قدیمہ سے متعلق اور بھی بہت سارے مقبرے موجود ہیں اور وہ آثار قدیمہ کے کنٹرول میں ہیں جیسے دائی انگہ کا مقبرہ ہے حضرت ایشاں کا دربار ہے یہ ایک بڑا specific سا area ہے جہاں پر یہ دربار موجود ہیں لیکن ان سب درباروں کے لئے ایک ہی چوکیدار ہے۔ پچھلے سال میں نے ہی کوشش کر کے دائی انگہ کے مقبرے پر لائٹ لگوائی تھی لیکن ان دونوں مقبروں پر کوئی لائٹ ہے اور کوئی چوکیدار ہے۔ ان مقبروں کا آپس میں اچھا خاصا distance ہے لیکن تمام کی دیکھ بھال ایک ہی چوکیدار کرتا ہے اور وہ بھی تین یا چار دن کے بعد وہاں پر آتا ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال کیسے بنا؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پوچھ رہی ہوں کہ ان کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ ان کی دیکھ بھال کون کرتا ہے اور وہ فرما رہی ہیں کہ انہوں نے خود وہاں چراغاں کروائے ہیں۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! ان کی دیکھ بھال اوقاف کے ملازمین کرتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔ میں اس سے آگے کچھ نہیں کہوں گی۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ان کا حلقہ ہے ذرا انہیں ضمنی سوال پوچھنے دیں۔ جی۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! جز(ج) میں جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ جز(ج) کا سوال تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سرو والا مقبرہ کی زمین پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے؟ لیکن اس کا جواب بالکل غلط آیا ہے وہاں لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے آپ اس کی تحقیقات کروالیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بتائیں کہ وہاں کس کا قبضہ ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! انہوں نے جز(ج) کے بارے میں سوال کیا ہے جس کے جواب میں محکمے نے لکھا ہے کہ سرو والا مقبرے کی زمین پر کسی قسم کا ناجائز قبضہ نہیں ہے۔ اب ان کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ وہاں ناجائز قبضہ ہے۔ تو محترم فاضل ممبر کو پتا ہونا چاہئے کہ وہ ناجائز قبضہ ہماری لینڈ پر نہیں ہے بلکہ وہ لینڈ محکمہ اوقاف کی ہے اور انہوں نے lease پر دی ہوئی ہے۔ اب چونکہ سپریم کورٹ کی ruling آئی ہے کہ جہاں کہیں مقبرہ ہو گا اس کے دو سو فٹ کے اندر کوئی ناجائز تعمیرات نہیں ہو سکیں گی۔ جب یہ ruling آئی ہے اس وقت سے حکومت پنجاب ان سے مذاکرات کر رہی ہے کہ آپ خالی کر دیں چونکہ سپریم کورٹ کی طرف سے ruling آ چکی ہے اور ہم نے اس پر action کرنا ہے لیکن جہاں تک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہاں پر

ناجائز قابضین ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہماری لینڈ پر ناجائز قابضین نہیں ہیں بلکہ محکمہ اوقاف نے documentation کر کے ان لوگوں کو دی ہوئی اور وہاں پر کسی قسم کا کوئی ناجائز قبضہ نہیں ہے۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: حضرت کیا کرتے ہیں اس سوال پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں، اس میں آگے آپ کا کوئی سوال ہے؟

جناب اللہ رکھا: جی۔

جناب سپیکر: آپ کے سوال کا نمبر کیا ہے؟

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میں اس سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہ رہا ہوں کہ وزیر موصوف نے بات کی ہے کہ مقبرے کے دو سو فٹ کے اندر ناجائز تعمیرات نہیں ہوں گی لیکن اس مقبرے میں دو سو فٹ کے اندر ناجائز مکان تعمیر ہوا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: حضرت! جو انہوں نے کہا ہے وہ تو آپ نے سنا نہیں۔

جناب اللہ رکھا: میں نے سنا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب اللہ رکھا: میں نے سنا ہے کہ وہ remove کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اس کا جواب کب آیا ہے؟ چھ مہینے ہو گئے ہیں لیکن ان چھ مہینوں میں تو اسے کسی نے remove نہیں کیا اب کون کرے گا؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بالکل صحیح بات کی ہے۔ اللہ رکھا صاحب نے ایک بات کی کہ وہ میرا حلقہ ہے اگر آپ کا حلقہ ہے تو آپ کو اتنا بھی پتا نہیں۔ منسٹر صاحب نے بالکل ٹھیک بات کی ہے وہاں پر واقعی قبضہ نہیں ہے بلکہ ساتھ جو ہندو اوقاف کی جگہ موجود ہے وہاں پر قبضہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، .Thanks for the correction

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ہاں محکمے کی یہ بات غلط ہے کہ اس مقبرے کی دیکھ بھال نہیں کی جاتی اور ویسے بھی یہ حلقہ 144 میں آتا ہے اور میرے خیال میں وہ وسیم قادر صاحب کی constituency ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کی طرف سے ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 3078 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز رکن نے محترمہ عائشہ جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں خواتین کے لئے گراؤنڈز و دیگر تفصیلات

*3078: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے تمام اضلاع میں ڈسٹرکٹ لیول پر خواتین کی کس کس کھیل کی ٹیمیں موجود ہیں؟

(ب) خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے موجودہ حکومت نے 09-2008 میں کتنے فنڈز رکھے تھے اور اب مزید 10-2009 میں کتنے فنڈز رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) پنجاب میں کن کن اضلاع میں خواتین کے کھیلنے کے لئے علیٰحدہ گراؤنڈز بنائے گئے ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت آئندہ کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) پنجاب میں خواتین اتھلیٹکس، والی بال، جوڈو کراٹے، تائیکوانڈو، ووشو، ٹیبل ٹینس، بیڈ منٹن باسکٹ بال، ہینڈ بال، نیٹ بال، سکوائش، ٹینس، ہاکی اور فٹبال میں حصہ لیتی ہیں۔

(ب) سپورٹس بورڈ پنجاب کی سالانہ گرانٹ سے خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے فنڈز خرچ کئے جاتے ہیں اس کے لئے علیٰحدہ فنڈز مختص نہیں کئے جاتے۔

(ج) پنجاب کے ہر ضلع میں ملٹی پرپز ہال / جمنیزیم اور گراؤنڈز مرد و خواتین دونوں کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں اور خصوصی طور پر خواتین کی کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے پردے اور سکیورٹی کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں خواتین کے کھیلوں کے پروگرامز گرلز کالجز اور گرلز سکولز میں بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ خواتین کی کھیلوں کے فروغ کے لئے موجودہ حکومت نے 2008-09 میں کتنے فنڈز رکھے تھے۔اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ فنڈز علیحدہ نہیں ہوتے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا خواتین کو کسی percentage کے مطابق فنڈز دیئے جاتے ہیں یا ان کے ٹورنامنٹس کے مطابق دیئے جاتے ہیں، خواتین کو فنڈز دینے کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ خواتین کو فنڈز دینے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! پنجاب سپورٹس بورڈ کا ٹوٹل بجٹ چار کروڑ روپے ہوتا ہے جس میں سے دو کروڑ روپیہ ڈویلپمنٹ بجٹ رکھا ہوتا ہے۔اب تو ہر ضلع میں pro gymnasium stadium ہیں جو بچے اور بچیاں دونوں استعمال کرسکتے ہیں۔جہاں تک فنڈز کی بات ہے یہاں پر لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں on the direction of the Chief Minister of the Punjab ان کو already 2 percent کا letter جاچکا ہے کہ وہ اپنے بجٹ سے دو فیصد خرچ کریں لیکن جب وہ بچے لاہور یا ڈویژن میں آتے ہیں تو ہم انہیں ٹریک سوٹ مہیا کرتے ہیں، انہیں تمام سہولیات مہیا کرتے ہیں، انہیں انعام دیتے ہیں اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کا per month وظیفہ بھی مقرر کرتے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے طریق کار یا criteria نہیں بتایا، صرف یہ کہا ہے کہ 2 فیصد جو کہ صوابدیدی fund ہوتا ہے وہ بھی خواتین پر خرچ کیا جاتا ہے۔تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا 52 فیصد آبادی کے لئے خواتین کو صرف 2 percent fund دیا جاتا

ہے؟میں سمجھتی ہوں کہ یہ تو بہت شرم کی بات ہے کہ خواتین کے لئے اتنا کم fund مخصوص کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ ضمنی سوال ضرور کریں لیکن ایسی بات نہ کریں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 52 فیصد خواتین کے لئے صرف 2 percent fund کیوں رکھا گیا ہے، وزیر صاحب اس کا جواب دیں کہ کیا یہ جائز بات ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میری بہن کو شاید بات سمجھ نہیں آ سکی۔ Basically بات یہ ہے کہ اس ضلع یا ڈویژن کا 2 percent from whole of the sport budget پر خرچ ہو گا۔ It is not only for the women. چونکہ سوال women کے حوالے سے آیا تھا تو women کے لئے special fund کوئی نہیں ہے۔ There is no discrimination between male or female. چاہے وہ لڑکی ہے یا لڑکا، جو بھی اس میں حصہ لیتا ہے ہم اس کو promote کرتے ہیں، اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور اس کو financial aid دیتے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ غریب گھرانوں کے جو بچے کھیلتے ہیں، کیا حکومت کے پاس کوئی اس قسم کے فنڈز ہیں کہ ان کو جوگرز خرید کر دیئے جائیں۔ ہمارے یہاں پر خوراک کا مسئلہ ہے۔ تو حکومت ان کی صحت کے بارے میں کوئی ایسا پروگرام رکھتی ہے کہ ان بچوں کو کھانا، دودھ یا انڈے وغیرہ مہیا کئے جائیں تاکہ آنے والے وقت میں بچے اپنے ملک کا نام روشن کرنے کے لئے بہتر کھیل پیش کر سکیں۔ تو ان کی صحت کے بارے میں انہوں نے کیا سوچا ہے، کیا حکومت ان کو کوئی ماہانہ وظیفہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! حکومت پنجاب اپنے جو summer camps لگواتی ہے، تو اس میں بچوں کو جوگر بھی provide کئے جاتے ہیں، کھانا مہیا کیا جاتا ہے اور ان کو دوسری facilities بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی سکول نشاندہی کرے کہ

ہمارے ان talented بچوں کے لئے جوگر یا ٹریک سوٹ چاہئیں تو ہم وہ بھی provide کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چوہدری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! On his behalf question no.5221، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز رکن نے چوہدری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 09-2008، شالامار باغ لاہور کی آمدن و اخراجات کی تفصیلات

*5221: **چوہدری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار باغ لاہور سے سال 09-2008 میں بکنگ کاؤنٹر، فوٹو گرافی و دیگر مدوں میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) شالامار باغ میں مستقل اور عارضی سٹاف کتنا ہے؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں باغ کی دیواریں، فرش اور فوارے وغیرہ کی مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر ثقافت (جناب تنویر الاسلام):

(الف) شالامار باغ لاہور میں سال 09-2008 میں دیئے گئے ٹھیکے اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ٹھیکہ	ٹھیکیدار	مالیت	دورانیہ
1	بکنگ کاؤنٹر	مظہر حسین وٹو	65,00,000/- روپے	20-04-08 تا 19-04-09
2	ٹوائلٹس	گلزار مسیح	22,550/- روپے	06-09-08 تا 05-09-09
3	کینٹین	محمد جاوید	50,000/- روپے	01-10-08 تا 10-10-08
4	مچھلی فروخت کی گئی		46,480/- روپے	21-01-09

(ب) شالامار باغ میں اس وقت 54 افراد مستقل اور 56 افراد عارضی بنیادوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) سال 09-2008 میں شالامار باغ میں سالانہ ترقیاتی فنڈ سے 21.378 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ اس رقم سے باغ کی بیرونی دیوار، خوابگاہ بیگم صاحبہ، سمر پویلین، تیسرے تختے کی راہداریوں اور بیت الخلاء وغیرہ کے کام کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے۔ یہاں جواب میں جو سٹاف کے متعلق بتایا گیا ہے، کیا یہ سٹاف واقعی اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے، عارضی سٹاف کو کون check کرتا ہے اور ان کو کتنی ادائیگی کی جاتی ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! وہاں پر حکومت نے جتنا بھی staff provide کیا ہوا ہے وہ اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ ان میں سے 54 لوگ مستقل ہیں جبکہ 56 لوگ عارضی ہیں۔ عارضی لوگ daily wages پر ہیں اور ان کو محکمہ proper چیک کرتا ہے اور وہ اپنے فرائض بہتر انداز میں سرانجام دے رہے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! ان کو کس طریقے سے چیک کیا جاتا ہے اور اگر وہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتے تو ان کو کیا سزا دی جاتی ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! اگر کوئی آدمی اپنی ڈیوٹی پر موجود نہ ہو تو اس کی جواب طلبی کی جاتی ہے۔ اگر اس کا جواب تسلی بخش نہ ہو تو متعلقہ انچارج اس کی اطلاع ڈی۔جی کو دیتا ہے اور ڈی۔جی اس کے خلاف ایکشن لیتا ہے یا پھر اسے نکال دیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اسی سوال سے متعلق ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ بھی اپنا ضمنی سوال کر لیں۔

میاں محمد رفیق: بے حد شکریہ۔ جناب سپیکر! شالامار باغ میں اس وقت 54 ملازمین مستقل اور 56 عارضی بنیادوں پر ملازمین خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب یہ باغ گل گلزار

اور باغ و بہار ہوتا تھا تو اس وقت لاہور کے شہریوں کی طرف سے بیرون ممالک سے آنے والی dignitaries کو استقبالیہ دیا جاتا تھا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ضمنی سوال پوچھیں، تقریر نہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کیا وزیر ثقافت شالامار باغ میں ماضی کی طرح استقبالیہ دینے کو تیار ہیں؟ میری یہ تجویز ہے کہ ایک دن کا اجلاس بھی شالامار باغ میں رکھ لیں۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبر سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ماشاءاللہ آپ پرانے Parliamentarian ہیں، پارلیمنٹ پنجاب اسمبلی ہے، شالامار باغ نہیں۔ دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو مہینے پہلے ایران کا ایک Delegation آیا تھا اور میں نے ان کو شالامار باغ کا visit کروایا تھا۔ اس کے بعد American Delegation کا بھی وہاں پر visit ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سارے باہر سے آنے والے نمائندوں کو بھی ہم وہاں پر visit کرواتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں لکھا گیا ہے کہ کینٹین کا ٹھیکہ 01-10-2008 سے 10-10-2008 تک، یعنی 10 دن کا ٹھیکہ 50 ہزار روپے میں دیا گیا ہے۔ یہ تو اچھی خاصی رقم ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ شاید typographic error ہو گئی ہے۔ دوسرا یہ صرف 10 دن کے لئے ہی کینٹین کا ٹھیکہ کیوں دیا گیا ہے، پورے سال کا ٹھیکہ کیوں نہیں دیا گیا؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! یہ misprint ہے اصل میں یہ 2009 ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا یہ سال غلط لکھا گیا ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! ہم نے اس کی auction کرنی تھی لیکن چونکہ وہ عید کے دن تھے اس لئے ہم نے صرف دس دن کے لئے ٹھیکہ دیا تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اگر دس دن کے لئے پچاس ہزار روپے کا ٹھیکہ دیا ہے تو سال میں اس کی کتنی رقم بنتی ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): سال کے لئے آپ اس کو calculate کر لیں۔ میں نے پہلے بھی یہ بات عرض کی ہے کہ اس میں basically year misprint ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہاں جواب میں 10 دن کا ٹھیکہ پچاس ہزار روپے لکھا گیا ہے۔ یہاں لکھا ہے کہ 2008-10-1 تا 2208-10-10 یعنی دونوں میں 2008 لکھا گیا ہے۔ میں بڑا کند ذہن ہوں، مجھے سمجھ نہیں آرہی۔ وزیر صاحب ذرا explain کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں ایسی بات نہ کریں۔ آپ ماشاءاللہ بڑے ذہین ہیں۔ ہم آپ کو اپنے بارے میں اس طرح نہیں کہنے دیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس جواب کے مطابق 10 دن کا ٹھیکہ پچاس ہزار روپے میں ہوا ہے تو مہینے کا ڈیڑھ لاکھ ہونا چاہئے، اس طرح سال کا ٹھیکہ تو بہت زیادہ ہو گا۔ دوسرا یہ ٹھیکہ صرف دس دن کا کیوں دیا گیا ہے، پورے سال کا کیوں نہیں دیا گیا؟

جناب سپیکر: یہاں بیٹھ کر ضرب تقسیم ذرا مشکل ہو جائے گی اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اگلے سوال پر آجائیں۔ اس سوال پر کافی زیادہ ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں بھی اسی سوال کے بارے میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: حضرت! اس بارے میں کافی سوالات ہو چکے ہیں۔ اب اگلے سوال پر آجائیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال باغ سے متعلقہ ہے، اسی سوال سے relevant ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کر لیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ شالامار باغ جب بنایا گیا تھا تو سیر و تفریح کے لئے بنایا گیا تھا۔ آج ثقافت کے نام پر ہمارے بچوں کے مستقبل سے کھیلا جا رہا ہے۔ اس باغ کو باغ ہی رہنے دیا جائے۔ باغ سیر کے لئے ہوتے ہیں جبکہ یہاں پر انہوں نے سیر کے لئے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ ہمارے اس علاقے میں کوئی single ground بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ میرے خیال میں بعد میں آئے ہیں، انھوں نے اس بارے میں پہلے بات کر دی ہے۔وہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر ان کی heritage خراب ہوتی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں نے تو کہا ہے کہ ثقافت کے نام پر باغ کے ساتھ تو نہ کھیلا جائے ناں۔ پھر باغ کا لفظ کاٹ دیا جائے اور شالامار ثقافت کر دیا جائے اگر باغ ہے تو وہ سیر و تفریح کے لئے ہے لہٰذا اسے سیر کے لئے کھول دیا جائے۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی نوید انجم کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا tradition ہے کہ ہم اردو میں لفظ "باغ" use کرتے ہیں، basically یہ heritage Government of Punjab کی ہے اگر ہم وہاں پر بچوں کو allow کریں گے تو وہاں پر جا کر بچے لکھنا لکھانا شروع کر دیتے ہیں، وہاں گند ڈالتے ہیں جس سے ہماری heritage خراب ہو جاتی ہے اگر ان کو اتنا ہی شوق ہے کہ ground بنے تو میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ مجھے اپنے حلقے میں زمین دیں میں Punjab Sports Board کے funds سے ان کے لئے یہ ground بنادوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! .On her behalf Question No. 3070 (معزز رکن نے محترمہ عائشہ جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

پنجاب میں فٹبال کھیل کے فروغ کے لئے اقدامات

*3079: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فٹبال کھیل کے فروغ کے لئے پنجاب کے تمام اضلاع میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) پنجاب کے کتنے اضلاع میں فٹبال سٹیڈیم موجود ہیں؟

(ج) حکومت مزید کن کن اضلاع میں فٹبال سٹیڈیم / گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) حکومت نے فٹبال کے فروغ کے لئے 09-2008 میں کتنے فنڈز رکھے تھے اور اب 10-2009 میں کتنے فنڈز رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) پنجاب کے تمام اضلاع میں فٹبال کے کھیل کے لئے سٹیڈیمز اور گراؤنڈز موجود ہیں-اس کے علاوہ پنجاب فٹبال ایسوسی ایشن کو کھیل کے فروغ کے لئے سالانہ گرانٹ جاری کی جاتی ہے-مزید برآں کوچنگ اور ٹریننگ کے لئے ڈویژنل اور صوبائی سطح پر سرکاری کوچز بھی تعینات کئے جاتے ہیں-جن کے ذریعے نئے کھلاڑیوں کو تربیت دی جاتی ہے-

(ب) پنجاب میں ہر ضلع میں سٹیڈیمز موجود ہیں جہاں فٹبال کھیلنے کی مکمل سہولیات میسر ہیں لیکن صرف فٹبال کے لئے مخصوص انٹرنیشنل سٹیڈیم (پنجاب سٹیڈیم) کے نام سے لاہور میں موجود ہے-

(ج) پنجاب میں تقریباً ہر ضلع میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ موجود ہیں جہاں فٹبال کھیلا جاتا ہے-مزید برآں پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع اور بیشتر تحصیلوں میں "Upgradation of Grounds" اور "School Cluster Schemes" کے تحت سپورٹس ڈیپارٹمنٹ گراؤنڈز کی بہتری کے کام سرانجام دے رہا ہے جہاں باقی کھیلوں کے ساتھ ساتھ فٹبال کے کھلاڑیوں کو بھی کھیل کی سہولت میسر کی جارہی ہے-

(د) فٹبال کے کھیل کے لئے علیحدہ فنڈز مختص نہیں کئے جاتے سپورٹس بورڈ پنجاب کی سالانہ گرانٹ میں سے پنجاب فٹبال ایسوسی ایشن کو سالانہ گرانٹ دی جاتی ہے اور سپورٹس بورڈ پنجاب خود بھی اس کھیل کے فروغ کے لئے ٹورنامنٹس کا انعقاد کرتا ہے علاوہ ازیں پاکستان فٹبال فیڈریشن بھی گراس روٹ لیول پر اس کھیل کی بھرپور سرپرستی کر رہی ہے-

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں honourable Minister سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس question کے جواب میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ grass root level پر اس کھیل کی بھرپور سرپرستی کی جارہی ہے، پھر انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ سکولوں میں بھی اس طرح کے arrangements کر رہے ہیں کہ Cluster Scheme upgradation of grounds and schools کے تحت Sports Department grounds کی بہتری کے لئے کام کر رہا ہے۔ ہمارے سرکاری سکول mostly لڑکیوں

کے سکولوں میں اتنی بڑی بڑی grounds نہیں ہیں کیونکہ فٹبال چھوٹے سے area میں نہیں کھیلا جا سکتا تو اس کے لئے محکمہ کوئی حکمت عملی تیار کر رہا ہے کہ جن سکولوں میں grounds ہی نہیں ہیں تو وہاں پر اس کھیل کو فروغ دیا جا سکے کیونکہ گوہر نایاب ایسی جگہوں سے نکلتے ہیں وہی آگے جا کر divisional level پر کوچوں سے training لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بعد میں آئے ہیں اور وہ اس کا جواب پہلے دے چکے تھے۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! ان کو جواب دے دیتے ہیں یہ لوگ بھی کیا یاد کریں گے۔ میری بہن نے نشاندہی کی ہے کہ بعض سکولوں میں grounds چھوٹی ہیں، ہاں grounds چھوٹی تھیں لیکن جب سے ہماری حکومت آئی ہم نے کوشش کی ہے کہ ایسے سکولوں کو grounds مہیا کی جا سکیں تا کہ اس سے بچے مستفید ہو سکیں۔ ہم نے دیکھا کہ 4/4, 3/3 سکولوں میں حالات ایسے تھے کہ جہاں پر grounds کم تھیں تو ہم نے 3/3, 2/2 سکولوں کو قریب ہی ground فراہم کر دی اور School Cluster Scheme start کر دی تا کہ تمام بچے وہاں سے مستفید ہو سکیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا supplementary question یہ ہے کہ جز (الف) میں جو سالانہ گرانٹ بتائی گئی ہے وہ کتنی دی جاتی ہے اور کوچ کس طرح سے select کئے جاتے ہیں اور انہیں کتنی ادائیگی کی جاتی ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) کے بارے میں جو پوچھا ہے میں ان کو بتاؤں کہ پنجاب بھر کے ہر ضلع میں سٹیڈیم موجود ہیں لیکن international level کا ہمارے پاس صرف ایک پنجاب سٹیڈیم لاہور ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: اس جواب میں یہاں لکھا ہوا ہے کہ Coaches بھی تعینات کئے جاتے ہیں تو وہ کیسے تعینات ہوتے ہیں اور ان کو کیا ادائیگی کی جاتی ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! ان کو 90 ہزار روپے گرانٹ دی جاتی ہے، Technical Committee ان کو asses کرتی ہے اور پھر بعد میں مشاورت کے ساتھ ان کی services

hire کی جاتی ہیں کہ کتنی duration کے لئے کون سا کوچ رکھیں گے اور اس کے لحاظ سے ان کے پیسے مخصوص کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! ضلع قصور میں کتنے سٹیڈیم اور grounds زیر تعمیر ہیں ان پر کتنی رقم خرچ کی جا رہی ہے، ذرا وضاحت سے بتا دیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا fresh question بنتا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں فٹبال کے کھیل کے لئے سٹیڈیم اور grounds موجود ہیں اور جز (ج) میں یہ کہتے ہیں کہ پنجاب میں تقریباً ہر ضلع میں سٹیڈیم اور grounds موجود ہیں جہاں فٹبال کھیلا جاتا ہے۔ کیا جز (الف) صحیح ہے یا جز (ج) صحیح ہے، میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ Scheme School Cluster کے تحت Sports Department grounds کی بہتری کا کام سرانجام دے رہا ہے یہ سکیم کیا ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! تقریباً ہر ضلع میں سٹیڈیم اور grounds موجود ہیں جہاں پر فٹبال کھیلی جاتی ہے۔ دوسری بات انہوں نے کی ہے کہ School Cluster Scheme کیا ہے تو سکول کی ground کو maintain کرتے ہیں اس کے step بناتے ہیں، اس کی upgradation کرتے ہیں، اس میں changing room بناتے ہیں اور اس میں ایک چوکیدار تعینات کرتے ہیں اور turbine لگاتے ہیں تاکہ وہ سارا کام ہو سکے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! ضلع قصور میں sports کے لئے کتنا fund دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ supplementary question نہیں بنتا۔ Next Question محترمہ شبینہ ریاض!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! On her behalf, Question No. 3117 (معزز رکن نے محترمہ شبینہ ریاض کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ضلع بہاولنگر، کھیلوں کے انعقاد کی تفصیلات

*3117: محترمہ شبینہ ریاض: کیاوزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع بہاولنگر میں کھیلوں کے لئے سٹیڈیم یا گراؤنڈز ہیں؟

(ب) ضلعی سپورٹس آفیسر نے 09-2008 میں کتنے ٹورنامنٹس کروائے، ان میں کتنی ٹیموں نے حصہ لیا اور کون کون سے کھیلوں کا انعقاد ہوا؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) جی ہاں۔ ضلع بہاولنگر میں حیدر سٹیڈیم بہاولنگر اور میونسپل سٹیڈیم چشتیاں موجود ہیں۔

(ب) 2008-09 میں ضلعی سپورٹس آفیسر بہاولنگر نے درج ذیل 10 کھیلوں میں 2-2 ٹورنامنٹس کروائے۔

1۔ ہاکی	2۔ فٹبال	3۔ ٹیبل ٹینس
4۔ باسکٹ بال	5۔ بیڈمنٹن	6۔ کرکٹ
7۔ کراٹے	8۔ کبڈی	9۔ والی بال
10۔ ریسلنگ		

جبکہ لان ٹینس کا ایک ٹورنامنٹ منعقد کروایا گیا۔ ان ٹورنامنٹس میں ضلع ہذا کی مختلف تحصیلوں اور کلبوں نے حصہ لیا۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! شبینہ نے سٹیڈیم کے حوالے سے سوال کیا ہے انہوں نے اس کا جواب دیا ہے تو تمام اضلاع میں ایک سے قوانین ہیں یا جو پسماندہ اضلاع ہیں جیسے چکوال، جہلم ہے تو وہاں ان کے دوسرے قوانین ہیں؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا ضلع بہاولنگر میں کھیلوں کے لئے سٹیڈیم یا grounds ہیں، اس کا جواب آیا ہے کہ جی ہیں، ضلع بہاولنگر میں حیدر سٹیڈیم بہاولنگر اور میونسپل سٹیڈیم چشتیاں موجود ہے۔ دوسرا ان کا سوال تھا کہ 09-2008 میں کتنے ٹورنامنٹ ہوئے اور کتنی ٹیموں نے حصہ لیا، تو ضلعی سپورٹس آفیسر نے 10 کھیلوں میں 2/2 ٹورنامنٹ 2008-09 میں کروائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو ایسے لے لیں کہ جس طرح بہاولنگر ہے اسی طرح سے آپ کا چکوال ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرے بھائی میری بات سمجھ نہیں پائے۔ میرا مطلب ہے کہ بہاولنگر میں ہاکی وغیرہ کے لئے یہ کام کر رہے ہیں بہت سے اضلاع ایسے ہیں جن کا مجھے اپنی اتنی پرانی parliamentarianship میں معلوم ہے کہ وہاں پر نہیں ہے تو میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ جیسے چکوال ہے چکوال کو فوجیوں کا علاقہ کہا جاتا ہے وہاں سے اس دفعہ ہمارے چکوال کی لڑکی بھی کراٹے میں first آئی تو میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ تمام جگہ محکمہ ایک جیسا کر رہا ہے یا مختلف اضلاع میں vary کر رہا ہے اگر ایک جیسا کر رہا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! یہ depend کرتا ہے کہ کس region سے اس کھیل کے لحاظ سے کون سے pairs energetic ہیں۔ آپ دیکھیں کہ فیصل آباد اور ٹوبہ میں آپ کو ہاکی کے اچھے players نظر آئیں گے جیسے وہ بچی ریسلنگ میں جیتی ہے تو یہ depend کرتا ہے کہ کون سے علاقے سے ہم کون سے کھلاڑی زیادہ generate کر سکتے ہیں تاکہ وہ اچھی طرح present کر سکیں لیکن overall policy ایک جیسی ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک جیسی پالیسی ہے۔ جی، چودھری شفیق صاحب!

چودھری محمد شفیق: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سپورٹس سٹیڈیم یا کمپلیکس بنتے ہیں کیا ان کی حفاظت کے لئے، مرمت اور maintenance کے لئے بھی کوئی پیسا رکھا جاتا ہے؟ اس کے ساتھ ہی میں یہ بتاتا ہوں کیونکہ منسٹر صاحب کے ساتھ پارلیمانی سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں، انھوں نے بھی موقع پر دیکھا ہے کہ صادق آباد میں 4 کروڑ روپے کی لاگت سے غازی سپورٹ کمپلیکس بنا تھا جو تباہی کے کنارے پر پہنچ گیا ہے۔ یہ خود بھی دیکھ چکے ہیں، کیا اس سلسلے میں ان کا کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ ہے اور maintenance کے لئے کیا پیسا رکھنے کا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! حکومت پیسے دیتی بھی ہے۔ اس کے علاوہ صادق آباد کے غازی سٹیڈیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں حالات اس طرح کے ہیں کہ ہم high level پر کوشش کر رہے ہیں کیونکہ وہ اس وقت آرمی کے کنٹرول میں ہے۔ ہم ان کے ساتھ بات کر رہے ہیں کہ اسے خالی کروایا جاسکے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ شبینہ ریاض صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! On her behalf Question No. 3132 (معزز رکن نے محترمہ شبینہ ریاض کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

تحصیل سپورٹس آفس دیپالپور (اوکاڑہ) میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3132: **محترمہ شبینہ ریاض:** کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سپورٹس آفیسر دیپالپور (اوکاڑہ) کے دفتر میں کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ب) تحصیل سپورٹس آفیسر دیپالپور کتنے عرصے سے دیپالپور میں تعینات ہیں اور انہوں نے اپنی تعیناتی کے دوران کھیلوں کے فروغ کے لئے آج تک جو اقدامات اٹھائے ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان کی تعیناتی کے دوران کتنے کھلاڑیوں نے پنجاب کی سطح پر حصہ لیا اور ان کھلاڑیوں کو کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) دفتر تحصیل سپورٹس آفیسر دیپالپور میں درج ذیل ملازمین تعینات ہیں۔

نمبر شمار	نام معہ عہدہ	نوعیت اسامی	از	تا
1	اعجاز احمد خان تحصیل سپورٹس آفیسر	5 سالہ کنٹریکٹ	01-09-2006	تا تکمیل مدت معاہدہ
2	محمد منشاء جونیئر کلرک	مستقل اسامی	04-09-1982	تا حال

عارضی ملازمین جن کو بوجہ عدم دستیابی بجٹ فارغ کر دیا گیا ہے۔

1	محمد یٰسین چوکیدار	عارضی یومیہ تنخواہ	01-01-2001	30-09-2008

	سپورٹس سٹیڈیم حویلی لکھا	پر رکھا گیا۔			
2	محمد آصف بیلدار	عارضی یومیہ تنخواہ	04-11-2008	31-05-2009	
	سپورٹس سٹیڈیم منڈی احمد آباد	پر رکھا گیا۔		فراغت بوجہ عدم دستیابی بجٹ	
3	خورشید چوکیدار	عارضی یومیہ تنخواہ	04-11-2008	31-05-2009	
	سپورٹس سٹیڈیم حویلی لکھا	پر رکھا گیا۔		فراغت بوجہ عدم دستیابی بجٹ	
4	نعیم اختر بیلدار	عارضی یومیہ تنخواہ	04-11-2008	31-05-2009	
	سپورٹس سٹیڈیم دیپالپور	پر رکھا گیا۔		فراغت بوجہ عدم دستیابی بجٹ	
5	محمد علی بیلدار	عارضی یومیہ تنخواہ	04-11-2008	31-05-2009	
	سپورٹس سٹیڈیم دیپالپور	پر رکھا گیا۔		فراغت بوجہ عدم دستیابی بجٹ	

(ب) تحصیل سپورٹس آفیسر دیپالپور 5سالہ معاہدے پر2006-09-01سے دیپالپور میں تعینات ہیں اور معاہدے کی روسے تا تکمیل معاہدہ اور تاحکم سربراہ ادارہ دیپالپور میں ہی تعینات رہیں گے اور تحصیل سپورٹس آفیسر دیپالپور نے کھیلوں کے فروغ کے لئے درج ذیل اقدامات کئے۔

نمبر شمار	نام ایونٹ	بمقام	تاریخ
1	ڈسٹرکٹ اینڈ تحصیل اتھلیٹکس چیمپئن شپ بوائز2006	گورنمنٹ ہائی سکول دیپالپور	نومبر2006
2	تحصیل انٹر کلبز فٹبال ٹورنامنٹ2007	گورنمنٹ ہائی سکول دیپالپور	مئی2007
3	تحصیل انٹر کلبز ہاکی ٹورنامنٹ2007	گورنمنٹ ہائی سکول دیپالپور	مئی2007
4	تحصیل انٹر کلبز شوٹنگ بال ٹورنامنٹ2007	بلدیہ پارک دیپالپور	مئی2007
5	فلڈ لائٹ فٹبال ٹورنامنٹ2008	حویلی لکھا	اگست2008
6	ڈسٹرکٹ ووشو چیمپئن شپ(14سالہ کھلاڑی)	حجرہ شاہ مقیم	فروری2009
7	جشن بہاراں فٹبال ٹورنامنٹ2009	گورنمنٹ ہائی سکول دیپالپور	اپریل2009
8	تحصیل ووشو چیمپئن شپ2009	حجرہ شاہ مقیم	اکتوبر2009
9	ساہیوال ڈویژن ووشو ٹرائل برائے تشکیل ٹیم	حجرہ شاہ مقیم	جنوری2010
10	فٹبال کوچنگ کیمپ حویلی لکھا(پنجاب کوچ جمشید اقبال)	حویلی لکھا	نومبر2009 جنوری2010
11	تیاری PC-I مالیت80.000m	سپورٹس سٹیڈیم دیپالپور	N.A
12	تیاری گراؤنڈز بذریعہ لیزر	سپورٹس سٹیڈیم دیپالپور	N.A

(ج) تحصیل دیپالپور کے درج ذیل کھلاڑیوں نے پنجاب کی سطح پر اپنی اپنی کھیلوں میں حصہ لیا۔

نمبر شمار	نام کھلاڑی	پتا	کھیل
1	ساجد حسین	دیپالپور	ہاکی

2	واجد حسین	دیپالپور	ہاکی
3	محمد حسن عارفی	حویلی لکھا	ہاکی
4	افضال اقبال	حویلی لکھا	ہاکی
5	محمد زمان	دیپالپور	ہاکی
6	محمد سلیم	دیپالپور	بیس بال
7	قیصر شہزاد	حویلی لکھا	کرکٹ
8	محمد ریاض خان	حویلی لکھا	کرکٹ
9	عابد علی چودھری	حویلی لکھا	کرکٹ
10	ساجد علی	حویلی لکھا	کرکٹ
11	محمد ریاض احمد	دیپالپور	شوٹنگ
12	علی رضا	حجرہ شاہ مقیم	ووشو
13	محمد افضال	حجرہ شاہ مقیم	ووشو
14	سلیم نور	حجرہ شاہ مقیم	ووشو
15	محمد افضل	حجرہ شاہ مقیم	ووشو
16	سید ایاز بھٹی	حجرہ شاہ مقیم	ووشو
17	نقاش علی	حجرہ شاہ مقیم	بیڈمنٹن
18	چودھری اکرام	دیپالپور	بیڈمنٹن
19	محمد ارشد بھٹی	دیپالپور	بیڈمنٹن

پنجاب کی سطح پر کھیلوں میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو سہولیات کی فراہمی کی ذیل میں عرض ہے کہ:۔

تحصیل کی سطح پر تحصیل سپورٹس آفیسر کی ڈسپوزل پر کوئی سپورٹس بجٹ دستیاب نہیں ہوتا لہٰذا جب بھی کوئی کھلاڑی اوپر کے لیول پر کھیلنے کے لئے کسی سرکاری ٹیم میں جاتا ہے تو ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر کی طرف سے اس کھلاڑی کو ضروری یونیفارم اور ٹی اے ،ڈی اے کے طور پر اخراجات ادا کئے جاتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جز (الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ دیپالپور (اوکاڑہ) میں ان کے دفتر میں کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور کتنے ایک ہی عرصہ سے تعینات ہیں۔ اس کے جواب میں انھوں نے بتایا ہے کہ اعجاز احمد خان سپورٹس

آفیسر اور محمد منشاء جونیئر کلرک ہیں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ محمد یٰسین چوکیدار، محمد آصف بیلدار، خورشید چوکیدار، نعیم اختر بیلدار سپورٹس سٹیڈیم اور محمد علی بیلدار سپورٹس سٹیڈیم کی بوجہ عدم دستیابی فنڈز فارغ کر دیا ہے۔اس کے بعد یہ بھی بتا رہے ہیں کہ سپورٹس آفیسر نے ماشاءاللہ 12 conduct events بھی کروائے ہیں۔ کیا ایک سپورٹس آفیسر اور ایک جونیئر کلرک اس سٹیڈیم کی lookafter کر سکتے ہیں؟ مجھے صرف یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ سپورٹس آفیسر بیلدار کا کام کس طرح سے کرتے ہوں گے یا کلرک چوکیدار کا کام کس طرح کرتا ہوگا، مجھے یہ بتایا جائے کہ کس طرح سے اس سٹیڈیم کو چلایا جا رہا ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! انھوں نے جس طرف نشاندہی کی ہے تو واقعی daily wages ملازمین کو محکمے نے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے فارغ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ میں یہ بتاؤں گا کہ اعجاز احمد خان سپورٹس آفیسر اور محمد منشاء جونیئر کلرک کی وجہ سے وہ events منعقد نہیں ہوئے بلکہ وہاں پر ہماری سپورٹس کمیٹی ہے اور پھر ہمارے DCO کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے یہ events منعقد ہوئے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک بیلدار ہی ہو تو سپورٹس کا پروگرام ہوتا ہے اور بھی محکمے کے لوگ helpful ہوتے ہیں۔ وہاں پر TMA موجود تھی اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وہاں پر موجود تھی تو ان کی help سے یہ سارے پروگرام ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت ناصر شیخ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! ویسے تو میرا ابھی یہی ضمنی سوال تھا کہ وہاں پر یہ فرائض کون سرانجام دے رہا ہے لیکن میں دوسرا ضمنی سوال کرتی ہوں۔انھوں نے کہا ہے کہ بجٹ کی عدم دستیابی کی وجہ سے انھیں فارغ کیا گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ بجٹ کب تک آنے کی امید ہے اور اس کے علاوہ جز (ج) کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر کی طرف سے کھلاڑیوں کو ضروری یونیفارم اور TA/DA کے طور پر اخراجات دیئے جاتے ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ کیا کھلاڑیوں کے لئے اتنی چیزیں دینا کافی ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کھلاڑی جب یہاں آتے ہیں تو انھیں کیش انعام بھی ملتا ہے اور باقی سامان بھی ملتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی promotions بھی ہوتی ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ سپورٹس میں آنے والوں کی education بھی مفت کر دی جاتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ جو کر رہا ہے وہ کافی ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب میں سپورٹس کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3249: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

محکمہ سپورٹس کے دفاتر پنجاب میں کہاں کہاں واقع ہیں ان میں تعینات افسران گریڈ 17 اور اوپر کی تعداد، نام و عہدہ مع تاریخ تعیناتی کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(1) محکمہ پنجاب سپورٹس سیکرٹریٹ پنجاب سٹیڈیم لاہور

(2) ڈائریکٹوریٹ جنرل سپورٹس پنجاب نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور

(3) اقبال پارک سپورٹس کمپلیکس (منٹو پارک) اور ڈرنگ سٹیڈیم بہاولپور

دیگر دفاتر کی تفصیلات و ان دفاتر میں تعینات گریڈ 17 اور اوپر کے افسران کے نام، عہدہ اور تاریخ تعیناتی بالترتیب (الف، ب، ج اور د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں جونیئر انڈر 14 فٹبال ٹیم کی سلیکشن کی تفصیلات

*3383: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں جونیئر انڈر 14 فٹبال ٹیم کی سلیکشن کب اور کس ماہ ہوئی؟

(ب) جونیئر 14 فٹبال ٹیم کی سلیکشن کے لئے اتھارٹی نے کن افراد کو مقرر کیا؟

(ج) ان ٹرائلز میں کتنے کھلاڑیوں نے حصہ لیا اور کتنے منتخب ہوئے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) لاہور ڈسٹرکٹ انڈر 14 فٹبال ٹیم کی سلیکشن کے لئے ٹرائلز مورخہ 19 تا 20 مئی 2009 منعقد ہوئے۔

(ب) لاہور ڈسٹرکٹ انڈر 14 فٹبال ٹیم کی سلیکیشن کے لئے حسب ذیل سلیکشن کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔

-1 مسٹر تنویر ضیابٹ
پریزیڈنٹ، لاہور ڈسٹرکٹ فٹبال ایسوسی ایشن

-2 مسٹر ریاض احمد، سیکرٹری، لاہور ڈسٹرکٹ فٹبال ایسوسی ایشن

-3 مسٹر محمد یونس، ڈسٹرکٹ فٹبال کوچ، لاہور

(ج)

(1) ان ٹرائلز میں 52 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

(2) ان ٹرائلز میں لاہور ڈسٹرکٹ انڈر 14 فٹبال ٹیم کے لئے کل 16 کھلاڑی منتخب ہوئے۔

ننکانہ صاحب میں جمنیزیم کی تعمیر کی تفصیلات

*3936: جناب شاہجہاں احمد بھٹی: کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ننکانہ صاحب شہر میں Gymnasium کی تعمیر کب شروع ہوئی؟

(ب) کس ٹھیکیدار کو کتنے میں ٹھیکہ دیا گیا اور یہ کتنے عرصہ میں مکمل کروانا تھا؟

(ج) مذکورہ ٹھیکہ کے Tender کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا تھا؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) جیمنیزیم کی تعمیر کا کام 13۔اپریل 2007 میں شروع ہوا تھا۔

(ب) ٹھیکیدار کا نام محمد اکرم اینڈ برادرز ہے ٹھیکہ 52.256 ملین میں دیا گیا اور یہ کام 12۔اپریل 2009 کو مکمل ہونا تھا۔

(ج) جیمنیزیم کی تعمیر کے لئے اخبار میں ٹینڈر دیا گیا مذکورہ ٹھیکیدار کو کم ریٹس پر ٹھیکہ دیا گیا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

ضلع راولپنڈی، سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4481: انجینئر قمر اسلام راجہ: کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی محکمہ سپورٹس میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے ان کی گریڈ کے حوالے سے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس ضلع میں کھیلوں کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنا غیر ترقیاتی بجٹ مختص کیا گیا ہے اس ضلع کے شہریوں کو کھیلوں کی کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) کیا ضلع کے شہریوں کو کھیلوں کی سہولیات فراہم کرنے کے عوض کوئی فیس وصول کی جا رہی ہے، اگر ہاں تو کھیلوں کی مختلف سہولیات کے عوض کتنی رقم وصول کی گئی؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ سپورٹس کو مندرجہ ذیل سٹاف دیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1	ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس، بی ایس 18	1
2	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر بی ایس 17	1
3	تحصیل سپورٹس آفیسر، بی ایس 16	5
4	ڈسٹرکٹ کوچ، بی ایس 16	6
5	اسسٹنٹ، بی ایس 14	1
6	جونیئر کلرک، بی ایس 07	7

7	نائب قاصد، بی ایس 01	2
	کل پوسٹیں	23
خالی پوسٹیں	تحصیل سپورٹس آفیسر مری	1
	تحصیل سپورٹس آفیسر کہوٹہ	1
	ڈسٹرکٹ کوچ	1
	جونیئر کلرک	1

(ب) ضلع راولپنڈی میں کھیلوں کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے مبلغ 28لاکھ روپے غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں مختص کئے گئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

Sub head A03825 (TA non Govt)	Rs. 1,500,000/-
A0970 (Others)	Rs. 1,200,000/-
A03828 (Conveyance Charges)	Rs. 1,00,000/-

ضلع ہذا میں کھیلوں کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی گئی ہیں:-

1- منی سپورٹس کمپلیکس لیاقت باغ میں بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، سکوائش، کراٹے کھیلی جاتی ہیں۔

2- جمنیزیم ہال ڈبل روڈ ان ڈور گیمز کے لئے تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔

3- مسلم ہائی سکول راولپنڈی میں ہاکی اور فٹبال کے گراؤنڈ کا کام شروع ہو رہا ہے۔

4- کہوٹہ تحصیل میں فٹبال کا گراؤنڈ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ج) سپورٹس کمپلیکس میں کھلاڑیوں سے ماہانہ فیس بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس مبلغ -/300 روپے وصول کی جاتی ہے۔اس سال فیس کی مد میں -/391311 روپے وصول کی گئی ہیں۔(فیس کی مد میں وصول ہونے والی رقم کمپلیکس کے ملازمین کی تنخواہوں اور کمپلیکس کی مرمت پر خرچ کی جاتی ہے۔

ملتان شہر میں سپورٹس سٹیڈیمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4700: **ملک محمد عامر ڈوگر:** کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان شہر میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم ہیں اور یہ کب تعمیر ہوئے، ان پر کتنے اخراجات ہوئے ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت ان سٹیڈیمز کی موجودہ صورتحال انتہائی خراب ہے؟

(ج) ان سٹیڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس نے ان کی دیکھ بھال کے لئے 2007 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی ہر سٹیڈیم / گراؤنڈز کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ملتان شہر میں

1۔ ڈسٹرکٹ سپورٹس گراؤنڈ میں ہاکی سٹیڈیم کی تعمیر 2004 میں مکمل ہوئی اور اس پر مبلغ 9.755 ملین روپے خرچ ہوئے۔

2۔ فٹبال سٹیڈیم کی تعمیر 2006 میں مکمل ہوئی اور اس پر مبلغ 8.995 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

3۔ ریسلنگ سٹیڈیم (یوتھ سنٹر ملتان) کی تعمیر 2006 میں ہوئی اور اس پر 4.797 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

4۔ قدیمی قاسم باغ سٹیڈیم اور ملتان کرکٹ سٹیڈیم موجود ہیں جبکہ ملتان کرکٹ سٹیڈیم PCB کے کنٹرول میں ہے۔اس کی تعمیر 2001 میں مکمل ہوئی اور اس پر مبلغ 18 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔

(ب) قدیمی قاسم باغ سٹیڈیم کے علاوہ تمام سٹیڈیمز کی حالت بہتر ہے جب کہ قاسم باغ سٹیڈیم جو کہ ملتان کا قدیمی سٹیڈیم ہے اس کی تعمیر و مرمت درکار ہے۔جس کے لئے وفاقی حکومت نے اپنے بجٹ 10-2009 میں ایک کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

(ج) ان سٹیڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے 20 عدد ملازمین کام کر رہے ہیں۔جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

ایک عدد گراؤنڈ سپروائزر، ایک عدد گراؤنڈ سٹور کیپر، ایک عدد ٹیوب ویل آپریٹر / پلمبر 13 عدد بیلدار تین عدد چوکیدار اور ایک عدد سویپر۔

(د) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ان سٹیڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کے لئے تنخواہوں کی مد میں اپنے بجٹ 08-2007 میں دس لاکھ ایک ہزار سات سو روپے 09-2008 میں گیارہ لاکھ چوہتر ہزار روپے خرچ ہوئے اور 10-2009 میں سولہ لاکھ پچیس ہزار روپے مختص کئے

ہیں۔اس طرح کل -/3830710روپے بنتی ہے۔اس کے علاوہ ہاکی گراؤنڈ میں2009 ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے فلڈ لائٹس کی تنصیب پر37 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔جبکہ قاسم باغ سٹیڈیم میں چار عدد نئی لائٹس کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے چار لاکھ روپے خرچ کئے۔

ملتان،پہلوانی کے کھیل کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*4701: **ملک محمد عامر ڈوگر**: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس ملتان نے کشتی (پہلوانی) کے کھیل کے فروغ کے لئے آج تک کیا اقدامات اٹھائے،ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) 2007 سے آج تک ملتان شہر میں کتنے افراد کو کشتی میں ٹریننگ دی گئی اور ان میں سے کتنے ایسے افراد ہیں جو عالمی معیار کے مطابق کشتی میں حصہ لے سکتے ہیں؟

(ج) ان کی ٹریننگ پر مذکورہ عرصہ میں کتنا خرچہ آیا؟

(د) کشتی کے شوقین افراد کو ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس نے کیا کیا سہولیات فراہم کیں،ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف)

1۔ ریسلنگ سٹیڈیمز کا قیام

2۔ ریسلنگ میٹ سپورٹس بورڈ پنجاب سے حاصل کیا گیا۔

3۔ بند اکھاڑوں کو دوبارہ آباد کیا گیا۔

4۔ رستم کھاڑوں کو دوبارہ آباد کیا گیا۔

5۔ رستم پاکستان کا دنگل ڈسٹرکٹ،ریسلنگ ایسوسی ایشن کے تعاون سے ہوا جو کہ بشیر بھولا بھالا نے جیتا۔

(ب) ملتان میں 2007 سے لے کر آج تک200 کی تعداد میں ٹریننگ دی گئی جس میں پاکستان اور انٹر نیشنل سطح پر مسٹر حامد پہلوان،شاہد پہلوان اور اچھی پہلوان نے حصہ لیا جبکہ 2009 میں

حامد پہلوان نے رستم پاکستان کا ٹائٹل دنگل میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ اچھی پہلوان نے رستم ملتان، رستم پنجاب اور رستم پاکستان کی فائنل کشتیاں لڑیں۔

(ج) ملتان ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی نے فن پہلوانی کے فروغ کے لئے مبلغ 5 لاکھ روپے خرچ کئے۔

(د) ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس ملتان نے فن پہلوانی کے لئے:۔

1۔ ریسلنگ سٹیڈیم کی تعمیر

2۔ ریسلنگ میٹ حاصل کیا گیا۔

3۔ پرانے اکھاڑوں کے علاوہ نئے اکھاڑے آباد کئے گئے۔جن میں اکھاڑا شبو پہلوان سمیجہ آباد ملتان، اکھاڑہ پپو پہلوان کھاد فیکٹری ملتان، اکھاڑا عالم پہلوان، 18 کسی اکھاڑا منیر پہلوان شجاع آباد اکھاڑا اقبال پہلوان جلال پور پیروالہ، اکھاڑا جانی پہلوان کوٹلہ تولے خان ملتان شامل ہیں۔

ضلع سیالکوٹ میں سپورٹس کمپلیکس کی تشکیل کی تفصیلات

*4820: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں تحصیل کی سطح پر سپورٹس کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں؟

(ب) اگر ٹاؤن کمیٹیاں فعال ہیں تو گزشتہ دو سال کی کارکردگی کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فنڈز سپورٹس کمیٹیوں کی مشاورت سے خرچ کئے جاتے ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) جی، نہیں۔چونکہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سپورٹس فنڈز کو اپنے طور پر خرچ کرتی ہے لہذا ضلع سیالکوٹ میں تحصیل کی سطح پر سپورٹس کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں۔

(ب) تحصیل/ٹاؤن کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں کیونکہ تحصیل سپورٹس آفیسر کو تحصیل کی سطح پر فنڈز نہیں دیئے جاتے اور تحصیل میونسپل ایڈ منسٹریشن سپورٹس فنڈز اپنے طور پر خرچ کرتی ہے۔

(ج) چونکہ تحصیل سپورٹس آفیسر کے پاس فنڈز نہ ہیں اس لئے خرچ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سال10-2009، کھیلوں کے فروغ کے لئے مختص بجٹ ودیگر تفصیلات

*5056: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیاوزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال10۔2009 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) یہ بجٹ کن کن اضلاع میں سپورٹس کے کن کن منصوبہ جات کے لئے فراہم کیا گیا ان کے ناموں سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان منصوبہ جات کو مکمل کرنے کے لئے تخمینہ لاگت کیا ہے، علیٰحدہ علیٰحدہ منصوبہ وار تخمینہ لاگت سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) سال10-2009 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے سپورٹس بورڈ پنجاب کو چار کروڑ کا بجٹ مختص کیا گیا۔اس وقت تک دو کوارٹروں میں دو کروڑ 5 فیصد اکانومی کٹ کے بعد موصول ہو چکے ہیں۔اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1-سپورٹس پروگرام کے انعقاد پر	مبلغ-/5238674
2-سپورٹس بورڈ کے ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز پر	مبلغ-/6573983
3-یوٹیلٹی بلز پر	مبلغ-/2046124
4-کنٹی جینسی بلز وغیرہ پر	مبلغ-/1853570
5-مرمت وغیرہ پر	مبلغ-/1588104
6-پٹرول پر	مبلغ-/1687531
کل میزان	مبلغ-/19964702

(ب) 1620 ملین کا تعمیراتی بجٹ پنجاب کے تمام اضلاع میں مختلف تعمیراتی منصوبہ جات کے لئے فراہم کیا گیا-وضاحت منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) ان منصوبہ جات کی تخمینہ لاگت کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

لاہور نشتر پارک میں پنجاب سٹیڈیم کی تعمیر کی تفصیلات

*5057: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سٹیڈیم لاہور نشتر پارک میں زیر تعمیر ہے؟

(ب) مذکورہ سٹیڈیم کب تک مکمل ہو جائے گا، اس سٹیڈیم میں کھیلوں کے انعقاد کے لئے کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ج) یہ سٹیڈیم کب شروع کیا گیا اس پر اس وقت تخمینہ لاگت کیا تھا اور اب کتنا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) پنجاب سٹیڈیم نشتر پارک فیز I مکمل ہے اور سٹیڈیم استعمال میں ہے- جس میں کھیلوں کی سرگرمیاں ڈیپارٹمنٹ کی اور دیگر سکول، کالج وغیرہ کی ہوتی رہتی ہیں-

(ب) مذکورہ سٹیڈیم کے فیز I کی تعمیر مورخہ 20۔دسمبر 2000 کو شروع ہوئی اور یہ تعمیر مورخہ 10۔ستمبر 2003 کو مکمل ہوئی جبکہ فیز۔II ابھی باقی ہیں-اس سٹیڈیم میں انٹرنیشنل لیول کی فٹبال گراونڈ اور اتھلیٹک ٹریک ہے۔ فٹبال اور اتھلیٹکس کے ٹریننگ کیمپ بھی لگے رہتے ہیں-

(ج) پنجاب سٹیڈیم کی تعمیر مورخہ 20۔دسمبر 2000 کو شروع ہوئی اور اس سٹیڈیم کا تخمینہ لاگت 111,112 ملین ہے-باقی فیز II جب مکمل کرنا مقصود ہو گا اور اس کا تخمینہ بعد میں لگایا جائے گا-

ضلع حافظ آباد سپورٹس کی مد میں مختص بجٹ و دیگر تفصیلات

*5223: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حافظ آباد کے لئے سال09۔2008میں سپورٹس کی مد میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے ٹورنامنٹس09۔2008میں کروائے گئے نیز ہر ٹورنامنٹ پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع حافظ آباد کے لئے سال09-2008 میں سپورٹس کی مد میں بیس لاکھ روپے کے فنڈ مختص کئے گئے۔

(ب) 09-2008میں کل23ٹورنامنٹ منعقد ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر:شکریہ

جناب طاہر اقبال چودھری:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،چودھری صاحب!

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر!کل عدلیہ کے حوالے سے بڑے اہم فیصلے ہوئے ہیں۔ ہمارے ادارے ایک بحرانی کیفیت کی طرف جارہے تھے تو اس معاملے کو افہام و تفہیم سے حل کیا گیا ہے۔اس پر میں پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اس کے ساتھ ساتھ میں ان سازشی عناصر کا جنھوں نے اس بحران میں جلتی پر تیل ڈالنے کی کوشش کی تھی،ان کی اس کوشش کو پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت کی طرف سے ناکام بنانے پر اور جو سازشی عناصر چاہتے تھے کہ ملک کے اندر بحران پیدا ہو۔بقول ان کے بڑے عرصہ کے بعد ملک میں جمہوریت آئی ہے جو پٹڑی پر چل رہی تھی اسے گرانے کی کوشش کی گئی لیکن اس سازشی ٹولے کو ناکامی ہوئی ہے جس پر پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت کے فیصلوں سے بحرانی کیفیت ختم ہوئی ہے۔

جناب سپیکر:شکریہ۔آپ کی مہربانی۔

محترمہ فرح دیبا:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،محترمہ فرح دیبا صاحبہ!

محترمہ فرح دیبا:جناب سپیکر!میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرنا ہے۔

جناب سپیکر: کس بات پر کرنا ہے؟

محترمہ فرح دیبا: جناب سپیکر! ہمارے ایک بہت مشہور و معروف موسیقار ماسٹر منظور حسین ہیں، جن کا نام پورا پاکستان جانتا ہے۔ ان کی 82 سال عمر ہے اور انھوں نے 65 سال فلم انڈسٹری کو دے کر پاکستان کی خدمت کی ہے۔ وہ دل کے مریض ہیں، ان کی جسمانی کمزوری اور عمر کے تقاضے کی وجہ سے وہ گھر پر ہی رہتے ہیں ان کو وزیر اعلیٰ صاحب نے 5 لاکھ روپے کی امداد دی ہے۔ میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں تمام House کو کہتا ہوں کہ ایک دوسرے کی قیادت کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کئے جائیں گے تو پہلے انھیں حذف کیا جائے گا اور بعد میں بات سنی جائے گی۔ جی، رانا محمد ارشد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پورے پاکستان میں بلدیاتی نظام تبدیل ہوا ہے۔ اس میں وزیر اعظم پاکستان کا کردار اور چاروں صوبوں کا کردار مثبت تھا۔ اب میں عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ گزارش کروں گا کہ اب جب پورے House کی طرف سے وہ Bill بھیجا گیا ہے تو جس طرح سندھ میں گورنر صاحب نے Bill پاس کر کے بھجوا دیا ہے اسی طرح پنجاب کا Bill بھی گورنر صاحب پاس کر کے بھجوا دیں تاکہ عوام کی خواہشات کے مطابق عمل ہو سکے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں صرف یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ یہ سارا House مسائل کا گڑھ ہے، جتنے بھی مسائل ہیں اس میں آ کر گرتے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ مسائل کا گڑھ نہیں ہے بلکہ مسائل کے حل کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! حل تو کوئی نظر نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر: آپ کی اس بات سے اپوزیشن والے خوش ہو رہے ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں کیونکہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں۔ مجھے تو آپ کے دبکے سے بھی ڈر لگتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ ان لوگوں کی صرف relevant بات ہی سنا کریں جو آپ کو ہیر پھیر کی باتیں سنا کر ہمارا اور آپ کا وقت ضائع کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بہت اچھی بات ہے۔ آپ نے بہت اچھی بات کی ہے۔ شاباش، زندہ باد۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہال کے باہر اپوزیشن لابی اور گورنمنٹ لابی میں بڑا فرق ہے۔ اس طرف تو صوفے پڑے ہیں اور ٹیلیویژن لگا ہوا ہے اور دوسری طرف ٹوٹی ہوئی کرسیاں ہیں اور ٹیلیویژن بھی موجود نہیں ہے۔ آپ اپوزیشن لابی کے طرف بھی کچھ کروا دیں اور تفریق نہ کریں۔

جناب سپیکر: زیادہ بوجھ والے بندے نہ بٹھایا کریں۔ میں اس بات کا notice لیتا ہوں۔ دونوں اطراف کے flaws کو equal کیا جائے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ جی، پہلا توجہ دلاؤ نوٹس چودھری عرفان الدین صاحب کا ہے۔

گجرات میں اشتہاری ملزمان کی فائرنگ سے 15 فراد کی ہلاکت

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! غالباً یہ پڑھا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں پڑھا جا چکا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر نہیں پڑھا گیا تو پھر وہ اس کو پڑھ دیں۔

چودھری عرفان الدین (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 370 پڑھا جا چکا ہے اور زیر التواء تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر یہ پڑھا جا چکا ہے تو پھر میں اس کا جواب عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جواب اس طرح سے ہے کہ:

(الف) درست ہے۔

(ب) گزشتہ دو ماہ کے دوران واقعہ ہذا سے قبل موضع کوٹلہ میں ہونے والے واقعہ میں تین افراد جاں بحق ہوئے جس کا مقدمہ بر خلاف نامعلوم ملزمان درج رجسٹر ہوا۔ پولیس ملزمان کو trace کرنے کے لئے پوری تندہی سے سرگرمِ عمل ہے۔ نامعلوم ملزمان کو جلد trace کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

(ج) یہ غلط ہے کہ ملزمان کو بااثر افراد کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اگر ملزمان کو بااثر افراد کی پشت پناہی حاصل ہوتی تو وہ پیش ہو کر اپنی بے گناہی کی تگ و دو کرتے اور قانون سے فرار کی راہ اختیار کرنے کی کوشش نہ کرتے۔

(د) گزشتہ ایک ماہ کے دوران ہونے والے دو واقعات کے ملزمان کو trace کرنے کے لئے پولیس پوری تندہی سے کوشش کر رہی ہے اور سارے وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ ان واقعات کے ملزمان کو انشاء اللہ جلد trace کر کے گرفتار کر لیا جائے گا۔ ملزمان کی گرفتاری کے بعد ہی اصل صورتحال سامنے آئے گی۔

(ہ) یہ غلط ہے کہ ہلاک ہونے والے 7 افراد کے لواحقین نے پولیس پر عدم اعتماد کر کے پرچہ درج نہ کروایا بلکہ اِن 7 افراد کے لواحقین کا خیال تھا کہ وہ کسی متحارب گروپ سے منسلک نہ ہونا چاہتے ہیں۔ اس مقدمہ کا اندراج 15 افراد کے قتل کے نتیجہ میں ہوا ہے جس کا مدعی ایک ہی ہو سکتا ہے کیونکہ ایک وقوعہ کا مدعی الگ الگ ہونا ناممکن ہے۔

(و) مقدمہ ہذا میں 20 نامزد 2 ایماء اور 10 کس نامعلوم ملزمان کے خلاف درج رجسٹر ہوا ہے۔

(ز) مقدمہ ہذا میں ملزمان خالد، پرویز عرف کالو، محمد سہیل، محمد یعقوب، شہزاد، محمد اشفاق، عبدالکبیر، صداقت علی، تصدق حسین کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور ناظم عرف ناما سکنہ

للیاں گڑھا آزاد کشمیر جو کہ دورانِ پولیس مقابلہ ہلاک ہوا ہے جس کا مقدمہ نمبر 19/10 بجرم 324/353 ت پ 6/7 ATA 4/5 EXA 13/20/65 AO تھانہ بھمبر آزاد کشمیر درج رجسٹر ہوا ہے اور بقایا ملزمان کی گرفتاری کے لئے متعدد ٹیمیں تشکیل دے کر ریڈز کئے جا رہے ہیں۔ جلد از جلد بقایا ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

(ح) مقدمہ ہذا میں ملزمان کے خلاف زیر دفعہ 6/7ATA انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت دیگر دفعات کے علاوہ اطلاق کیا گیا ہے لہذا مقدمہ ہذا کی سماعت مع تکمیل تفتیش خصوصی انسداد دہشت گردی کی عدالت میں ہی بھجوایا جائے گا۔

جناب سپیکر: میں معزز ارکان سے کہوں گا کہ یہاں پر چیونگم کھانا مناسب نہیں ہے۔ ٹیلی فون سننے اور چیونگم وغیرہ کھانے کی House میں بالکل اجازت نہیں ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان نامزد ملزمان میں سے 9 ملزمان گرفتار کئے جا چکے ہیں اور ایک ملزم پولیس کے آزاد کشمیر میں ریڈ کے دوران ہلاک ہوا ہے۔ چونکہ اُس علاقے کے ساتھ آزاد کشمیر کا بارڈر لگتا ہے اس لئے انہیں ہمیشہ یہ سہولت رہی ہے کہ وہ اس قسم کی کوئی بھی واردات کر کے دوسرے علاقے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس مرتبہ پنجاب پولیس نے آزاد کشمیر حکومت کے ساتھ رابطہ کر کے اس بات کو ensure کیا ہے کہ وہاں پر بھی ان ملزمان کے ٹھکانوں پر raids کئے جائیں۔ اس بنیاد پر successfully ایک ملزم وہاں ہلاک ہوا ہے، کچھ گرفتار ہوئے ہیں اور باقی ملزمان کے لئے پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ اُن کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

چودھری عرفان الدین (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عرفان الدین (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے حلقے میں یہ چوتھا دہشت گردی کا واقعہ ہوا ہے۔ ان واقعات میں کوئی خاندانی دشمنی یا کوئی اور issue involve نہیں ہے۔ پہلا واقعہ

6۔ جنوری کو مقامی قصبہ کوٹلہ ارب علی خان میں سرِبازار ہوا جس میں مسلح اشتہاریوں نے بازار میں اندھا دھند فائرنگ کی جس سے تین افراد ہلاک اور21افراد زخمی ہوئے تھے اور اُس کے بعد بازار میں لوٹ مار کی گئی۔ اس طرح21اور22۔ جنوری کی درمیانی رات اُسی قصبہ کوٹلہ میں ایک سنگین نوعیت کی ڈکیتی ہوئی۔ ڈکیتی کے فوراً بعد وہاں کے سابق ناظم کے گھرbomb blast ہوا جس سے پورا گھر demolish ہو گیا۔ پھر6۔ فروری کو کوٹلہ سے ملحقہ گاؤں میں اندوہناک واردات ہوئی۔ یہ درست ہے کہ اُس گاؤں میں گزشتہ آٹھ دس سالوں سے دو خاندانوں کی آپس میں مفادات کی جنگ ہے جو دونوںcriminal گینگ ہیں اور وہ اپنے مفادات کے سلسلہ میں ایک دوسرے کو قتل کرتے رہے ہیں لیکن یہ جو15لوگ قتل ہوئے ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محترم چودھری عرفان الدین صاحب جو فرما رہے ہیں، اِن حقائق سے کسی کو کوئی انکار نہیں ہے۔ کل صبح اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے میٹنگ ہوئی ہے جس میں پنجاب حکومت نے یہ مصمم ارادہ کیا ہے کہ ہم گجرات میں اشتہاریوں کے راج کو ہر قیمت پر ختم کریں گے۔ میں معزز رکن کو اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہوں کہ جن واقعات کے حقائق یہ بتا رہے ہیں وہ بالکل درست ہیں لیکن وہ ہمیں تھوڑا موقع دیں کیونکہ حکومت کا مؤقف اس سلسلے میں بالکل دو ٹوکclear ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو sort out کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، پوری طرح کوشش کرنی ہے اور یہ اُن کو پکڑیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری عرفان الدین (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں مزید اس میں یہadd کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے یا کوٹلہ میںtarget killing اور دہشت گردی کے جو واقعات ہو رہے ہیں یہ صرف اس لئے ہو رہے ہیں کیونکہ اشتہاری گینگ جن کے اجارہ دار سربراہان ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! لاء منسٹر صاحب تو آپ کو یقین دہانی کروا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم پوری طرح سے اس کا notice لے رہے ہیں۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ چودھری عرفان صاحب جو بات کر رہے ہیں بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن میرا اس میں سوال یہ ہے کہ عرفان صاحب نے کہا ہے کہ وہ دہشت گرد ہیں لہذا یہ clear کیا جائے کہ اُن لوگوں کی دشمنی ہے یا وہ دہشت گردی کر رہے ہیں۔ دہشت گردی اس طرح بازار میں نہیں کی جاتی کہ وہ گولیاں مار کے سامان اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ دہشت گرد تو جا کر bomb blast کر دیتے ہیں اور لوگ مر جاتے ہیں لیکن یہ جنگ جو کوٹلہ ارب علی خان میں ہوئی تھی وہ ایسے تھی کہ دن دہاڑے تین صرافوں کو قتل کیا گیا تھا جو سارے لوگوں کے سامنے ہوا تھا اور اُس سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھانہ ہے۔ پہلے گاؤں میں یہ وارداتیں اور قتل و غارت ہوئی، اب اس واقعہ میں 15 لوگ مارے گئے ہیں، اس سے پہلے چار عورتیں اور ایک مرد ایک ہی واردات میں قتل ہوئے تھے اور دو چار بندے اس سے پہلے قتل ہوئے تھے۔ لاء منسٹر صاحب ساری background فرما دیں کہ پچھلے سارے کیسوں کی اس وقت کیا progress ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بعد میں آئے ہیں۔ انہوں نے تو ساری بات بتائی ہے۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! میں پچھلے کیسوں کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: پچھلے کیسوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جی، پچھلے کیسوں کے متعلق پوچھ رہا ہوں لیکن یہ بھی فرما دیں کہ یہ واقعات دہشت گردی کے ہیں یا کوئی اور قسم کے ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے پوری طرح کہہ دیا ہے کہ ہم مکمل طور پر پورے ضلع میں جتنے بھی اشتہاری یا اس قسم کے لوگ ہیں جنہوں نے قتل و غارت کی ہے، سب کا notice لے رہے ہیں۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! میں نے جو گزارش کی ہے اُس کا جواب بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو بتادیا ہے اور وہ کل اس حوالے سے میٹنگ بھی کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! گجرات کا جو مسئلہ سامنے آیا ہے جس میں 15 افراد قتل ہوئے ہیں، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے۔ یہ نہ صرف گجرات کی تاریخ میں بلکہ پنجاب کی تاریخ میں بدترین واقعہ ہے۔ اس حوالے سے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف خود وہاں گئے ہیں۔ انہوں نے اس کو مکمل طور پر خود دیکھا اور دیکھنے کے بعد ہر family جس کا آدمی قتل ہوا، اُن کو پانچ پانچ لاکھ روپے بھی دیئے ہیں۔ میں گزارش صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر وزیر اعلیٰ کا جا کر خود دیکھنا انتہائی اچھا اقدام ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال منظور شاہ صاحب سابق ایم این اے وہاں پر قتل ہوئے، چودھری فاروق صاحب سابقالاء منسٹر وہاں قتل ہوئے، بنیامین شاہ صاحب لاہور میں قتل ہوئے تو گجرات کی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اس وقت بدترین ہے۔ میں یہ بالکل صحیح کہہ رہا ہوں لہذا اس کا notice لینے کے لئے کوئی طریق کار طے کرنا پڑے گا۔ آج وہاں پر یہ صورتحال ہے کہ جو لوگ ان اشتہاری لوگوں کو پناہ دیتے ہیں، وہاں پر ڈیرے بنے ہوئے ہیں اور ڈیروں پر پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ گن مین بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی باہر جاتا ہے تو اس کے ساتھ بیس گن مین ہوتے ہیں ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ جو آدمی بھی ان لوگوں کو سپورٹ کرتے ہیں ایسے لوگوں کی لسٹ تیار کرنی چاہئے جو پچھلے پانچ سال سے ان لوگوں کو support کر رہے ہیں۔ وہ لسٹ سامنے آنی چاہئے تاکہ جو لوگ اس گھناؤنے جرم میں شامل ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔ وقت بڑا short ہوتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ایک منٹ دے دیں۔ آپ دیکھیں کہ کتنی کتنی ہستیاں قتل ہو گئی ہیں۔ آگے پندرہ بندے قتل ہو گئے ہیں۔ میں وزیر قانون صاحب سے گزارش کروں گا کہ جو لوگ ان لوگوں کو support کرتے ہیں۔ گجرات میں کم از کم بیس بیس بندے کلاشنکوفیں لے کر پھرتے ہیں ان پر پورا focus کیا جائے۔ یہاں ڈی پی او گجرات بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے اور law and order situation میاں شہباز شریف کے دور میں ٹھیک نہیں ہو سکتی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہو ہی نہیں سکتی۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے سپیشل ٹاسک فورس بن کر ان کے پیچھے جائے گی جو اس قسم کے بندے ہیں۔ Call Attention Notice نمبر 375 چودھری عرفان الدین صاحب کا ہے۔ جی۔

گجرات میں ڈکیتی کے ملزمان چھڑوانے کی تفصیلات

چودھری عرفان الدین (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات کے تھانہ اے ڈویژن میں تعینات اے ایس آئی پنجاب پولیس ساجد بھٹی نے مورخہ 14۔فروری 2010 کو ریلوے پولیس چوکی گجرات پر مسلح ساتھیوں کے ہمراہ حملہ کر کے فائرنگ کرتے ہوئے ڈکیتی کے ملزم چھڑوالئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈکیتی کے ملزمان میں سے احسان اللہ پٹرولنگ پولیس کا نسٹیبل ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں ضلع گجرات کے کچھ جرائم پیشہ لوگوں کو ذاتی وابستگی پر پولیس میں بھرتی کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گجرات پولیس میں کچھ ملازمین جرائم میں ملوث ہیں اور جرائم پیشہ لوگوں کی پشت پناہی کرتے ہیں؟

(ح) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کتنے ملزم گرفتار ہوئے ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب 375 کا جواب آپ کے پاس آ گیا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!۔۔۔

(الف) یہ درست ہے کہ اس کا مقدمہ نمبر 13 مورخہ 13/2/2010 بجرم 353/324 225.B/148/149/ت پ،7ATA ریلوے پولیس وزیر آباد درج ہوا۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ غلط ہے۔

(د) یہ غلط ہے کہ کچھ ملازمان جرائم میں ملوث ہیں اور جرائم پیشہ لوگوں کی پشت پناہی کرتے ہیں اگر کسی کے خلاف جرم کرنے کی اطلاع ملتی ہے تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(ح) ریلوے پولیس وزیر آباد ریڈز کر رہی ہے اور ملزمان کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر:جی۔

چودھری عرفان الدین(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ جس طرح پہلا توجہ دلاؤ نوٹس زیر بحث تھا اس میں اشتہاریوں کا راج ہے، قتل عام ہو رہا ہے۔انہی حالات کے background میں جب مقامی اخبارات میں اس طرح کی چار چار کالمی خبریں آتی ہیں تو حکومت کی ساکھ،لوگوں کا اعتماد اور مزید خوف وہراس پھیلتا ہے۔

جناب سپیکر!یہ ایک حقیقت ہے کہ سابقہ ادوار حکومت میں پولیس۔۔۔

جناب سپیکر:آپ سابقہ حکومت کو چھوڑیں اور اس کے متعلقہ ہو جائیں۔

چودھری عرفان الدین(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اسی کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

چودھری عرفان الدین(ایڈووکیٹ):یہ بہت سنگین نوعیت کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر:انہوں نے کہا ہے کہ وہ کل سپیشل میٹنگ بھی لے رہے ہیں۔آپ کو ان باتوں کا جواب بھی دے دیا ہے۔ آپ کا action مکمل ہو رہا ہے۔ اب یہ وقت دوسروں کا بھی ہے۔ مہربانی فرمائیں۔جی،محترمہ مائزہ حمید صاحبہ!

کاہنہ لاہور میں فیکٹری کے باورچی کا اغواء و قتل

محترمہ مائزہ حمید: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر 16۔فروری 2010 کے مطابق لاہور میں فیکٹری کے باورچی کو نامعلوم افراد نے اغواء کیا اور چارپائی پر ہاتھ پاؤں باندھ کر گلے میں پھندا ڈال کر قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کے مقدمے کا اندراج ہو گیا ہے اگر ہاں تو ملزمان اب تک گرفتار ہو چکے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب! میرے خیال میں یہ تھانہ کاہنہ سے متعلقہ ہے۔ اس کا جواب ہے یا آگے چلیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب اس طرح سے ہے کہ اس وقوعہ سے متعلق مقدمہ نمبر 166/2010 مورخہ 15/2/2010 جرم 302 ت پ تھانہ کاہنہ لاہور درج ہوا ہے اور یہ نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوا ہے اور مدعی کی درخواست پر اس مقدمہ کے اندراج کے بعد نثار احمد سب انسپکٹر تفتیش کر رہا ہے۔ کیونکہ نامعلوم ملزمان تھے اس لئے اس سے متعلق کچھ leads ملی ہیں اور اس پر کام ہو رہا ہے اور امید ہے کہ آنے والے ایک دو ہفتوں میں نامعلوم ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

محترمہ مائزہ حمید: جناب سپیکر! کیا حکومت مقتول کے لواحقین کو کوئی مالی امداد یا legal aid دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ murder case ہے۔ یہ financial aid کا تو کیس نہیں ہے۔ اگر اس کا کوئی ایسا پہلو سامنے آیا تو اس پر غور ہو سکتا ہے۔ باقی

جہاں تک legal aid کا تعلق ہے تو مدعی یا مستغیث فریق کو prosecution service/legal aid فراہم کی جاتی ہے۔

محترمہ مائزہ حمید: جناب سپیکر! یہ غریب فیملی ہے اگر حکومت کی طرف سے توجہ فرمائی جائے تو میں درخواست دے دیتی ہوں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: آپ درخواست دے دیں اگر feasible ہوئی تو ضرور کریں گے۔ شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب محترمہ غزالہ سعد رفیق صاحبہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون پنجاب ایگزامینیشن کمیشن مصدرہ 2010، پنجاب وومن یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2010 اور سوال نمبر 279 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ غزالہ سعد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

(1) "The Punjab Examination Commission Bill 2010 (Bill No 3 of 2010).

(2) The Punjab Women University Multan Bill 2010 (Bill N0.4 of 2010); and

(3) Question No.279 asked by Mrs. Arifa Khalid Pervez (W-305)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں مورخہ 31۔مارچ 2010تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

(1) "The Punjab Examination Commission Bill 2010 (Bill No 3 of 2010).

(2) The Punjab Women University Multan Bill 2010 (Bill N0.4 of 2010); and

(3) Question No.279 asked by Mrs. Arifa Khalid Pervez (W-305)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں مورخہ 31۔مارچ 2010تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

(1) "The Punjab Examination Commission Bill 2010 (Bill No 3 of 2010).

(2) The Punjab Women University Multan Bill 2010 (Bill N0.4 of 2010); and

(3) Question No.279 asked by Mrs. Arifa Khalid Pervez (W-305)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں مورخہ 31۔مارچ 2010تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) صاحبہ کی تحریک استحقاق نمبر 8 ہے۔ یہ بھی 22 تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 11/10 ڈاکٹر فائزہ اصغر صاحبہ کی ہے۔ ان کا جواب آج آنا تھا۔

چیئرمین لیکویڈیشن بورڈ پنجاب کا معزز خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا موصول ہونے والا جواب یہ ہے کہ اس تحریک میں جو الزامات میرے خلاف عائد کئے گئے ہیں وہ ڈاکٹر فائزہ اصغر نے پٹیشن نمبر 23796/09 ڈاکٹرز ہسپتال وغیرہ بنام گورنمنٹ آف پنجاب وغیرہ میں لگائے گئے ہیں۔ (کاپی لف ہے)

مذکورہ بالا پٹیشن چیف جسٹس صاحب معزز عدالت لاہور ہائی کورٹ کے از خود نوٹس والے case کا حصہ بن گئی اور چیف جسٹس صاحب اور جسٹس ثاقب نثار صاحب پر مشتمل سپیشل بنچ تشکیل دیا گیا جس نے اپنی پہلی سماعت میں غفلت کے مرتکب ڈاکٹرز صاحبان پر زیر دفعہ 302 لگانے کا حکم صادر فرمایا۔ اس عبوری حکم کے خلاف ڈاکٹرز ہسپتال نے معزز عدالت سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کر دی جو سول پٹیشن نمبر 2510-L/2009 جس پر فاضل بنچ سے جناب چیف جسٹس کو ایک بڑا بنچ تشکیل دے کر تمام امور کا جائزہ لینے کے لئے درخواست کی چونکہ یہ معاملہ معزز عدالت میں زیر سماعت ہے اس لئے وہ امور جو اعلیٰ عدالتوں میں زیر التواء ہیں ان کو یہاں زیر بحث لایا جانا مناسب نہیں ہے۔

ڈاکٹر فائزہ اصغر کی سفارش کمیٹی کے تمام ممبران جس میں بشمول ڈاکٹر اسد اشرف صاحب ایم پی اے اور ڈاکٹر مشتاق احمد سلہری ایڈیشنل سیکرٹری ٹیکنیکل Health Department Government of Punjab نے اپنی رپورٹ میں کی۔ اس میں slaughter man کے متعلق رپورٹ

میں جواب یہ ہے کہ یہ پوری کمیٹی جس میں دوسرے دو ممبران تھے، ایک معزز رکن پنجاب اسمبلی بھی ہیں تو یہ ساری رپورٹ متفقہ طور پر تھی۔

میں نے کسی جگہ میڈیا پر ان کو مینجنگ ڈائریکٹر نہیں کہا بلکہ دوران کارروائی جب تمام موجود افراد کی حاضری لی گئی تو انہوں نے خود مینجنگ ڈائریکٹر کے سامنے دستخط کئے۔ میڈیا پر انکوائری رپورٹ کی بابت میڈیا کے افراد کے سوالات پر صرف رپورٹ کی بابت بات کی گئی کوئی ذاتی الزام نہ لگایا گیا۔ اس پورے معاملے میں میرا کوئی ذاتی عناد کسی کے خلاف نہ ہے یہ درست ہے کہ انہیں انکوائری کے لئے طلب نہ کیا گیا بلکہ از خود ایک گھنٹہ پہلے تشریف لائیں اور اپنا visiting card بطور ایم پی اے پیش کیا۔ اس سے پہلے مجھے علم نہ تھا کہ ڈاکٹر فائزہ اصغر ایم پی اے ہیں لہذا ان کا خود آنا اور کچھ اہم سوالات کا جواب خود تحریری طور پر دینا انکوائری پر اثر انداز ہونے کا تاثر دیتا تھا تاہم ہسپتال کی ایڈمنسٹریشن کے مطلوبہ افراد جن میں ڈاکٹر سید ضیاء الحسن بخاری ایڈمنسٹریٹر ڈاکٹر وحید عمران انچارج ایمر جنسی، ڈاکٹر ہارون رسول سینئر رجسٹرار کارڈیالوجی شامل ہیں، کو طلب کیا گیا جو بعد میں تشریف لائے۔ ہسپتال کی طرف سے کچھ سوالات کے انہوں نے جوابات دیئے۔ کسی بھی ٹی وی چینل پر ڈاکٹر فائزہ اصغر کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال نہیں کئے گئے صرف انکوائری رپورٹ کی بابت سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ میرے نزدیک ممبران اسمبلی نہایت قابل احترام شخصیات ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ! کوئی بات کرنا چاہیں گی؟

ڈاکٹر فائزہ اصغر: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فائزہ اصغر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے چوہان صاحب کے attitude کی اس دن بات کی تھی اور جو باتیں یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے ٹی وی پر نہیں کیا تو U Tube پر وہ اس وقت بھی recorded ہیں اور اگر آپ چاہیں تو میں وہ لا کر اس ایوان کے سامنے پوری کی پوری recording چلا کر دکھا سکتی ہوں جس میں انہوں نے بار بار یہ کہا ہے کہ ایک تو میں مینجنگ ڈائریکٹر ہوں جبکہ وہاں پر میں نے بتایا میں ایک میڈیکل ڈاکٹر ہوں not مینجنگ ڈائریکٹر this is

not true دوسرا انہوں نے کہا کہ کیونکہ مینجنگ ڈائریکٹر ہیں تو ان پر slaughter man کا charge لگایا جائے اور آپ U Tube پر سن سکتے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کس طریقے سے یہ بات کر رہے ہیں۔ پھر اس انکوائری میں بھی انہوں نے وہی جھوٹ بولا کہ میں ایک گھنٹہ پہلے آئی۔ جب ٹائم 11 بجے کا ہے تو کیا 11 بج کر ایک منٹ گھنٹہ پہلے ہوتا ہے، انہوں نے ایک گھنٹہ دیر سے انکوائری کیوں شروع کی؟ ہمیں تو ٹائم 11 بجے کا بتایا ہوا تھا اور اگر ان کی انکوائری کے باقی لوگ نہیں پہنچ رہے تھے اور میرے بیٹھے ہوئے انہوں نے تین چار دفعہ فون کئے کہ کدھر ہیں لوگ، کدھر ہیں یہ لوگ اور کیوں نہیں آ رہے جن میں ڈاکٹر اسد صاحب بھی تھے۔ اس کے بعد ان کا جس طریقے کا attitude تھا اور یہ انکوائری کے questions کے جواب سننے کے لئے تیار ہی نہیں تھے اور انہوں نے وہاں پر کھڑے ہو کر کہا کہ جی، میری ماں بھی اسی ہسپتال میں فوت ہوئی تھی اور مجھ سے پیسے بھی لے لئے گئے تھے یہ کوئی طریقہ ہے انکوائری conduct کرنے کا؟

دوسری بات یہ کہ ایک ایسا انسان جس کے خلاف activities illegal and immoral کے لئے خود ایک انکوائری چل رہی ہے جس کی رپورٹ اس وقت probably چیف سیکرٹری کے پاس پہنچ گئی ہے، اس رپورٹ کو بھی نکلوایا جائے کہ ایک آدمی جو کہ خود ایک انکوائری میں ہے تو اسے ایک انکوائری کمیٹی کا انچارج آپ کیسے بنا سکتے ہیں؟ بات یہ بھی ہے کہ ان کے خلاف خود immoral اور دوسرا یہ بہت common چیز ہے کہ ان کی اتنی ساری psychological problems ہیں تو ان کی بھی ایک valuation ہونی چاہئے اور اس چیز سے ان کے وہاں کے attitude کا پتا چلتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ غلط باتیں کی ہیں اور جب آپ اپنے آپ کو introduce کروانے کے لئے کہیں جاتے ہیں تو اپنا کارڈ ہی پیش کرتے ہیں کہ آپ کیا ہیں۔ اس میں pressurization والی کون سی بات ہے؟ ٹائم انہوں نے خود لیٹ شروع کیا اور میں ٹائم سے ایک منٹ بعد پہنچی ہوں۔ ایک گھنٹہ انہوں نے دیر سے شروع کیا اور اس دوران میں نے ان سے دو تین بار یہی پوچھا کہ آپ نے کس وقت انکوائری شروع کرنی ہے؟ کوئی pressurization والی بات تھی اور نہ کچھ اور تھی۔ انہوں نے مختلف ٹی وی چینلز پر یہ بات بیان کی ہوئی ہے جس سے میرا استحقاق بہت مجروح ہوا ہے۔ انہوں نے وہاں پر میری بہت بے عزتی کی ہے اور ان کا رویہ بہت زیادہ تضحیک آمیز تھا اور اس طریقے سے اچھل

اچھل اور کود کود کر یہ بات کر رہے تھے کہ جیسے پتا نہیں یہ وہاں پر کیا بنے بیٹھے ہیں۔PCS officer ہیں اور انہوں نے 2003 میں استعفیٰ دیا تھا پھر پتا نہیں ان کی کون سی ایسی qualification ہے جس کی وجہ سے 2008 میں rules relax کر کے انہیں دوبارہ اس post پر لگوایا گیا۔ وہ بھی ایک Liquidation Board کے چیئرمین کی post ہے جہاں پر ابھی یہ بل حکومت پاس کروا رہی ہے اور یہی انسان جس کے خلاف illegal اور immoral attitude انکوائری چل رہی تھی جس کی رپورٹ اب آ چکی ہے۔ اس رپورٹ کو consider کیا جائے۔ بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! کوئی معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہو تو اسے یہاں پر زیر بحث لایا جاسکتا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہاں پر صرف ان کے استحقاق مجروح ہونے کا معاملہ ہے اور یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسے لاء منسٹر صاحب نے فرمایا کہ that is the part of the case Appeal is pending before the honourable Supreme Court whether to discuss it here آپ اس پر اپنی ruling عنائت فرمائیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس پر پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو سکتی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جیسا کہ ان کی تحریک سے بھی یہ ثابت ہے اور اس جواب میں بھی یہ ثابت ہے she was not there as M.P.A. She was there as Managing Director Doctors Hospital اس لئے ان کا بطور ممبر صوبائی اسمبلی اس انکوائری میں پیش ہونا بنتا ہی نہیں ہے، ان کا وہاں پر جانا بنتا ہی نہیں ہے اگر یہ وہاں پر تشریف لے گئی ہیں تو یہ ان کا ڈاکٹرز ہسپتال سے مینجنگ ڈائریکٹر نہیں تو کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہو گا یہ اس انکوائری میں گئی ہیں اگر انہیں بطور ممبر صوبائی اسمبلی کوئی نوٹس جاری کیا گیا ہے اس انکوائری کمیٹی کی طرف سے تو یہ ریکارڈ پر لائیں

اور مجھے دکھائیں تو میں اس بات کو تسلیم کروں گا کہ بطور ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میں ڈاکٹرز ہسپتال کے معاملات میں جانا چاہتا ہوں اور نہ یہ اس سے متعلقہ ہیں ورنہ یہاں پر میرے شہر کے ڈاکٹر خالد امتیاز بلوچ صاحب ہوتے تو آپ کو بتاتے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! اس بات کو چھوڑیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ معاملہ چونکہ subjudice ہے اس لئے فی الحال اس پر بات نہیں ہو سکتی اور سپریم کورٹ سے فیصلہ ہو، ہو سکتا ہے کہ انکوائری کمیٹی کے خلاف ہو جائے، ان کے حق میں ہو جائے اور انہیں مکمل ریلیف وہاں سے مل جائے۔ اگر انہیں نہیں ملے گا تو پھر یہ یہاں آ کر اس بات کو stress کر لیں لیکن میرا سر دست یہ خیال ہے کہ یہ معاملہ subjudice ہے۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے وہاں پر بطور ممبر صوبائی اسمبلی اس انکوائری میں حصہ نہیں لیا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! subjudice معاملے کی بات نہیں ہے اور یہ کہا گیا کہ ایم پی اے کی حیثیت میں نہیں آئے اور یہ پارٹی لیڈر کی حیثیت سے آئے ہیں۔ انسان جس حیثیت میں بھی ہو جو اس کا عہدہ ہے وہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ یہ ممبر جب آپ کہیں پر جاتے ہیں تو بطور رانا اقبال صاحب ہوں گے کیا وہاں جا کر آپ کا عہدہ ختم ہو جائے گا یا میں اگر کہیں جاتا ہوں تو کیا میرا عہدہ ختم ہو جائے گا؟ یہ ایک رویے کی بات ہے۔ مہربانی کر کے اسمبلی کے ممبران کی عزت کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔ آپ اس House کے Custodian ہیں اس کو تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر کے اس پر اسمبلی کی کمیٹی کو فیصلہ کرنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب آپ کبھی کسی business concern کو represent کریں گے تو پھر آپ اپنے business concern کا کارڈ دیں گے، سپیکر اسمبلی کا کارڈ نہیں دیں گے، یہ انٹر نیشنل معاملہ ہے۔ دوسری بات میں یہی نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ جب یہ معاملہ وہاں پر اس وقت سنا جا رہا ہے اور خود لاء منسٹر نے کہا ہے کہ یہ وہاں part of the case ہے۔ یہ issue part of the case ہے How can we discuss it here? میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ سپریم کورٹ کی contempt ہے۔ محسن لغاری صاحب میرے لئے انتہائی معزز ہیں، پڑھی لکھی شخصیت ہیں How can he represent?

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! جو تحریک پیش ہوئی ہے اس کو oppose کرنا یا اس کے بارے میں suggestion دینا لاء منسٹر صاحب کا استحقاق ہے۔ میرا خیال ہے کہ تحریک کو کوئی support تو کر سکتا ہے لیکن تحریک کو oppose کرنے کے لئے کسی ممبر کو یہاں پر اپنی reasoning دینے کی روایت ہے اور نہ ہی دینی چاہئے کیونکہ ممبر خود یہاں کسی وقت اپنی تحریک بھی پیش کر سکتے ہیں۔ دوسری میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایم پی اے جہاں کہیں بھی جاتا ہے اس کی حیثیت ختم نہیں ہو جاتی۔ وہ جہاں کہیں جاتا ہے وہ Justice of Peace بھی ہوتا ہے۔ جس حوالے سے یہاں بات ہو رہی ہے اس کے علاوہ ٹیلیویژن پر جو انہوں نے in absentia remarks دیئے ہیں وہ insult کرنے کا documentary proof ہے۔ اگر documentary proof کے ہوتے ہوئے بھی اسے negate کیا جاتا ہے، اگر اس افسر کو favour ہی کرنی ہے تو کمیٹی میں ان کی majority ہے وہاں اس معاملے کو ختم کر دیا جائے لیکن کمیٹی میں بھیجنے کے لئے اتنا reluctant کیوں ہیں؟ یہ بہت اہم concern کا معاملہ ہے اور یہاں پر کوئی نیا رواج بھی نہ ڈالا جائے کہ کوئی ممبر اٹھ کر کسی ممبر کو oppose کرنا شروع کر دے اور اس کو target کرنا شروع کر دے۔ ہم صرف آپ سے ملتمس ہیں اور لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ اس میں documentary proof بھی موجود ہیں اس کو آپ کمیٹی کے پاس بھیجیں وہاں

جا کر out thrash کریں۔ یہاں پر یہ بھی ہوتا رہا ہے کہ بغیر سنے بھی کمیٹی کو بھیجا جاتا رہا۔ اسی اسمبلی میں یہ واقعات ہوئے ہیں کہ رپورٹ بھی نہیں آئی اور اسے کمیٹی میں بھیج دیا گیا۔ تو اتنا کچھ ہونے کے بعد اس کو کمیٹی کے پاس بھیجنے میں کیا مسئلہ ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میری بات سنیں۔ کام sense of the House کے مطابق چلتا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں، اب یہ معاملہ ادھر سے oppose ہو گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! ادھر سے oppose کرنے کے بعد ہی میں لاء منسٹر صاحب سے request کر رہا ہوں کہ اس کو second thought دے لیں، second thought دینے میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ ایک دو تحاریک ایسی تھیں جن پر انہیں بالکل کچھ علم نہیں تھا لیکن انہوں نے on the face of it سن کر کہا کہ اسے کمیٹی کو بھیج دیا جائے، کوئی بات نہیں وہاں اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اس کا بھی فیصلہ کمیٹی میں ہی ہونا چاہئے، ان کی کمیٹی میں majority ہے۔ ہم نے لاء منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے بات کی ہے کہ اس کو second thought دیں اور اس کو oppose نہ کریں اس کو وہاں پر بھیج دیں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو پھر آپ ایسا کریں کہ جس طرح محترم لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی ہے تو اس میں civil petition No. 2510/L2009 ہے۔ مجھے اس کو دیکھ لینے دیں کیونکہ میں یہ تاثر یا practice یہاں پر قطعی طور پر نہیں لانا چاہتا کہ ایک معاملہ subjudice ہو اور ہم اس پر House میں بحث کریں یا اسے کمیٹی کے سپرد کریں۔ آپ اس کو pending کر دیں میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔ جیسے لیڈر آف دی اپوزیشن کہہ رہے ہیں کہ یہ issue وہاں پر ہے ہی نہیں تو اسے دیکھ لیتے ہیں کہ اگر یہ issue واقعی اس کا حصہ نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اس کو کب تک pending کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس کو آپ Monday تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! آپ چونکہ اس House کے Custodian ہیں اور ایسی کرسی پر ماشاء اللہ براجمان ہیں کہ آپ کے نزدیک پورا House قابل احترام بھی ہے، قابل عزت بھی ہے اور respectable بھی ہے۔ راناثناء اللہ خان میرے بھائی ہیں، میرا تعلق treasury benches سے ہے اور میں پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہوں۔ کل ہم بھی اپوزیشن میں ہوسکتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوامی نمائندوں کے استحقاق اور respect کی بات ہے اور یہ institution کے respect کی بات ہے

جناب سپیکر: انہوں نے اس کو object نہیں کیا بلکہ کہا ہے کہ مجھے اس کو thrash out کرنے دیں اور مکمل رپورٹ آنے دیں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: اس institute کی respect کی خاطر یہاں نہ کوئی treasury bench ہیں نہ کوئی اپوزیشن ہے۔ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اس میں آپ کی بھی شان ہے، آپ کا بھی احترام ہے کیونکہ آپ چیف جسٹس کا role ادا کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ اپنے House کا خود احترام کریں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں احترام کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کو Monday تک adjourn کر دیا ہے اس پر میں خود فیصلہ کروں گا جو میرے دماغ کے مطابق ہوگا۔ اب ہم تحریک التوائے کار لینا شروع کرتے ہیں۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پرویز رفیق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ پرسوں میں نے آپ سے گزارش کی تھی تو میری استدعا ہے کہ rule 115 کے تحت میری ایک اہم قرارداد out of turn لی جائے۔ آپ نے اور House نے بھی commit کیا تھا تو مجھے اجازت عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: آپ پہلے file بننے دیں اس کے بعد کرنا۔ اس طرح قرارداد pass نہیں ہو گی جب تک اس کے عمل کو تکمیل تک نہ پہنچایا جائے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! آپ پھر فوری احکامات جاری فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کہہ دیا ہے اس کو Monday کو کر لیں گے۔ آپ نوٹس دے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ سے ایک چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ آپ House کے Custodian ہیں اور یقین مانیں یہاں پر کھڑے ہو کر میں on the floor of the House یہ بات کہتی ہوں کہ جب بھی ہمارے ساتھ کوئی ناانصافی ہوتی ہے تو ہمارے پاس صرف اس Chair کو دیکھنے کے علاوہ کوئی دوسرا forum نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں، اگر آپ اس بارے میں بات کریں گی تو میں نہیں سنوں گا کیونکہ اس پر ruling آچکی ہے۔ آپ کی مہربانی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں کوئی اور بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہاں اپوزیشن میں کھڑی ہوں، treasury benches سے اگر کوئی معزز ممبر اپنے گھر سے باہر سڑک پر کھڑی ہو کر van سے اپنا سامان off load کروا رہی ہوتی ہے تو اس وقت وہ as an MPA سامان off load نہیں کروا رہی ہوتی ہے۔ اگر اس کے

ساتھ روڈ پر کھڑا کوئی شخص بد تمیزی کر جاتا ہے تو اس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ ہمارا استحقاق اس لئے مجروح نہیں ہوتا کیونکہ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں اور ہم لوٹے نہیں ہوئے ہیں؟ یہ غلط بات ہے، یہ غلط روایت ہے اور کم از کم ہم اس کو برداشت نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: اگر آپ اس بات کو منوانا چاہتے ہیں تو میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دے رہا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔ مہربانی۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں ایک مسئلہ discuss کرنے جا رہا ہوں۔ جب کوئی شخص کسی بھی مذہب میں convert ہوتا ہے تو یہ اس کا individual فعل ہے۔ یہ ایک رپورٹ ہے میں اس کو پڑھتا ہوں۔ "رائیونڈ میں بڑے بھائی نے قبول اسلام پر چھوٹے بھائیوں کا مکان جلا دیا۔ پولیس ملزم کی پشت پناہی کر رہی ہے"۔۔۔

جناب سپیکر: یہاں پر اخبارات پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ I will not allow

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں اس کو زبانی پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میرا مؤقف یہ ہے کہ ہر بندے کا یہ individual فعل ہے کہ وہ کسی بھی faith میں convert ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت وفاقی ہو یا صوبائی یہ لوگوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ ایک مسیحی خاندان نے اسلام قبول کیا اور ایک ہمارے صوبائی وزیر صاحب کے ڈیرہ پر یہ کام ہوا اور جب اس بندے نے اسلام قبول کیا تو اس کا بھائی جو نشتر ٹاؤن کا کونسلر ہے اس نے اسلام قبول نہیں کیا اور ہوا یہ کہ جس بندے نے اسلام قبول کیا اس نے کافی دنوں بعد دل برداشتہ ہو کر اپنے ہی گھر میں آگ لگائی اور اپنا سامان جلا لیا۔

جناب سپیکر: جی، اس کا کوئی طریق کار ہے اور آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اس طرح کر رہے ہیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں جو میں آپ کو سنانا چاہتا ہوں تا کہ آپ کی سمجھ میں آجائے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے پھر سمجھا دینا، House کا ٹائم ضائع نہیں کرنا، بڑی مہربانی۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! یہ ایک اہم matter ہے اور یہ کہ اقلیتی تحفظ کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے اور ہمارے صوبائی وزیر اس میں involve ہیں اور انہوں نے اس کے بھائی کے خلاف جس نے اسلام قبول نہیں کیا پرچہ درج کروایا ہے کہ اس کے بھائی نے یہ گھر جلایا ہے اور میری آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ یہ معاملہ بڑا اہم ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، آپ ان کو علیحدہ مل لیں۔ زوبیہ رباب ملک کی تحریک التوائے کار رہ گئی تھی، آپ کی تحریک التوائے کار کا نمبر کیا ہے؟

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار کا نمبر 936/09 ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک کا جواب آیا ہے یا نہیں؟

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! ابھی پڑھنی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر PCS کی مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔ پہلے ان کو پڑھنے دیں پھر آپ کی باری آئے گی، وہ بھی بات کرتے ہیں ابھی ٹائم ہے۔

محکمہ آبپاشی وزراعت کے ہزاروں کنٹریکٹ ملازمین کو ملازمت سے فارغ کرنا

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق صوبہ بھر کے چالیس ہزار کنٹریکٹ

ملازمین (بیلدارز سمیت) جو کھالوں کو پختہ کرتے ہیں، کو مستقل کرنے کی بجائے ان کو ملازمت سے برخاست کیا جارہا ہے۔ تفصیل یوں ہے کہ حکومت پنجاب نے مورخہ 14۔اکتوبر 2009 کو نوٹیفکیشن نمبر(No.DS(O&M)5-3/2004/Contract(MF کے تحت تمام کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں لیکن محکمہ آبپاشی اور محکمہ زراعت نے ابھی تک اس نوٹیفکیشن کی روشنی میں چالیس ہزار کنٹریکٹ ملازمین (بیلداروں سمیت) کو مستقل کیا ہے اور نہ ہی ان ملازمین کو اپنی مستقل ملازمت کا لیٹر دیا۔ ان ملازمین نے اپنے محکموں کے اعلیٰ حکام سے تقاضا کیا کہ ان کو مستقل کرنے کے orders دیئے جائیں تو انہیں مستقل کرنے کی بجائے یہ نوید سنائی گئی ہے کہ ان کو ملازمت سے برخاست کیا جارہا ہے جس کی باقاعدہ سمری بھی تیار کرکے بھجوائی جارہی ہے کیونکہ آپ ان کنٹریکٹ ملازمین کے زمرہ میں نہیں آتے جن کو مستقل کرنے کا نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے۔ محکمہ آبپاشی اور زراعت کے ان بیلداروں و دیگر سرکاری اہلکاروں کو جو کھالوں کو پختہ کرنے کی اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں، ان میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے اور یہ ایک حکومت پنجاب کا امتیازی سلوک ہے کہ وہ اپنی مرضی اور من پسند کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرے، جن کو نہ چاہے نہ کرے اور یہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 25 کی واضح خلاف ورزی بھی ہے۔ ان ملازمین کی مستقلی کے لئے ضروری ہے کہ اسمبلی اس معاملہ میں دخل اندازی کرے اور اس کا کوئی مثبت لائحہ عمل بنائے تاکہ صوبہ بھر کے تمام کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کا یکساں سلوک ہو سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! اس کا جواب آگیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب اس طرح سے ہے کہ محکمہ زراعت پنجاب شعبہ اصلاح آبپاشی کے زیر نگرانی وفاقی حکومت کے ترقیاتی منصوبہ نیشنل پروگرام برائے اصلاح کھالا جات کے تحت تمام ملازمین بشمول راڈمین کنٹریکٹ کی بنیاد پر پراجیکٹ پوسٹوں کے لئے بھرتی کئے گئے تھے حکومت پنجاب کی موجودہ پالیسی کے مطابق جو ملازمین پراجیکٹ پوسٹوں کے لئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات ہوں ان کو مستقل نہیں کیا جاسکتا البتہ جو ملازمین مستقل اسامیوں پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ہوں ان کو مستقل کیا جاسکتا ہے۔ حکومت پنجاب نے

مورخہ 14۔اکتوبر 2009 کو نوٹیفکیشن نمبر such and such کے تحت ان تمام کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو مستقل اسامیوں پر کام کر رہے تھے جو ملازمین پراجیکٹ کی اسامیوں پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں انہیں اس نوٹیفکیشن کے تحت مستقل نہیں کیا جاسکتا چونکہ یہ پراجیکٹ نیشنل پروگرام برائے اصلاح کھالا جات مورخہ 3۔جون 2010 کو اختتام پذیز ہو رہا ہے اگر وفاقی حکومت نے اس پراجیکٹ میں مزید توسیع کی یا صوبائی حکومت نے اپنی پالیسی تبدیلی نہ کی تو اس پراجیکٹ کی پوسٹوں پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات ملازمین کو قانون کے مطابق نوکری سے برخاست کر دیا جائے گا۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب اس پر مزید بحث نہیں ہوگی آپ کو اس کا جواب مل گیا ہے۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! میں ایک بات کہنا چاہ رہی تھی۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! کچھ دنوں پہلے اسمبلی کے باہر یہی لوگ آئے تھے، انہوں نے احتجاج کیا تھا اور اسمبلی میں سے آپ نے اشرف سوہنا صاحب اور ملک ندیم کامران کو بھیجا تھا کہ ہم ان کے لئے کچھ کریں گے، انہیں یقین دہانی کرائی تھی اور کمیٹی بھی بنائی تھی تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے درخواست کروں گی کہ اگر پنجاب کی طرف سے وفاقی حکومت کو ان 25 ہزار ملازمین کے لئے کچھ کہا جائے تو یہ ایک اچھی روایت ہوگی کیونکہ ان کا اتنی محنت والا کام ہوتا ہے اور ان کی روزی کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں انہوں نے پالیسی بتادی ہے اور آپ نے اس کو سن بھی لیا ہے۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن میں آپ سے درخواست کر رہی ہوں کہ اس پر کچھ نہ کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ dispose of کی جاتی ہے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! ان کو پچھلے چھ ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں، مہربانی کر کے ان کو تنخواہیں تو دلوائیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی چھ ماہ کی تنخواہیں تو دلوا دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No point of order. نہیں، جی، یہ تحریک التوائے کار کا وقت ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! بڑا اہم معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، سب ہی اہم پوائنٹ آف آرڈرز ہیں۔ جی، محترمہ فرح دیبا صاحبہ! آپ کی تحریک التوائے کار ہے، آپ نے پہلے پڑھ لی ہے؟

محترمہ فرح دیبا: جی، پڑھی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، جواب آنا ہے؟

محترمہ فرح دیبا: جناب سپیکر! آج جواب آنا تھا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کا جواب پڑھنا ہے یا اس کو pending کیا جائے؟

کیبل پر انڈین فلموں کی نمائش اور 65 فیصد انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی عائد ہونے سے پاکستانی فلم انڈسٹری کو مشکلات کا سامنا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جو جواب موصول ہوا ہے، وہ نامکمل ہے تو میں نے ڈیپارٹمنٹ سے کہا ہے کہ وہ کل صبح اس کا مکمل جواب داخل کریں تو اس کو آپ کل کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، کل کے لئے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی کوئی تحریک التوائے کار ہے؟

راجہ شوکت عزیز بھٹی: میں ایک اہم معاملے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! اس کے بعد آپ floor لے لیں کیونکہ ٹائم بڑا تھوڑا ہوتا ہے آدھا گھنٹہ ہوتا ہے اور میں نے ان کو بھی یہی کہا ہے۔ جی، اشرف چوہان صاحب کی ہے یہ تحریک pending کی جاتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار 983 ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی PCS والی تحریک التوائے کار کل کے لئے ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج کے لئے تھی اگر آپ کل کے لئے کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ آکر اس کو چیک کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو آپ کہہ رہے ہیں وہی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ میں نے نہیں کی۔ جی، عامر ڈوگر صاحب تو نہیں ہیں، نور نیازی صاحب بھی نہیں ہیں؟ اس کو till next session pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔ آپ لاء منسٹر صاحب سے پوچھ تو لیں۔

جناب سپیکر: جی، جب میں پہنچوں گا تو ضرور پوچھوں گا۔ میں ابھی ادھر پہنچا نہیں ہوں۔ اب چوہان صاحب کی تحریک ہے۔ it is pending till next session. اب محمد محسن خان لغاری کی تحریک نمبر 950/09 ہے۔ رانا صاحب اس کا جواب آیا ہے یا نہیں آیا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): لغاری صاحب! یہ اس کو پڑھ دیں۔ جواب میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، move کریں۔

ارسا کی جانب سے تھل کینال، چشمہ رائٹ کینال اور ڈیرہ غازی خان کینال کی بندش سے جنوبی پنجاب کے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا

MR. MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Sir, I move:

> That the business of the House be adjourned to discuss a matter of urgent and important nature. The matter is according to the news item appearing in the National Daily. The news published in December 04, 2009, IRSA has asked Punjab to close down the Thal Canal, Chashma Right Bank Canal, Muzaffargarh Canal and Dera Ghazi Khan Canal. According to the news item, the Authority has already closed down the Chasham-Jhelum Link Canal and substantially reduced supplies to the Taunsa-Panjnad Link Canal. Water being the life of agriculture sector, shortages are causing resentment among the people of Punjab specially those who are living in the areas which are geographically located in the southern part of the Province. It is, therefore, requested that the discussion on my Adjournment Motion may please be allowed declaring the same in order.

جناب سپیکر! جس وقت یہ تحریک التوائے کار دی گئی تھی یہ 4۔دسمبر کی بات ہے۔ یہ اتنی پرانی بات ہے اس کے آنے میں اتنا ٹائم لگ گیا ہے کہ گندم کے بونے کا موسم تو گزر چکا ہے۔ گندم بونے کے لئے پانی چاہئے تھا کیونکہ جنوبی پنجاب کے اندر کپاس کی فصل کے بعد گندم بوئی جاتی ہے اور ہمارے یہاں کپاس کی فصل نومبر، دسمبر کے اوائل تک چلتی ہے اور اس کے بعد زمین کی تیاری کر کے گندم بوئی جاتی ہے جبکہ سندھ کے اندر اکثر جگہ چاول کاشت کئے جاتے ہیں اور ستمبر، اکتوبر کے اندر ان کی فصل پک جاتی ہے اور وہ نومبر کے مہینے میں اپنی گندم کی کاشت کرتے ہیں مگر اب تو یہ بات

ہی پرانی ہے لیکن پھر بھی لاء منسٹر صاحب اس کو مان جائیں اور اگر ہم اس پر بحث کر سکیں تو مہربانی ہو گی۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین خواجہ محمد اسلام کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ پانی پر بحث کے لئے غالباً آج سے ایک یا دو روز قبل ٹائم رکھا گیا تھا لیکن اس دن انہوں نے پانی پر بحث کرنا گوارا نہیں کیا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اس دن گورنمنٹ بزنس legislation کے بعد ٹائم رکھا گیا تھا اور جیسا کہ آپ نے کل بھی دیکھا ہے کہ ابھی تک وہ بل پورا نہیں ہو سکا آج اس کو debate ہونا ہے۔ اس دن کورم نہیں تھا ہماری اپوزیشن کی یہ کوشش ہے کہ جس وقت legislation ہو تو کم از کم اس وقت ہمارے اراکین اسمبلی موجود ہوں اس لئے ہم نے اس دن کورم کو point out کیا تھا کیونکہ legislation کے وقت لوگ ہی موجود نہیں تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب چیئرمین! غالباً لغاری صاحب کو اس بارے میں ابہام ہو رہا ہے اس دن legislation نہیں تھی اور کورم اس وقت point out کیا گیا تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ اس دن کا ایجنڈا نکلوا لیں۔ اس ایجنڈے میں legislation کے بعد یہ لکھا ہوا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): لیکن بات یہ ہے کہ جس وقت legislation تھی اس وقت تک کورم پورا تھا اور general discussion میں کبھی بھی کورم point out نہیں کیا جاتا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ Monday کے دن کی proceedings نکال لیں Monday کے دن کون سی legislation ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): تو چلئے اس دن legislation نہیں تھی تو آپ اس دن پانی پر بحث کر لیتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: ایجنڈے میں اس دن legislation لکھی ہوئی تھی۔ Tuesday کو پھر Private Members Day آ گیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس دن سینئر منسٹر صاحب موجود تھے، لغاری صاحب موجود تھے۔ اس دن آپ نے خود بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: Legislation کے بعد Monday کے ایجنڈے میں ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): بہر حال میں آپ کی اس تحریک کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر حکومت پنجاب نے فوری طور پر ارسا اور وزارت پانی و بجلی سے رابطہ کیا اور پانی کے نقطہ نظر سے انہیں آگاہ کیا اور ارسا کی ایڈوائزری کمیٹی میں یہ معاملہ مورخہ 17۔دسمبر 2009 کو زیر بحث آیا اور فیصلہ ہوا کہ دریائے سندھ سے نکلنے والی پنجاب کی نہریں اپنے پلان کے مطابق 31۔جنوری 2010 تک چلتی رہیں گی اور اس کے بعد یکم فروری 2010 کو پانی کی دستیابی کا دوبارہ جائزہ لیا جائے گا۔ اس سلسلے میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ارسا کے ابتدائی تخمینے کے مطابق رواں ربیع 10-2009 میں صوبہ پنجاب کو 13.83 ملین ایکڑ پانی کا حصہ دیا گیا۔ اس پیشین گوئی کے مطابق پنجاب کو اس کے اوسط استعمال 19.75 ملین ایکڑ فٹ سے تیس فیصد کم دیا گیا۔ جنوری 2010 کے آخر میں ارسا نے پانی کی دستیابی پر دوبارہ غور کیا اور تخمینہ لگایا کہ پانی کے ذخائر میں منگلا اور تربیلا میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے مزید کمی واقع ہو گی۔ سندھ طاس میں پانی کی کمی کی سطح 34 فیصد تک پہنچ جائے گی۔ فروری کے دوسرے ہفتے میں بارشوں کی بدولت دریاؤں میں پانی کا بہاؤ بہتر ہو گیا جس کی بدولت منگلا اور تربیلا کے پانی کے ذخائر میں اضافہ ہوا اور پانی کی دستیابی کا دوبارہ اندازہ لگانے کے لئے ارسا کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس 11۔فروری 2010 کو ہوا۔ ارسا کے تخمینے کے مطابق پانی کی صورتحال 34 فیصد کمی سے بہتر ہو کر 30 فیصد ہو گئی ہے جو کہ ارسا کے رواں ربیع 10-2009 کے تخمینے کے مطابق ہے۔ صوبوں کے پانی کے حصے کی تقسیم اور چشمہ جہلم لنک کینال چلانے پر ارسا میں کافی بحث و مباحثہ ہوا اور صوبوں نے اپنے اپنے مؤقف پر اصرار کیا تاہم 12۔فروری 2010 کو ارسا کے اجلاس میں چشمہ جہلم لنک کینال کو چھ ہزار کیوسک تک چلانے کی اجازت دی گئی جبکہ دریائے سندھ

میں پنجاب کا حصہ 0.5 ملین ایکڑ فٹ مقرر کیا گیا۔ اب یہ امید کی جاتی ہے کہ CJ link کے کھلنے سے جنوبی پنجاب کی نہروں سے گندم کی فصل کو ضرورت کے مطابق پانی دیا جا سکے گا۔

(اذان ظہر)

جناب چیئرمین: تحریک التوائے کار جناب محمد محسن خان لغاری!

جنوبی پنجاب کے لئے مختص فنڈز میں سے خفیف فنڈ جاری کرنا

MR. MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Sir, I move:

> "That business of the House be adjourned to discuss a matter of urgent and important nature. The matter is according to the news item appearing in the National Daily Times on December 2, 2009. Only a hundred and eighty million have so far been released of the total allocation for southern Punjab under the Annual Development Programme which has a total outlay of hundred and seventy five billion for 2009 and 2010 and was announced in June 2009. With the passage of almost half of the fiscal year release of this nominal percentage of the commitment does not meet for the people of the Punjab living in the areas which are geographically located in the southern part of the Province. So the Annual Budget speech read out by the Provincial Finance Minister on the floor of the House and widely reputed in the press is causing resentment of the people of the Punjab specially those living in the areas for whom this commitment was made. It is, therefore, requested that discussion on my Adjournment Motion may be allowed declaring the same in order."

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب والا! اس کا جواب مجھے موصول نہیں ہوا اس کو آپ سوموار تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب والا! 13/10 نمبر تحریک التوائے کار جو آج عام بحث کے لئے رکھی گئی ہے۔ کل بھی یہ نہیں آئی اور ایک دفعہ اس سے پہلے بھی نہیں آئی۔ اس پر general discussion کو انہوں نے legislation کے بعد رکھا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے محترم محسن لغاری صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل ہمارے پاس general discussion کے لئے ٹائم ہے۔ اس میں دو موضوع ہیں ایک تو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس جس کا ہم بل لا رہے ہیں جو نیا سسٹم لا رہے ہیں اور دوسرا water issue ہے۔ اگر یہ مناسب سمجھتے ہیں تو کل ان دونوں میں سے جو priority fix کریں کل ہم اس کو general discussion کے لئے رکھ لیتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: لوکل گورنمنٹ کا پورا لاء آنے میں تو ابھی کافی وقت لگے گا۔ پانی کا ایک ایسا issue ہے کہ میں کل ہی اخبار پڑھ رہا تھا سندھ میں بھی اس پر بات ہو رہی ہے اس بارے میں بہت ساری misconceptions ہیں ہمارے کئی بہن بھائیوں کو بھی اس کی پوری تاریخ معلوم نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون صاحب بھی یہی کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! پھر irrigation کو کل پر رکھ لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب والا! ٹھیک ہے water issue پر عام بحث کل کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ اب کل آپ یہ نہ کہیں کہ ایجنڈے پر نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: نہیں نہیں۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

MR. CHAIRMAN: Laying of the Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 2007. Minister for Law!

حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ بابت سال 2007 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay of the Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 2007.

MR. CHAIRMAN: The Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 2007 has been laid.

(رپورٹ پیش ہوئی)

MR. CHAIRMAN: Next is laying of the Audit Report on the Accounts of the Government of the Punjab Civil Works, Communication & Works, Housing, Urban Development & Public Health Engineering, Irrigation & Power and Local Government & Community Development Departments for the year 2006-07. Minister for Law!

حکومت پنجاب کے محکمہ جات کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ

بابت سال 2006-07 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay of the Audit Report on the Accounts of the Government of the Punjab Civil Works, Communication & Works, Housing, Urban Development & Public Health Engineering, Irrigation & Power and Local Government & Community Development Departments for the year 2006-07.

MR. CHAIRMAN: I move to lay of the Audit Report on the Accounts of the Government of the Punjab Civil Works, Communication & Works, Housing, Urban Development & Public Health Engineering, Irrigation & Power and Local Government & Community Development Departments for the year 2006-07.

(رپورٹ پیش ہوئی)

MR. CHAIRMAN: Next is laying of the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts Government of the Punjab for the year 2006-07. Minister for Law!

حکومت پنجاب کی مالی وصولیوں کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ

بابت سال 2006-07 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to lay of the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab for the year 2006-07.

MR. CHAIRMAN: The Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts Government of the Punjab for the year 2006-07 has been laid

and referred by the Punjab Accounts Committee-I for the report within the period of one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب چیئرمین! ابھی تین رپورٹیں ایوان میں lay کی گئی ہیں۔ ان کو lay کرنے کا کیا فائدہ ان پر discussion کا دن بھی رکھا جائے ایک دن مختص کیا جائے۔ ورنہ اس کا کیا فائدہ ہو گا ہم رپورٹیں lay کر دیتے ہیں اور ان پر discussion ہوتی نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب چیئرمین! یہ پہلے ہی طے شدہ ہے کہ Business Advisory Committee میں ان رپورٹوں اور عام بحث کے لئے ٹائم طے کیا جاتا ہے۔ قائد حزب اختلاف جو دن اس پر مناسب سمجھیں گے ان رپورٹوں پر discussion کے لئے ٹائم رکھ دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: میرے علم کے مطابق یہ رپورٹیں پی اے سی کمیٹی کو refer کی گئی ہیں اس میں اس پر بحث ہو جائے گی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! Business Advisory Committee کب تشکیل دی جاتی ہے اجلاس سے پہلے؟

جناب چیئرمین: اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہی ہوتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب والا! Business Advisory Committee کی میٹنگ اجلاس شروع ہونے سے پہلے تو لازمی ہوتی ہے لیکن دوران اجلاس بھی ہوتی رہتی ہے، اس اجلاس میں بھی غالباً ہم تین دفعہ meet کر چکے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں اس بات سے confuse ہو گیا ہوں کہ Report on Observance and Implementation of Principles of Policy جو ہے اس کو

آپ نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ذمہ کیوں لگا دیا ہے؟ آپ نے کہا ہے کہ ہم نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو refer کر دیا ہے اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اس کو discuss کرے گی۔

جناب چیئرمین: یہ ٹوٹل تین تھیں دو پی اے سی کو چلی گئی ہیں ایک ادھر ہی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Report on Observance and Implementation of Principle of Policy یہ اسی House میں discuss ہو گی؟

جناب چیئرمین: جی، اسی House میں آئے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ جو خواتین کا مسئلہ ہے جو آج general discussion میں آنا تھا یہ کل بھی نہیں آیا اس سے پہلے بھی نہیں آیا اور آج بھی اس کے آنے کا امکان نہیں ہے تو مہربانی فرما کر یا تو وزیر قانون سے پوچھ لیجئے اور اسے کل رکھ لیجئے کیونکہ اس میں دو گھنٹے کا ٹائم ہوتا ہے اور معزز اراکین بھی اس پر بولنا چاہتے ہیں۔ یہ وہی معاملہ ہے جو 30 years and above کی خواتین کی employment کا مسئلہ ہے۔ آج بھی اگر اس کے آنے کا امکان نہیں ہے تو اس کو کل پر رکھ لیں اور ایجنڈے پر لے آئیں، آج بھی ایجنڈے پر ہے لیکن اس کے آنے کا امکان آج بھی نہیں لگتا۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب چیئرمین! چونکہ کل آدھا بل ہو گیا تھا اس لئے میرے خیال میں اس پر اب کوئی زیادہ ٹائم نہیں لگے گا۔ بل کے بعد ہمارے پاس ٹائم ہو گا کہ اس پر بحث ہو سکے۔

شیخ علاؤالدین: فرض کیجئے اگر یہ آج چھ بجے آیا تو یہاں پر لوگ نہیں ہوں گے لہٰذا کل قانون سازی نہیں ہے اس لئے اسے کل پر رکھ لیجئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میرے خیال میں اگر محترم لغاری صاحب نے تعاون کیا تو قانون سازی اڑھائی تین بجے تک مکمل ہو جائے گی اور اس کے بعد اس پر بحث کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب! آپ House کی اور خواتین کی sense لے لیں چونکہ یہ خواتین کا issue ہے۔

جناب چیئرمین: اب لاء منسٹر صاحب ensure کروا رہے ہیں کہ قانون سازی کے بعد اس پر بحث ہو گی۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب چیئرمین! جیسے ابھی لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ جس دن پانی پر بحث تھی اس دن قانون سازی نہیں تھی لیکن کورم point out کر دیا گیا۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج بڑی important legislation ہو رہی ہے اور پنجاب کے اثاثوں کو بیچنے کی بات ہو رہی ہے لیکن آج بھی کورم پورا نہیں ہے۔House کا قانون سازی میں کیا interest ہے؟ لوگ یہاں آنا ہی پسند نہیں کرتے لہذا میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں اور آپ سے استدعا کرتی ہوں کہ کورم پورا کروایا جائے۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔(گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے(گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم۔

محترمہ طیبہ ضمیر: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب چیئرمین! نماز کا وقفہ کیا جائے یا کوئی time decide کر دیا جائے تاکہ کم از کم اس کے اندر کورم point out نہ کیا جائے۔میں وضو کر رہی تھی میرا پرس وہاں پڑا ہے لیکن میں یہاں آگئی ہوں۔لہذا پابندی لگائی جائے کہ نماز کے وقت کورم point out نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔آپ کی یہ بات note کر لی گئی ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون پنجاب نجکاری بورڈ مصدرہ2010

(جاری۔۔۔)

CLAUSE-13

MR. CHAIRMAN: Now, we resume resumption of the Punjab Privatization Board Bill, 2010. (Bill No.10 of 2010)

Now, clause 13 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd) Muhamamd Abbas Ch., Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

MRS SEEMAL KAMRAN: Sir, I move:

> "That in clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, after sub-clause (1), the following Proviso be added:-
>
> "Provided that the remunerations and allowances of the employees of the Board shall not be less favourable than those admissible to Government employees of the same category."

MR. CHAIRMAN: The motion moved is:

"That in clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, after sub-clause (1), the following Proviso be added:

"Provided that the remunerations and allowances of the employees of the Board shall not be less favourable than those admissible to Government employees of the same category."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! کسی خاتون ممبر کو بھی کرسی صدارت پر بیٹھنے کا موقع فراہم کر دیا کریں۔

MR. SPEAKER: Who is to start it now?

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! clause-13 میں یہ amendment سٹاف کے بارے میں ہے۔ یہ ان کو دیئے جانے والے perks and privileges کے بارے میں ہے۔ انہوں نے اس میں یہ کہا ہے کہ:

13. Staff.(1) The Board may employ persons who shall be paid such remuneration and allowances and shall hold their employment on such terms and conditions as may be prescribed and until so prescribed, as may be determined by the Board.

جناب سپیکر! آئین پاکستان کے مطابق کسی کے ساتھ کسی قسم کی کوئی discrimination ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک کیا جا سکتا ہے۔ ہماری یہ گزارش ہے کہ جس category یا grade میں ان کو رکھا جائے، hire کیا جائے وہ پہلے سے موجود سرکاری ملازمین کے برابر ہونے چاہئیں۔ اسی grade کے سرکاری ملازمین جو کہ دوسرے محکموں میں کام کرتے ہیں ان کو جو perks, privileges and benefits ملتے ہیں اس بورڈ کے ملازمین کو بھی وہی perks

privileges and benefits, ملنے چاہئیں تاکہ ان کے درمیان کسی قسم کی discrimination کا عنصر موجود نہ رہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب آپ کسی کے ساتھ زیادتی کریں گے تو پھر وہ لوگ definitely corruption کریں گے کیونکہ اس عمل سے ان میں ایک احساس محرومی پیدا ہوتا ہے۔ معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے P.C.S اور C.S.P افسران کے بارے میں تحریک پیش کی تھی۔ آپ دیکھیں کہ وہاں پر بھی یہی situation ہے۔ وہ لوگ شاید ان سے زیادہ عرصے سے محنت کر رہے ہیں لیکن انہیں ان کی محنت کا reward نہیں دیا جا رہا اور ان کے ساتھ discrimination کی جا رہی ہے۔ ایک طرف تو یہ acknowledge کیا جاتا ہے کہ ہاں! یہ لوگ ہمارے لئے بڑے important ہیں، ہاں! ان لوگوں نے ہمارے لئے بہت serve کیا ہے لیکن at the same time ان لوگوں کے ساتھ discrimination بھی کی جا رہی ہے۔ ان کو کہیں پر D.C.Os نہیں لگایا جاتا، ان کو کہیں پر Secretary نہیں لگایا جاتا۔ اس سے آدمی نہ صرف احساس محرومی کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ اس کے اندر state کے against ایک resistance بھی پیدا ہوتی ہے کہ یہ حکومت ہمارے ساتھ زیادتی کر رہی ہے، ہماری حق تلفی کر رہی ہے اسی لئے ہم نے یہ amendment propose کی ہے کہ ان لوگوں کو بھی وہی perks and privileges دیئے جائیں جو کہ دوسرے لوگ لے رہے ہیں تاکہ کسی طرح کی احساس محرومی، زیادتی اور discrimination نہ ہونے پائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس clause میں اصل میں یہ بات کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ عدل وانصاف کے ساتھ تمام افسران اور ملازمین کو یکساں مراعات اور تنخواہیں دی جا سکیں۔ حکومت کے جو already ملازمین ہیں ان کو جو facilities دی جا رہی ہیں، ان کو جو allowances اور تنخواہیں دی جا رہی ہیں اسی حساب سے اس بورڈ کے ملازمین کو بھی ساری مراعات دی جائیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ معاشرے میں کوئی اونچ نیچ یا منافرت پیدا نہ ہو، برابری رہے اور سب کو ایک نظر سے دیکھا جائے، یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ صرف چند الفاظ کے شامل کر دینے سے اس میں عدل و انصاف کا پہلو اجاگر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! آپ سے ایک استدعا اور بھی ہے کہ جو top tier، بڑے grade کے افسران ہیں ان کی تنخواہیں اور allowances بہت زیادہ ہوتے ہیں جبکہ چھوٹے grade کے ملازمین کی مراعات، تنخواہیں اور allowances کم ہوتے ہیں۔ ان چھوٹے ملازمین کی تنخواہیں یا مراعات اس حساب سے نہیں ہیں جو کہ top tier کے افسران بالا کو دی جاتی ہیں۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ اس Board کا جو staff ہے اس کی تنخواہیں یا مراعات کسی بھی طور پر سرکاری ملازمین سے کم نہ ہوں، اس کے according ہی ان کو تمام مراعات اور allowances وغیرہ دیئے جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: Anybody else from your side? None. جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ Board بالکل ایک independent ادارہ ہو گا، یہ اپنے rules بنائے گا اس کو کسی اور کے بنائے ہوئے rules کا پابند نہیں کیا جا سکتا۔

MR. SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, after sub-clause (1), the following Proviso be added:

"Provided that the remunerations and allowances of the employees of the Board shall not be less favourable than those admissible to Government employees of the same category."

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Now, the question is:

"That clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

ADDITION OF NEW CLAUSE 13-A

MR. SPEAKER: Now, addition of new clause 13-A. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj,

Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col (Retd) Muhamamd Abbas Ch., Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Ch., Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi.

MRS. AMNA ULFAT. Thank you Mr. Speaker! I move:

> That after clause 13…

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے آپ میری بات سن لیں۔

> Since this amendment is substantially identical to the amendment 7-A and 8-A which have been lost, therefore, the same is …

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! clause-7 "Chairman" اور clause-8 "Secretary" کے لئے ہے جبکہ یہ clause-13 "Staff" کے لئے ہے۔ Privatization کے لئے جو Federal Law ہے اس کے Section-3 کا sub-section(4) کہتا ہے کہ:

> All officers, Consultants and employees of the staff of the existing Commission shall stand transferred to be the officers, advisors and employees of the staff of the new Commission.

تو اسی spirit کو جو کہ وفاقی قانون سے ملتی ہے قائم رکھا جائے۔میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ میں legislation کا ماہر ہوں اور نہ ہی میں وکیل ہوں۔میں تو اس قسم کے similar laws سے

guidance لیتا ہوں جو کہ available ہوتے ہیں۔تو وفاقی قانون کے اندر بھی اس کو اسی طرح رکھا گیا ہے۔

جناب!اس کے چیئرمین اور سیکرٹری تو ایک time period کے لئے appointed تھے،وہ temporary لوگ تھے جبکہ یہ جو staff ہوگا،جو اس کا clerical staff ہے،جو اس کا steno typist یا ڈرائیور وغیرہ ہوں گے وہ permanent staff ہو گا۔یہ اتنی similar نہیں ہے،یہ categories مختلف ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!یہ category مختلف ہے لیکن یہ بالکل similar ہے اور لغاری صاحب جو guidance فرمارہے ہیں یہ misguidance ہے۔

CLAUSE-14

MR. SPEAKER: Now, clause 14 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhamamd Abbas Ch., Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik,. Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

SYEDA MAJIDA ZAIDI: Sir, I move:

"That in clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (1), after the word "Board". Appearing in line 1, the expression "with prior approval of the Government", be inserted."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (1), after the word "Board". Appearing in line 1, the expression "with prior approval of the Government", be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ہم نے یہ amendment اس لئے دی ہے کہ بورڈ کو اپنے انتظامی امور نپٹانے کے لئے بے لگام نہ چھوڑا جائے وہ باقاعدہ حکومت سے اجازت لے، کسی فرد واحد کو یہ اختیار نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی مرضی سے بھرتیاں وغیرہ کر سکے اس کے لئے گورنمنٹ کی اجازت کی ضرورت ہونی چاہئے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس amendment میں جس طرح سے ہم نے یہ propose کیا ہے، definitely ہمارا مقصد وہی ہے کہ بورڈ professional کو بالکل hire کرے لیکن جس طرح سے انہوں نے یہ خود ہی بتایا ہوا ہے۔

The Board may employ any technical professional agent, Advisors, Consultants, Bankers, Engineers, Architects, Evaluators, Accountants, Auditors, Lawyers, Archeries, Assessors, Auctioneers and other persons.

بورڈ یہ سب کچھ کرے، وہ بالکل یہ سب کچھ ضرور کرے اور ان professionals کو hire کرے لیکن جب بورڈ کو بالکل بے لگام چھوڑ دیا جائے گا اور وہ کسی کو answerable نہیں ہو گا تو definitely یہاں پر بھی ذاتی پسند اور ناپسند کا عنصر آ جائے گا اور اس چیز سے مزید قباحتیں پیدا ہوں گی اور کسی کو اپنی من مانی کر لینے دینا اور بعد میں inquiries میں چلے جانا، اس سے پھر further complications پیدا ہوتی ہیں، since legislation ہو رہی ہے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بورڈ ضرور اپنا کام کرے ان professionals کو ایک criteria کے تحت hire کرے مگر وہ ہر professional کو hire کرنے سے پہلے گورنمنٹ کو summary بھجوا کر proper approval لے اس کے بعد وہ اس پورے process کو انجام دے کیونکہ جب بھی کسی چیز کو unattended چھوڑ دیا جائے گا تو definitely اس کی وجہ سے خرابیاں اور قباحتیں پیدا ہوں گی تو اگر ان تمام چیزوں کو آج یہیں پر decide کر لیا جائے گا، ہر چیز پر ایک full-stop لگا دیا جائے گا کہ نہیں، یہاں پر یہ check ہے تو جب Check and Balance نہیں ہوتا تو چیزیں خرابی کی طرف جاتی ہیں بہتری کی طرف نہیں جاتیں۔ شکریہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس بل کے ذریعے جو independent Board بنایا جا رہا ہے اس کی مثال یوں ہی ہے کہ جیسے شتر بے مہار، کہ اس نے اپنی مرضی کے rules and regulations بنانے ہیں اس پر کوئی check and balance نہیں ہے، حکومت سے اس کا کوئی رابطہ نہیں ہے، باقی لوگوں کے ساتھ ان کا کوئی connection نہیں ہے، اس کو مراعات و الاؤنس بھی اپنی مرضی کے ملیں گے، تنخواہیں بھی اپنی مرضی سے طے کریں گے۔ اس clause میں ہم نے صرف یہ استدعا کی ہے کہ وہ اپنی من مانی نہ کر سکے، اپنی مرضی کی بھاری بھر کم تنخواہیں، اپنی مرضی کے بھاری بھر کم الاؤنس، اپنی مرضی کی مراعات نہ کر لے بلکہ اس میں حکومت کی مشاورت شامل ہو، وہ بورڈ حکومت کی رائے کے بغیر اپنا کوئی فیصلہ نہ کرے۔ اس میں قباحت والی ایسی کیا بات ہے جب آپ کسی بورڈ کو independent بنا دیں گے کہ وہ اپنے فیصلے خود کرتا پھرے تو پھر آپ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ وہ انصاف سے چلیں گے، پھر ہم اس پر کیسے یقین کر لیں کہ وہ کوئی من مانی نہیں کریں گے، پھر ہم یہ کیسے یقین کر لیں کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی نااہل لوگوں کو بھرتی نہیں کر لیں گے اور مراعات دیتے ہوئے انصاف کو نہیں دیکھیں گے اور اپنے من پسند اور پسندیدہ لوگوں کو جو دل چاہے گا مراعات بھی دیں

گے۔ اس میں check and balance رکھنے کے لئے، اس سسٹم کو ٹھیک رکھنے اور اس میں سدھار رکھنے کے لئے اس clause میں اس چھوٹی سی amendment کو اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ براہ مہربانی اس پر نظر ثانی کی جائے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس کو نظر انداز کر دینا ایک بہت ہی important بات سے نظر چرانے اور در گزر کرنے والی بات ہے میرے نزدیک یہ سب سے important point ہے اس پر ضرور نظر ثانی کی جائے۔

جناب سپیکر: یقیناً یہ important point ہے لیکن جب آپ اس کا جواب سنیں گے تو پھر بتانا۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں important point transparency ہے کہ فرد واحد پر completely rely نہ کیا جائے اور اس پر check and balance بڑا important ہے کیونکہ آپ کسی بھی set up میں دیکھ لیں کہ جہاں one man show نظر آیا ہے وہاں problems آئی ہیں اور پورے کا پورا سسٹم collapse کر گیا ہے اسی لئے ہماری یہ request ہے کہ یہ one man show کی روایت ختم کی جائے اور check and balance کا سسٹم ضرور apply کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! one man show ختم کریں اور انہیں جلدی سے بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے اپوزیشن کے معزز اراکین سے انتہائی ہمدردی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک طرف تو یہ فرمایا ہے کہ بورڈ کو اپنے اختیارات میں شتر بے مہار نہیں ہونا چاہئے۔ ایک تو یہ ہے کہ بورڈ میں 10 members ہیں اور ان میں سے 3 members اس معزز House سے ہوں گے لہذا وہ فرد واحد نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سے پہلے جہاں جہاں پر بھی گورنمنٹ کے role کا ذکر تھا تو انہوں نے وہاں وہاں پر کہا کہ دیکھیں بورڈ کے اختیارات کو سلب کیا جا رہا ہے یہ تو فرد واحد کا role قائم کیا جا رہا ہے۔ اس وقت یہ کہہ رہے تھے کہ گورنمنٹ کا role فرد واحد کا role ہو گا اب یہاں پر بورڈ کے خلاف کہہ رہے ہیں کہ بورڈ کا role فرد واحد کا role ہو گا، دراصل بات یہ ہے کہ انہوں نے time گزارنا ہے، اس میں فرد واحد والی کوئی بات نہیں ہے اس کے 10 members ہیں لہذا یہ فرد واحد نہیں ہے۔

MR. SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (1), after the word "Board". Appearing in line 1, the expression "with prior approval of the Government", be inserted.”

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Now, the second amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col(Retd) Muhammad Abbas Ch, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi.

Since this amendment is substantially identical to amendment which has been lost therefore the same is inadmissible under rule 106(b) and 198(4) and it is ruled out of order.

Now the question is:

“That clause 14 of the Bill do stand part of the Bill.’’

(The motion was carried)

CLAUSE-15

MR. SPEAKER: Now, clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That clause 12 of the Bill do stand part of the Bill.’’

(The motion was carried)

CLAUSE-16

MR. SPEAKER: Now, clause 16 of the Bill is under consideration. Since there are three amendments in it. The first amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col(Retd) Muhammad Abbas Ch, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi.

Who is to move it?

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر فائزہ اصغر: جناب سپیکر! move کرنے سے پہلے میں یہ چاہوں گی کہ اگر کسی amendment کے بارے میں treasury benches interested نہیں ہیں تو میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔ آپ پہلے کورم پورا کروائیے کیونکہ جب لوگ ہی نہیں ہیں تو ہم نے کس کو سنانا ہے؟

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ اب mover اپنی amendment move کریں۔

مسودہ قانون پنجاب نجکاری بورڈ مصدرہ 2010

(۔۔۔جاری)

DR FAIZA ASGHAR: I move:

> "That in clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (3), in Para (a), after the word "privatization" appearing at the end, the word "process" be inserted.

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That in clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (3), in Para (a), after the word "privatization" appearing at the end, the word "process" be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose:

جناب سپیکر: oppose کیا گیا ہے۔ جی، محترمہ! شروع کریں۔

ڈاکٹر فائزہ اصغر: جناب سپیکر! privatization ایک ایکٹ ہے اور اُس کا ایک پورا process ہوتا ہے۔ صرف ایک لفظ کے ساتھ پوری privatization نہیں ہو جاتی۔ یہاں پر میں جس clause کی بات کر رہی ہوں اُس میں لکھا ہوا ہے کہ a substantial interest in the privatization تو اب اگر اس کے آگے process لکھ دیا جائے تو اِس سے ایک تو انگلش proper ہو جاتی ہے، sentence مکمل ہو جاتا ہے اور اس سے یہ بھی پتا لگتا ہے کہ کوئی بھی conflict پورے process میں کسی بھی جگہ نہ ہو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس amendment سے صرف confusion ہو سکتی ہے لیکن کوئی clarity نہیں آئے گی۔ جو definition دی گئی ہے اُس میں معاملہ بالکل clear ہے۔

MR. SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in clause 16 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (3), in Para (a), after the word "privatization" appearing at the end, the word "process" be inserted."

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Next two amendments are from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi.

Since the amendments are substantially identical to the amendment which has been lost, therefore, the same is inadmissible under rule 106(b) and 198(4) and it is ruled out of order.

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! kindly انگریزی کو بہتر کروالیں۔

جناب سپیکر: کس کو بہتر کروانا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! انگریزی کی sense بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ privatization ایک عمل ہے جس کے لئے ہم کہہ رہے ہیں کہ پورے عمل کی completion کروالیں۔

MR. SPEAKER: Now the question is:

"That clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 17

MR. SPEAKER: Now clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 18

MR. SPEAKER: Now clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 19

MR. SPEAKER: Now clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 20

MR. SPEAKER: Now clause 20 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd)

Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MRS. SAMINA KHAWAR HAYAT: Sir, I move:

> "That in clause 20 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (2), after Para (f), the following new Para (g) be added:
>
> (g) any funds already lying in the account of the Board to be dissolved consequent upon the coming into force of this Act."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That in clause 20 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (2), after Para (f), the following new Para (g) be added:
>
> (g) any funds already lying in the account of the Board to be dissolved consequent upon the coming into force of this Act."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Sir, I oppose:

MR. SPEAKER: Opposed and mover to now start discussion.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جیسا کہ آرٹیکل 20 میں اس بورڈ کے فنڈ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اثاثے بیچ کر حکومت کے لئے already اس بورڈ میں پیسے اکٹھا کرنے ہیں تو اس بورڈ کو چلانے کے

لئے کیا وہ حکومت سے پیسے لے گا؟ لہذا ہم نے یہ proposal دی ہے کہ اس بورڈ کے پاس already رکھے گئے جو فنڈز اکٹھے ہوئے ہیں، وہ فنڈز اس نئے بورڈ کو ٹرانسفر کر دیئے جائیں۔ جیسا کہ آرٹیکل 3-A میں mention کیا گیا ہے کہ جب وفاقی کمیشن بنایا گیا تھا تو انہوں نے بھی notification کے تحت بنائے گئے کمیشن کو cash اور bank balance ٹرانسفر کر دیئے تھے لہذا ہماری بھی یہی تجویز ہے کہ ان کے پاس جو پرانے فنڈز موجود ہیں وہ اس نئے بورڈ کو ٹرانسفر کر دیئے جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ جو نیا بورڈ بنا رہے ہیں تو پرانے بورڈ کے پاس رکھے گئے فنڈز نئے کو ٹرانسفر کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پہلا بورڈ جو already exist کرتا ہے وہ ایک انتظامی حکم کے تحت بنایا گیا ہے۔ جب اُس کو ایک انتظامی حکم کے تحت dissolve کیا جائے گا تو اُس کے فنڈز administrative order کے تحت ہی نئے بورڈ کو ٹرانسفر ہو جائیں گے لہذا اس کے لئے نئی قانون سازی کی ضرورت نہیں ہے۔

MR. SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in clause 20 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (2), after Para (f), the following new Para (g) be added:
>
> (g) any funds already lying in the account of the Board to be dissolved consequent upon the coming into force of this Act."

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Now the question is:

"That clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-21

MR.SPEAKER: Now clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-22

MR.SPEAKER: Now clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-23

MR.SPEAKER: Now clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-24

MR.SPEAKER: Now clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-25

MR. SPEAER: Now, clause 25 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhamamd Abbas Ch., Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina

Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

MR.MUHAMMAD SHAFIQ KHAN: Sir, I move:

> "That in clause 25 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (3), after the words "session of the Assembly" appearing at the end, the words "for discussion" be added.

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That in clause 25 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (3), after the words "session of the Assembly" appearing at the end, the words "for discussion" be added

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔ میں محسن لغاری صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ discussion کے لئے in House طریق کار under rule 133 of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab کے تحت ہوتا ہے اس کے لئے legislation بالکل unnecessary ہوگی اور یہ ویسے بھی amendment اسمبلی رولز کو hit کرتی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ اس کو withdraw کرلیں۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں اگر کوئی technical مسئلہ ہے جیسا میں نے کہا کہ ہماری کوشش تو اس کو بہتر کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اگر ہماری طرف سے oversight ہوگئی ہے اور کوئی ایسی چیز ہے کہ جس کو سپیکر نے determine کرنا ہے۔ ہمارا مقصد تو یہ تھا کہ رپورٹیں تو ہر وقت پیش ہوتی رہتی ہیں۔ آج بھی تین رپورٹیں پیش ہوئی ہیں لیکن اس پر discussion کبھی نہیں ہوئی۔ ہم چاہتے تھے کہ جب ہم Privatization Board بنا رہے ہیں تو ہمیں بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بولیں آپ argue کر لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں تو آپ کو اپنا point of view دے رہا ہوں کہ اس کو ہم کس لئے لائے تھے۔ جیسا کہ وزیر قانون صاحب فرما رہے ہیں اور section 133 کا حوالہ دے رہے ہیں۔ section 133 کہتا ہے کہ:

> After report referred to in rules 130, 131 and 132 is laid in the House.
>
> Rule 130.- Report on the Council of Islamic Ideology and other reports required to be laid in the House, under any law for the time being in force, shall be so laid by a minister.

تو جس وقت یہ lay ہو جائیں گی۔

The Speaker shall fix a day for discussion.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): یہ سپیکر نے fix کرنا ہے۔ اس میں legislation نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اجازت دے رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اگر اس میں کوئی technical غلطی ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔ ہم اپ کی بات سنتے ہیں۔

جناب محمد شفیق خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس کلاز میں ہم نے یہی تجویز کیا ہے کہ اسمبلی میں جو رپورٹ privatization کے متعلق پیش کی جائے گی اس پر discussion ضروری ہے اس لئے تمام ممبران کی رائے کو سننا چاہئے اور اس قانون کے اغراض و مقاصد کو تب ہی حاصل کیا جا سکتا ہے جب اس معزز ایوان میں معزز ممبران اپنی آراء دیں گے۔ میں نے اس لئے یہ تجویز دی تھی کہ جس طرح آج یہ تین یا چار رپورٹس اسمبلی میں پیش ہوئی ہیں اگر ان کے لئے کوئی وقت رکھ لیا جائے اور

اس پر تھوڑی بہت discussion ہو جائے تو ممبران کی طرف سے اچھی آراء آ سکتی ہیں۔ میری استدعا ہے کہ اس ترمیم کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے اور میں question put کر دیتا ہوں۔

The amendment moved and the question is:

"That in clause 25 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (3), after the words "session of the Assembly" appearing at the end, the words "for discussion" be added,

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Now, the question is:

"That clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-26

MR. SPEAKER: Now, clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-27

MR. SPEAKER: Now, clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-28

MR. SPEAKER: Now, clause 28 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That in clause 28 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies in Para (b), after semi-colon the word "or" shall be inserted and in Para (c), the semi-colon and the word "or" shall be substituted by a full-stop and Para (d) shall be omitted."

MR. SPEAKER: The motion move is:

"That in clause 28 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies in Para (b), after semi-colon the word "or" shall be inserted and in Para (c), the semi-colon and the word "or" shall be substituted by a full-stop and Para (d) shall be omitted."

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! I do not oppose میں کورم پوائنٹ آؤٹ کر رہی ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے اور کورم مکمل ہے۔ کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون پنجاب نجکاری بورڈ مصدرہ 2010

(جاری۔۔۔)

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That clause 28 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies in Para (b), the word "or" be added after the semi-colon. In Para (c) the semi-colon and the word "or" be substituted with a full-stop and Para (d) be omitted."

The amendment moved and the question is:

"That clause 28 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies in Para (b), the word "or" be added after the semi-colon, in Para (c) the semi-colon and the word "or" be substituted with a full-stop and Para (d) be omitted."

(The motion was carried)

MR. SPEAKER: Now, the question is:

"That clause 28 of the Bill as amended do stand part of the Bill.''

(The motion was carried)

CLAUSE-29

MR. SPEAKER: Now, clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

ADDITION OF NEW CLAUSE 29-A

MR. SPEAKER: The addition of new clause 29-A. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch Ammar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col.(Retd) Muhammad Abbas Ch, Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed

Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔جناب سپیکر!

Sir, I move

That after clause 29 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, the following new clause (29-A) be added:

"(29-A) The Board shall, within 30 days of the completion of each privatization transaction, publish in the official Gazette:

(a) summary description of the transaction including names and address of the contracting party;

(b) The Consultants advising the Board on the transaction; and any other matter relating to transaction considered appropriate by the Board."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That after clause 29 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, the following new clause (29-A) be added:

"(29-A) The Board shall, within 30 days of the completion of each privatization transaction, publish in the official Gazette:

(c) summary description of the transaction including names and address of the contracting party;

(d) The Consultants advising the Board on the transaction; and any other matter relating to transaction considered appropriate by the Board."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFEARS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ محترمہ! شروع کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کیا شروع کریں ہر چیز کو تو oppose ہی کیا جا رہا ہے۔ یہ بہت سیدھی سادھی سی amendment ہے جس میں ہم نے بہت solid اور اچھا مشورہ دیا ہے۔ میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ Federal Privatization Ordinance میں بھی یہ چیز شامل ہے۔ ہم نے کوئی نئی بات نہیں کی بلکہ already Federal کے بل میں یہ چیز شامل ہے۔ ہم نے اس میں یہی استدعا کی ہے کہ privatization within 30 days کی transaction کو official Gazette میں تشہیر کر دی جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جو بھی transaction ہوئی ہے اور جس بھی پارٹی کے ساتھ ہوئی ہے اگر اس پارٹی کا نام اور پتا Gazette میں شامل ہو کر مشتہر ہو جائے گا تو ایک تو سب کو اس کے بارے میں information آ جائے گی، ہر ایک کو اس بارے میں پتا بھی چل جائے گا اور اس سے transparency کا عمل بھی برقرار رہے گا۔ Federal کے آرڈیننس میں جو بات کی گئی ہے میں وہ بھی آپ کے گوش گزار کر دیتی ہوں باقی جنگل کے بادشاہ کی مرضی ہے جو مرضی کرے۔ میرے پاس فیڈرل کے آرڈیننس کی کاپی ہے میں پڑھ دیتی ہوں یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ جب فیڈرل نے اس کو شامل کر لیا ہے تو یہاں پر بھی شامل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

The Commission shall, within 30 days of the completion of each privatization transaction, publish by notice in the official Gazette.

اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

Summary description of the transaction including name and address of the contracting party

یہ اس آرڈیننس میں لکھا ہوا ہے اور(b) میں ہے کہ:

The Consultants advising the commission on the transaction and any other matter to the transaction considered appropriate by the commission.

جناب والا! میرے ہاتھ میں یہ فیڈرل کا آرڈیننس ہے اس میں ہم نے ایسی کوئی انہونی بات نہیں کی کہ اس کو اٹھا کر بالکل رد کر دیا جائے اور اس کو بالکل مانا ہی نہ جائے۔ یہ تو ان کی مرضی ہے اور ان کے ہاتھ میں سارا کچھ ہے۔ اگر آپ کی اجازت ہو کیونکہ تمام ممبران بور ہو رہے ہیں تو چند اشعار ان کی نذر کر دوں اگر آپ اجازت دیں، یہ ذرا خوش ہو جائیں گے اگر آپ اجازت دیں گے۔ ذرا ہاں کر دیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ جو شعر پڑھیں گی تو پھر اس کے جواب میں بھی شعر پڑھے جائیں گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ ان کو اس بارے میں problem ہو اس لئے یہ شعروں کو چھوڑیں میں صرف انہیں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر انہوں نے اس بل کی 29(4) پڑھی ہوتی تو ان کو یہ ترمیم پیش کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی۔ ہم نے جو legislation کی ہے وہ جنگل ہو یا ملک، ہم نے اس بادشاہ کو کنٹرول کرنے کے لئے کی ہے کیونکہ پچھلے زمانے میں اس جنگل میں ایک ڈاکو ہوا کرتا تھا اس نے اس صوبے کے 72 assets اسی طرح سے فروخت کر دیئے تھے اس لئے ہم نے یہ legislation کی ہے اب اپنی مرضی کوئی نہیں کر سکے گا۔

جناب سپیکر: اب ہم question put کرتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! رانا صاحب کے طنز میں بات خراب ہو جاتی ہے اس لئے میری ان سے دست بستہ گزارش ہے کہ اگر طنز نہ کریں، طنز کے بغیر اگر معاملہ چلتا رہے تو زیادہ اچھا رہے گا۔

جناب سپیکر: انہوں نے نام نہیں لیا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں ہم نے گزارش کی ہے اور انہوں نے ہماری ممبر کو interrupt کر کے کہا۔ انہوں نے 29 میں کوئی چیز واضح نہیں کی۔

جناب سپیکر: آپ 29(4) پڑھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! 29(4) میں کوئی چیز واضح نہیں کی گئی بلکہ ایک مبہم سی بات کی گئی ہے۔ ہم نے تو اس کو واضح کیا ہے اور قانون وہ اچھا ہوتا ہے جو ہر چیز کو واضح کر کے سامنے لائے۔ انہوں نے 29(4) میں لکھا ہے کہ:

> The Board shall also publish all the processes of privatization including availability of the property for privatization on its website and website of the Government.

وہ تو کہہ رہا ہے کہ پراپرٹی بتائے گا کہ کون کون سی ہے، اس کی تشہیر کرے گا۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جب privatization کا process ہو جائے تو یہ بتایا جائے کہ کس نے خریدی، کون consultant تھا اور کتنے میں خریدی؟ ہم اس کی تفصیل مانگ رہے ہیں کہ within 30 days summary description of the transaction including name and address of the contracting party; اسے کس نے خریدا ہے اور کن لوگوں نے اس پر advise کیا ہے؟ انہوں نے ایک عام سی بات کی ہے کہ کلاز 29 میں ہم advertise کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اب اس پر تو میں افسوس کا اظہار ہی کر سکتا ہوں کہ وہ پڑھنے کے باوجود بھی سمجھنے سے انکاری ہیں۔ یہ 29(4) ہے کہ The Board shall also publish all the processes تو کیا all processes میں کوئی چیز باقی رہ جاتی ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر اس طرح کرنا ہے تو پھر قانون ہی نہ بنائیں بلکہ سیدھا لکھ دیں کہ The Government shall do as it pleases اور اس میں سارا کچھ ہی cover ہو جائے گا۔ یہ قانون اسی لئے تو بنائے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس پورے قانون میں کچھ نہ لکھتے، یہ 72 صفحے نہ چھاپتے اور ایک جملہ ہی لکھ دیتے کہ The Government can do as it pleases بات ہی ختم کر دیتے۔ بات یہ ہے کہ یہ چیزیں واضح کی جاتی ہیں۔ اچھا قانون وہ ہوتا ہے جو واضح کر کے چلے۔ All کے ساتھ آپ نے ایک general سی statement دی اور اس کے ساتھ کہا کہ ہر چیز اس پر cover ہو گئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ قانون کے بعد rules بھی بنتے ہیں اور اس قسم کی وضاحتیں rules میں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: اب میں اس کو پڑھتا ہوں۔

The amendment moved and the question is:

"That after clause 29 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, the following new clause (29-A) be added:

"(29-A) The Board shall, within 30 days of the completion of each privatization transaction, publish in the official Gazette:-

(e) summary description of the transaction including names and address of the contracting party;

(f) The Consultants advising the Board on the transaction; and any other matter relating to transaction considered appropriate by the Board."

(The motion was lost.)

CLAUSE-30

MR.SPEAKER: Now, clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-31

MR.SPEAKER: Now, clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-32

MR.SPEAKER: Now, clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-33

MR.SPEAKER: Now, clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-34

MR.SPEAKER: Now, clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-35

MR.SPEAKER: Now, clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-36

MR.SPEAKER: Now, clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-37

MR.SPEAKER: Now, clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-38

MR.SPEAKER: Now, clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-39

MR.SPEAKER: Now, clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 39 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-40

MR.SPEAKER: Now, clause 40 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhamamd Abbas Ch., Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

MR. SHER ALI KHAN: Sir, I move:

> "That in clause 40 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (1), after the word "incident", appearing in line 3, the words "or ancillary" be inserted."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That in clause 40 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (1), after the word "incident", appearing in line 3, the words "or ancillary" be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

جناب شیر علی خان: یہ جو clause 40 ہے اس میں information کے متعلق ہے کہ:

> The Board may call for any information required by or carrying out the purpose of this Act, from any person

involved directly or indirectly in privatization activities or any matter incidental or consequential thereto.

جناب سپیکر! consequential کی تو سمجھ آگئی ہے لیکن incidental means یہ incident سے related ہے and it says striking or impugne liable to occur is naturally attached. ہم نے جو propose کیا ہے اس کی جگہ after this word "or ancillary" add کیا جائے۔ Now, what is ancillary? Law dictionary کے مطابق اس میں کہتا ہے کہ:

Supplementary, subsidiary, subordinate, subservient, ministering.

تو یہ clause ہے یہ vague اس طرح ہے کہ incidental and consequential کو آپ نے address کر لیا لیکن جو ancillary معاملات ہیں ان کو یہ address نہیں کرتی تو لہذا یہ صرف اگر اس میں add کر لیا جائے تو میرا خیال ہے۔could be better now.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو legal language ہے اس میں incidental and consequential ہی جو ہے وہ استعمال ہوتا ہے اور یہ شیر علی صاحب کی جو dictionary میرے خیال میں outdated ہے یہ نئی خرید لیں۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس Oxford کی یا کون سی ڈکشنری ہے؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ چیمبر کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، چیمبر کی ہے۔ law dictionary اسمبلی کی ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! جی، یہ میں نے اسمبلی کی لائبریری سے لی ہے۔

MR. SPEAKER: You should consult law dictionary also.

MR. SHER ALI KHAN: This is the law dictionary.

MR.SPEAKER: I thinks I should proceed. The amendment moved and the question is:

"That in clause 40 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in sub-clause (1), after the word "incident", appearing in line 3, the words "or ancillary" be inserted."

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Now, the question is:

"That clause 40 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-41

MR. SPEAKER: Now, clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 41 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-42

MR. SPEAKER: Now, clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in, the question is:

"That clause 42 of the Bill do stand part of the Bill.''

(The motion was carried)

CLAUSE-43

MR. SPEAKER: Now, clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in, the question is:

"That clause 43 of the Bill do stand part of the Bill.''

(The motion was carried)

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت 15 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج دو گھنٹے کے لئے بحث بھی رکھی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، مجھے اس تک پہنچنے دیں اس کے بعد آپ نشاندہی کریں۔

CLAUSE-44

MR. SPEAKER: Now, clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in, the question is:

"That clause 44 of the Bill do stand part of the Bill.''

(The motion was carried)

CLAUSE-45

MR. SPEAKER: Now, clause 45 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in, the question is:

"That clause 45 of the Bill do stand part of the Bill.''

(The motion was carried)

CLAUSE-46

MR. SPEAKER: Now, clause 46 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in, the question is:

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری سمجھ کے مطابق clause 46 کے لئے legal and technical issue ہے۔ بار بار آپ نے ہماری amendments کو under rule 106 (b) and 194 کے تحت vote out کیا ہے۔ rule 106 کہتا ہے کہ:

The following conditions shall govern the admissibility of an amendment.

اور rule 106(b) کہتا ہے کہ:

An amendment shall not be inconsistent with any previous decision of the Assembly on the same question.

اور rule 194 کہتا ہے کہ:

Repetition of a motion. (1) Except as otherwise provided in these rules, a motion shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session.

جناب سپیکر! اسی بات پر آپ ہماری بات کو reject کر دیتے ہیں۔ میں کچھ دن پیچھے آپ کی یادداشت کو لے کر جاتا ہوں جس دن دانش سکول کا Law پاس ہو رہا تھا اس میں ہم نے addition دی تھی۔

Addition of New Clause 22-A. "Removal of difficulties". After clause 22 the following 22-A shall be added:

"(22-A) if any difficulty arises in giving effect to any of the provisions of this Act, the Government may, in consultation with an authority gives such directions are not consistent with the set provision as it may consider necessary for the removal of such difficulties."

اور آج ہم کیا کہہ رہے ہیں، وہی کچھ کہہ رہے ہیں۔

If any difficulty arises in giving effect the government may make such orders not inconsistent with the provisions of this Act, as may appear necessary for the removal of this difficulty.

اسی سیشن کے دوران ہماری removal of the difficulties والی amendment کو اس House نے vote out کر دیا کہ یہ نہیں ہونی چاہئے۔ آج جب دوبارہ وہ اس سیشن کے درمیان آئی ہے۔ مجھے تو انگریزی سے یہی سمجھ آئی ہے اس کا کوئی قانونی نکتہ ہو گا تو لاء منسٹر صاحب مجھے اس کا قانونی نکتہ ضرور بتائیں۔ میں پھر سے پڑھتا ہوں except as other repetition of a motion اس سیشن کے دوران یہ جو ابھی سیشن چل رہا ہے یہ جب تک ختم نہیں ہوتا یہ removal of difficulties جو ہیں یہ کسی Law کے تحت نہیں آ سکتیں۔

MR. SPEAKER: No, that was different Bill.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! same session کہا ہے same Bill تو نہیں کہا۔

جناب سپیکر: میں overrule کرتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ مجھے اس کی انگریزی بتا دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ جس طرح پڑھ رہے ہیں مجھے بھی خود نہیں آتی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں پھر سے پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے پڑھ لیا ہے۔ یہ بل اور ہے وہ بل اور ہے۔ وہ اس کے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! سیشن تو وہی ہے۔

MR. SPEAKER: No. You can't agitate at this stage. I rule it out.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کی اس پر کیا ruling آئی ہے؟

جناب سپیکر: میں آپ کو مکمل ruling بھی دے دوں گا لیکن یہ بل اور ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہر بل کی اپنی formation ہوتی ہے۔ ایک بل دوسرے بل کی formation پر rely نہیں کر سکتا۔ That was another Bill. This is another Bill. ہر بل کی اپنی formation ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: تو پھر اس میں یہ الفاظ لکھے ہونے چاہئیں تھے ناں the same Bill in same session.

جناب سپیکر: same سیشن میں وہ بل اور تھا یہ بل اور ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! rules کے اندر Bills کی تفریق نہیں کی گئی۔ بار بار یہ ambiguities آرہی ہیں اور ہم بار بار آپ کو یہ کہتے ہیں کہ مہربانی کر کے rules کو revise کر دیں۔ مجھے اس پر آپ کی ruling چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو بتا چکا ہوں لیکن اگر آپ ruling چاہیں گے تو میں مکمل طور پر تفصیلی ruling بھی آپ کو دے دوں گا۔ میں reserve کرتا ہوں میں آپ کو بعد میں دوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میں آپ کا شکر گزار ہوں گا کب تک بتادیں گے ؟

جناب سپیکر: جی، اسی سیشن میں، میں آپ کو ٹائم بعد میں بتادوں گا۔

Now, clause 46 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 46 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-47

MR. SPEAKER: Now, clause 47 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 47 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

ADDITION OF NEW CLAUSE 47-A

MR. SPEAKER: The addition of new clause 47-A. The amendment is from:

محترمہ آمنہ اُلفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR. SPEAKER: No, no, when I am speaking, no point of order.

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! کورم پورا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ نہیں کہہ سکتے۔ آپ یہ بات چھوڑیں۔ انہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے کارروائی کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔اور آدھا گھنٹہ وقت بڑھایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جناب والا! یہ بار بار کورم کی نشاندہی کیوں کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ It is legislation(قطع کلامیاں)

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جناب والا! یہ بار بار کورم کی نشاندہی کر رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔Addition of new clause 47(A)(قطع کلامیاں) دیکھیں legislation ہو رہی ہے، کیا کر رہے ہیں آپ؟ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! یہ rules کے ساتھ مذاق نہ کریں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں بات کرتا ہوں۔ آرڈر پلیز۔ محترمہ! آرڈر. I say order دیکھیں کورم کی نشاندہی کرنا ممبر کا حق ہے وہ آپ infringe نہیں کر سکتے۔ کورم کو پورا کرنا یا رکھنا یہ حکومت کا کام ہے، یہ آپ کا کام ہے آپ پورا رکھیں گے تو آپ کی کارروائی آگے بڑھے گی۔ نہیں کریں گے تو آپ کی مرضی۔

محترمہ غزالہ رضارانا: جناب والا! بار بار کورم کو point out نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! یہ rules کے ساتھ مذاق نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ مذاق خود بن رہے ہیں۔

مسودہ قانون پنجاب نجکاری بورڈ مصدرہ 2010

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ amendment تو move کریں۔

MR. SPEAKER: Order please, order. Addition of new clause 47-A. The amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col (Retd) Muhammad Abbas Ch., Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

MRS. SEEMAL KAMRAN: Sir, I move:

> “That after clause 47 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, the following new clause (47-A) be added:
>
> "(47-A) Liability of the Provincial Government under this Act be limited to the extent of its assets in the Board."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That after clause 47 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, the following new clause (47-A) be added:

"(47-A) Liability of the Provincial Government under this Act be limited to the extent of its assets in the Board."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو کلاز 47 ہے۔

The provision of the Act shall have effect notwithstanding anything contained in any other law.

اور اس میں جو ہم نے propose کیا ہے Act to overwrite the law (قطع کلامیاں)

جناب! House کو in order کر دیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

محترمہ سیمل کامران: جناب! ہم نے propose کیا ہے کہ اس کے next میں یہ clause add کی جائے جس میں یہ کہا جائے کہ:

Liability of the Provincial Government under this Act shall be limited to the extent of its assets in the board.

جناب والا! میں اس میں فیڈرل گورنمنٹ کا بھی حوالہ دوں گی جس کی کل وزیر قانون نے بھی بات کی تھی۔ اس کی جو کلاز 45 ہے۔ اس میں بھی وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ

The liability of the Federal Government under this Ordinance shall be limited to the extent of its assets in the Commission.

جناب والا! اس میں بات یہ ہے، یہ ایک fact ہے کہ جب بھی کوئی کہیں problem occur کرتی ہے یا کہیں کسی بندے سے کوئی غلط کام ہو جاتا ہے تو اس کی جو compensation ہے وہ اپنے اثاثے بیچ کر اس کو compensate کرتا ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ سیمل کامران: ان 72 اثاثوں کو 1997 میں ایک notification کے ذریعے بیچ دیا تھا۔ میں اس بات سے اتفاق کرتی ہوں لیکن at the same time یہاں پنجاب میں بھی ایسی صورتحال ہے کہ ایک ہزار ایکڑ چولستان کی جو زمین ہے وہ بھی سننے میں آرہا ہے کہ وہ بھی بیچ دی گئی ہے۔ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ معزز ممبران میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے ترمیم آئی ہے اس کا جواب وزیر صاحب نے دینا ہے مہربانی فرما کر آپ ان کی بات سننے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: میں یہاں پر یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جیسے انہوں نے خود ہی تمام بورڈ کو بے لگام کر دیا ہے کہ اگر ہم نے یہ propose کیا ہے کہ یہ بورڈ جو professionals hire کرے گا وہ گورنمنٹ کی consultation سے کرے تو .They said no اگر ہم نے یہ کہا ہے کہ applications call کریں bids invite کریں tender call کریں۔ ایک process ہم نے ان کو بتانا چاہا ہے .They said no گورنمنٹ کی یہ کسی چیز میں involvement نہیں چاہتے ہیں تو اس صورت میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ:

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذر و دلق اویس چادر زہرا

جناب والا! ہم نے یہ amendment اس لئے propose کی ہے کہ کہیں کل کو وہ نوبت نہ آجائے کہ جس وقت اس بورڈ کی کوئی problem کوئی discrepancy سامنے آتی ہے تو اس کو compensate کرنے کے لئے گورنمنٹ آف دی پنجاب کے assets جو اس بورڈ کی تحویل میں نہیں ہیں ان کو استعمال کیا جائے۔ اس ترمیم میں ہم یہی گزارش کر رہے ہیں کہ اس بورڈ کے جو assets ہیں اس کو ادھر تک ہی limit کر دینا چاہئے۔ ان کو limitize کر دیں کل کو کہیں بھی کوئی problem آتی ہے، کوئی مصیبت آتی ہے، کوئی discrepancy ہوتی ہے اور کوئی بدعنوانی ہوتی ہے تو ان کی تحویل میں ان کی jurisdiction میں جو اثاثے ہیں وہ ان کو utilize کریں۔ بے شک

وہ انہیں بیچیں یا رکھیں لیکن وہ اپنے ہر problem کے جواب میں اپنے اثاثے استعمال کریں- میں اس کے لئے یہ مثال دینا چاہتی ہوں کہ اگر ایک گھر میں چار بھائی ہوتے ہیں اور ایک بھائی bankrupt ہو جاتا ہے جس طرح پاکستان کا حال ہے کہ پنجاب سندھ سرحد اور بلوچستان میں سے اس وقت صوبہ پنجاب جو بڑا بھائی اور ہمیشہ ہر ایک کو دیتا رہا ہے اور ہمیشہ دینے والا ہاتھ رہا ہے آج وہ خود بھی crisis کا شکار ہے- اس صورتحال میں یہ نہیں ہونا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

مجھے بات کر لینے دیں نہیں تو میں بیٹھ جاتی ہوں اور آپ بات کر لیں- میں نے اپنی بات کرنی ہے-

جناب سپیکر: No cross talk please. جی، محترمہ! Carry on

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اسی طرح کی situation نہ صرف صوبوں میں آتی ہے بلکہ وہ اداروں کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے۔ یہ circumstances وہاں بھی create ہو سکتے ہیں لہذا ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے بہتر یہی ہو گا کہ اس بورڈ کی limitations decide کر لی جائیں اور انہیں ایک limit دے دی جائے کہ وہ صرف اپنے اثاثوں پر حق جمائے گا اور اگر اسے کوئی problem ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی اثاثوں کو utilize کر کے کسی کو compensation دینی ہے تو دے گا لیکن اس کا حکومت پنجاب کے کسی ایسے اثاثے پر کوئی حق نہیں ہو گا جو اس کی تحویل میں نہیں ہے- شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بورڈ پرائیویٹ یا پبلک کمپنی نہیں ہے جو پرائیویٹ کمپنیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے کہ اس میں کوئی limited liability کی بات ہے- یہ law کے تحت وجود میں آئے گا اور یہ corporate entity ہے اس لئے اس میں limited liability کا معاملہ اٹھایا ہی نہیں جا سکتا-

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا وفاقی ادارہ پرائیویٹائزیشن کمیشن ایک لمیٹڈ کمپنی ہے؟ اس میں یہ safeguard رکھنا چاہئے اور اچھا قانون اسی طرح ہو گا-

جناب سپیکر: رانا صاحب! پھر گپ شپ لگا لیں پہلے ذرا ان کو موقع دیں- وہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا وفاقی ادارہ لمیٹڈ کمپنی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بورڈ corporate entity ہو گا اور اپنے معاملات کا خود ذمہ دار ہو گا- یہ کوئی پرائیویٹ لمیٹڈ یا پبلک لمیٹڈ کمپنی یا کمپنیز آرڈیننس کے تحت معرض وجود میں نہیں آ رہا بلکہ ایک قانون کے تحت یہ corporate body بنائی جا رہی ہے- Limited liabilities صرف ان کمپنیز میں ہوتا ہے جو کمپنیز آرڈیننس کے تحت رجسٹرڈ کروائی جاتی ہیں-

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر جو پرائیوٹائزیشن کمیشن وفاقی ادارہ ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اب اس میں بحث نہیں ہو سکتی- انہوں نے جو اپنا مؤقف بیان کیا ہے میں نے اس کا answer دے دیا ہے لہٰذا اب آپ اس پر question put کریں-

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

The amendment moved and the question is:

"That after clause 47-A of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, the following new clause (47-A) be added:

"(47-A) Liability of the Provincial Government under this Act shall be limited to the extent of its assets in the Board."

(The motion was lost)

CLAUSE-48

MR. SPEAKER: Now, clause 48 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 48 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-2

MR. SPEAKER: Now, clause 2 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it. The first amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan

Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col.(Retd.) Muhammad Abbas Ch., Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

MRS. KHADIJA UMAR: Sir, I move:

> "That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in Para (i), the words "of persons", appearing in line 2, be deleted."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in Para (i), the words "of persons", appearing in line 2, be deleted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے جو بل پیش کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ:

> The person includes an individual, partnership, trust, company, association of persons.

ایسوسی ایشن میں تمام چیزیں آتی ہیں یہ جانوروں یا کسی اور کی بات نہیں ہو رہی ہے بلکہ یہ انسانوں کی بات ہو رہی ہے اور ایسوسی ایشن پر انسان لائے جاتے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ ایسوسی ایشن میں

persons ایک extra word ہے لہذا ہماری یہ درخواست ہے کہ مہربانی کر کے اسے نکالا جائے اور خالی association ہی رکھا جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بہت ضروری ہے اس لئے اسے نہ نکالا جائے۔

جناب سپیکر: لگتا ہے کہ man of the match

The amendment moved and the question is:

"That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in Para (i), the words "of persons", appearing in line 2, be deleted."

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Now, the second amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col. (Retd.) Muhamamd Abbas Ch., Mr. Sher Ali Khan, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Amna Jehangir, Engineer Shahzad Elahi. Who is to move it?

MR. SHER ALI KHAN: Sir, I move:

"That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in Para (i), for the

word "entity", appearing in line 3, the word "personality" be substituted.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے move کی ہے اور بات آپ کریں گے۔ پھر میں ان کو کیا کہوں گا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کو کسی نے oppose نہیں کیا۔

جناب سپیکر: ابھی تو question ہی نہیں آیا۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

The motion moved is:

"That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in Para (i), for the word "entity", appearing in line 3, the word "personality" be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

جناب سپیکر: آپ نے کیسے کہہ دیا کہ oppose نہیں کیا۔ جی، شیر علی صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! شاید یہ پرانی ڈکشنری ہے جو میں نے پنجاب اسمبلی کی لائبریری سے borrow کی ہے اس میں شاید entity and personality کے meanings پرانے ہوں تو میں اس کے لئے معذرت چاہوں گا۔ میں پہلے وہ کلاز پڑھ دوں، clause-2 میں جو definitions کی ہیں اس کی (i) میں person کو define کیا گیا ہے۔

Person includes an individual, partnership, trust, company, association of persons, body corporate, body of individuals whether or not having separate entity, other than the Government.

جناب سپیکر! یہ person entity کیسے بن سکتا ہے؟ اس پرانی ڈکشنری کے مطابق، شاید 20th century میں entity بدل گئی ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس میں common sense ہی apply کریں۔اس ڈکشنری کو چھوڑیں۔.Let us apply common sense

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! entity شاید 20th century میں بدل گئی ہے لیکن پرانے زمانے میں یہ تھی کہ:

> Being or existing something that exists, is not a person, it can be anything in the table

آگے کہا گیا ہے کہ:

> Something can exist independently, the basis of essential nature of something, an abstraction.

اور personality کیا ہے؟ personality کی بہت لمبی definition ہے،جو relevant ہے میں وہ پڑھ دیتا ہوں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔اس میں یہ کہا گیا ہے کہ:

> Personality means the integrated organization of all psychological, intellectual, emotional and physical characteristics of an individual of that personality.

جب آپ person کو define کر رہے ہیں تو میری ناقص سمجھ کے مطابق وہ entity نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: بات سنیں، آپ خود ہی اپنی بات اور عقل کو ناقص کہہ رہیں ہیں، اس طرح تو پھر آپ کی negation یہیں پر ہی ہو گئی ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ عاجزی کا ایک طریقہ ہے۔I think شاید آج کل کے زمانے میں یہ لوگوں کو پسند نہیں ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس Act or Bill میں جو بھی الفاظ استعمال ہوں گے ان کی جو definition, definition clause میں دی جائے گی وہی relevant سمجھی جائے گی۔

MR. SPEAKER: Let’s proceed further now. The amendment moved and the question is:

> "That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Colonies, in Para (i), for the word "entity", appearing in line 3, the word "personality" be substituted."

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Now, the third amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan…

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم اپنی اس amendment کو withdraw کرتے ہیں۔

Mr. SPEAKER: withdrawn. Now, the question is:

> "That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

GENERAL AMENDMENT

MR. SPEAKER: There is a general amendment in the Bill. The amendment is from Law Minister and Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari. Who will move it?

MR. MUHAMMD MOHSIN KHAN LEGHARI: Sir, I move:

> "That the word "Chairman" occurring in clauses 2(c), 4 (2), 5 (f), 7, 10, 12, 15, 16, 17, 19(2), 21, & 41(2) of the Bill, be substituted with the word "Chairperson".

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That the word "Chairman" occurring in clauses 2(c), 4 (2), 5 (f), 7, 10, 12, 15, 16, 17, 19(2), 21, & 41(2) of the Bill, be substituted with the word "Chairperson".
>
> None is opposing anybody.
>
> The amendment move and the question is:

"That the word "Chairman" occurring in clauses 2(c), 4 (2), 5 (f), 7, 10, 12, 15, 16, 17, 19(2), 21, & 41(2) of the Bill, be substituted with the word "Chairperson".

(The motion was carried)

CLAUSE-1

MR. SPEAKER: Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR. SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration.

لغاری صاحب! میں حیران ہو رہا ہوں، یہ کیا مسئلہ بن رہا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس Preamble میں amendment لانے کا میرا مقصد یہ تھا کہ چونکہ لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ Preamble change نہیں ہو سکتا تو میں نے پھر سے جا کر ذرا کتابیں اٹھا کر دیکھنی شروع کیں۔ یہ M.M. Kaul کی ایک کتاب "Practice & Procedure of Parliament" ہے parliamentary practice پر اس کو ایک مستند کتاب سمجھا جاتا ہے تو اس کے صفحہ نمبر 535، لائن نمبر 2 میں کہا گیا ہے کہ:

A Preamble is subject to amendment like any other part of the Bill.

وزیر قانون صاحب کو میں نے اپنا وہ ایک point put across کرنا تھا کیونکہ انہوں نے اس دن کہا تھا کہ Preamble میں amendment نہیں آ سکتی۔ میں اسی لئے آج یہ amendment لایا تھا تاکہ میں نے جو تھوڑی سی research کی ہے وہ وزیر قانون صاحب کے ساتھ share کر سکوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر!اس دن میرا نقطہ نظر یہ تھا کہ Preambleپر آپ head noteکے اوپر اس طرح سے amendmentنہیں لاسکتے۔اس طرح تو پورے Billمیں جہاں جہاں پر اس کا ذکر ہوگا، وہاں وہاں پر پھر ہمیں جانا پڑے گا اور اس دن ان کی جو amendmentتھی وہ اس لحاظ سے incomplete تھی۔باقی لغاری صاحب نے جو کچھ ابھی فرمایا ہے، میں اس بارے میں ان کے ساتھ بیٹھ کر discussکرلوں گا لیکن سردست اگر یہ اس کو withdrawکرلیں تو بہتر ہوگا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جی، ٹھیک ہے۔جس طرح لاء منسٹر صاحب فرمارہے ہیں ویسے ہی کر لیں۔ہم اس کو withdrawکرلیتے ہیں۔

MR. SPEAEKR: Now, the question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Long Title of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Punjab Privatization Board Bill, 2010 be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Privatization Board Bill, 2010 be passed."

MRS. SEEMAL KAMRAN: I oppose.

MR. MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: I oppose.

جناب سپیکر: کیا آپ اس کو oppose کر رہے ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جی ہاں! ہم نے اس کو oppose کیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم نے اس معزز ایوان اور پنجاب کے عوام تک اپنی بات، اپنا نقطہ نظر پہنچانے کی کوشش کی ہے اور ہم نے اس حوالے سے اپنا case ڈٹ کر پیش کیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: ہم اس کو oppose کرتے ہیں، کل بھی کرتے تھے اور کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس پر in general بات نہیں کر سکتے، آپ کی جو amendments carry کی گئی ہیں ماسوائے ان کے آپ دیگر پر بحث نہیں کر سکتے۔ Sorry تشریف رکھیں۔ Now, I am putting the question. اب میں question put کرنا چاہتا ہوں۔

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Privatization Board Bill, 2010 be passed."

(The motion is carried)

(The Bill was passed)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ بل پاس ہو گیا ہے ہم اس کو جس حد تک oppose کر سکتے تھے ہم نے oppose کیا۔ ہم نے اپنی کوشش کر کے amendments دیں کہ اس بل کو کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے ان میں سے ہماری کچھ amendments لاء منسٹر نے accept کیں، ہمارے کہنے پر انہوں نے 3 بندے جن کی کوئی qualification نہیں دی گئی تھی اس کے اندر انہوں نے ہماری بات کو ڈالا، کہیں پر ہم نے انگریزی کی درستی کی تجاویز دی تھیں وہ انہوں نے مانیں تو میں لاء منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کہیں تو acknowledge کیا لیکن ہم اس بل کے بنیادی مقصد کے خلاف ہیں۔ ہم نے اپنا احتجاج رجسٹر کروایا، House کی majority نے اس کو پاس ضرور کر لیا لیکن ہم نے اس کی مخالفت ضرور کی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! I do appreciate کہ اپوزیشن نے اس legislation میں اور اس سے پہلی legislation میں بھی جو contribution کی ہے میں اس کو appreciate اور welcome کرتا ہوں اور اپوزیشن کے معزز اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح اس بل سے پہلے ہم نے ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کی amendments پر negotiate کیا اور ان میں سے جن چیزوں کو ہم take care کر سکتے تھے وہ ہم نے کیا، آئندہ بھی ہم جو بھی legislation لے کر آئیں گے اس پر اپوزیشن کی جو بھی amendments ہوں گی ان پر ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر discuss کریں گے اور discussion کے بعد جو چیزیں consensus کے ساتھ carry ہو سکیں گی ان کو carry کرتے رہیں گے۔ میں اپوزیشن کی اس contribution پر اپنی طرف سے بھی، گورنمنٹ کی طرف سے بھی اور Treasury Benches کی طرف سے بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں بھی اپوزیشن کی efforts پر انہیں یقینی طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شیخ صاحب! مجھے پھر آپ جان بوجھ کر کچھ اس طرف لے جانا چاہتے ہیں آپ کی مہربانی ہے میں اس کی طرف ہی آ رہا ہوں۔ فی الحال پندرہ منٹ time اور بڑھا دیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

جن دوستوں نے محنت کی ہے اور اس میں participate کیا ہے میں ان کو شاباش دیتا ہوں کورم point out کرنا ہر ممبر کا حق ہے۔ انہوں نے کورم پورا رکھا ہے ان کو بھی شاباش۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اب اس پر بہت کم بات کرنا چاہتا ہوں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کر دی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے مزید گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے مزید گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ کورم پورا ہے کارروائی شروع کی جاتی ہے اور وقت پندرہ منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔ جی، شیخ صاحب!

تحریک التواء پر بحث کرنے کے لئے قاعدہ 87 کے تحت اسمبلی کی کارروائی ملتوی کرنے کی تحریک

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے بہت مبارکباد کہ یہ ایک تاریخی بات ہے جو میں کرنے لگا ہوں جو کہ اس وقت لوگ سننا چاہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! پہلے میں پڑھتا ہوں۔ مورخہ 25۔جنوری 2010 کو شیخ علاؤالدین ایم پی اے نے معاشرے میں جہیز کی لعنت کی بناء پر خواتین کی شادی نہ ہونے کے بارے میں ایک تحریک التوائے کار نمبر 2010/13 پیش کی تھی جسے اسمبلی نے مورخہ 9۔فروری 2010 کو قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 87 کے تحت 2 گھنٹے کی بحث کے لئے منظور کر لیا تھا اور اس کے لئے آج کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ شیخ علاؤالدین صاحب! اپنی تحریک برائے التوائے اسمبلی پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ اس تحریک کو پڑھنے اور اس پر discuss کرنے کے لئے ٹائم دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تحریک پیش کریں۔

SHEIKH ALA-UD-DIN: Sir, I move:-

"That the Assembly do now adjourn."

MR. SPEAKER: The motion moved is:-

"That the Assembly do now adjourn."

The motion moved and the question is:-

"That the Assembly do now adjourn."

(The motion was carried)

جناب سپیکر: اب شیخ علاؤالدین صاحب بحث کا آغاز کریں اور دیگر جو مقرر حضرات بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوادیں۔ ویسے میرے خیال میں شیخ صاحب کی بات سن لی جائے تو کافی ہے۔

معزز اراکین: ہم سب بھی اس پر بولیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، اگر ٹائم ہوا تو دیکھیں گے۔ جی، شیخ صاحب! باقیوں کو بات کرنے دینی ہے یا آپ نے ہی کرنی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے صرف تین منٹ لینے ہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس issue پر سب لوگ بولیں۔ میں تین منٹ سے زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، تین منٹ آپ کے ہوں گے اور باقی دس منٹ دوسروں کے ہوں گے پھر House کا وقت ختم ہو جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں تو تین منٹ میں ہی ختم کر لوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! اس تحریک کے لانے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ وہ خواتین جن کی کسی بھی وجہ سے شادی نہیں ہو سکتی اور وہ عمر کے اُس حصے سے گزر جاتی ہیں جو ہمارے ہاں عام طور پر marriage days سمجھے جاتے ہیں۔ اُن مظلوم خواتین کی ساری زندگی رشتے داروں اور بھائیوں کے بچوں کے ساتھ گزرتی ہے اور اُن کے حالات اتنے خراب ہوتے ہیں کہ ایسی خواتین کا جائیداد میں کوئی حصہ ہوتا ہے اور نہ اُن کو کوئی پوچھتا ہے۔ اس تحریک کو لانے کا مقصد یہ تھا کہ ایسی خواتین کے لئے ملازمتوں میں کوٹا دیا جائے جو کم از کم 18 فیصد ہو تاکہ ان خواتین کو ایک عزت کا روزگار مل جائے۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے اور اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے بہت سے لوگوں کا بھی تجربہ ہے کہ چھوٹی موٹی نوکری جب کسی خاتون کو مل جاتی ہے تو اُس کی شادی ہو جاتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ بے راہ روی کو روکنے کے لئے وہ خواتین جو ان مسائل سے دوچار ہیں اُن پر توجہ دی جائے۔ میرے پاس figures ہیں لیکن چونکہ اب وقت اجازت نہیں دے رہا اس لئے میں ثابت کر سکتا ہوں

کہ ایسی خواتین کی وجہ سے اور ان مجبوریوں کی وجہ سے مسائل بڑھ رہے ہیں اور بے راہ روی بڑھ رہی ہے---

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین خواجہ محمد اسلام کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئرمین! میں یہ بات کر رہا تھا کہ اگر یہ حالات کنٹرول نہ ہوئے، عورتوں کو معاشی تحفظ نہ دیا گیا اور اُن کو محض مردوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا تو پھر یہ حالات اچھے نہیں ہوں گے جس کی ہمارا مذہب بھی اجازت نہیں دیتا۔ عجیب بات ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کہنے میں حرج نہیں ہے کہ ہم لوگ اپنے مذہب سے دُور جا چکے ہیں۔ ہمارے ہاں عورتوں سے ویسے تعلق رکھ کر لاکھوں روپے خرچ کرنے میں تو کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا لیکن اُن سے شادیاں کر کے انہیں عزت کی زندگی دینے میں بڑی شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ ہمارا مذہب اس پر clear اجازت دیتا ہے تو اس کے لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان خواتین کو معاشی طور پر آزاد کیا جائے اور وہ خواتین جو اس زندگی اور ایسے حالات سے دوچار ہیں، کو ایک legal shelter دیا جائے تاکہ یہ عزت کی زندگی گزار سکیں اور معاشرے کی main stream میں کام کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محمد ثناءاللہ مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ شیخ صاحب نے بڑی اہم بات کی ہے۔ میرے بھائی شیخ صاحب بڑے قابل احترام ہیں اور اب سینئر پارلیمنٹیرین بھی ہو گئے ہیں تو آج کل تھوڑا سا hyper ہو گئے ہیں اس لئے میں اُن سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ تھوڑا سا حوصلے اور غصے کو ٹھنڈا رکھیں تو بہت اچھے پارلیمنٹیرین ہیں اور اُن کی باتوں سے ہم بھی مستفید ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اصل point پر بات کریں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب چیئرمین! میں شیخ صاحب کی اس تحریک التوائے کار کی من و عن support کرتا ہوں کیونکہ اسلام اور شریعت میں جہیز کی بات جائز نہیں ہے۔ ہمارے

ہاں یہ so-called روایات بن چکی ہیں جنہوں نے ہمارے معاشرے کی sobriety اور beauty کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ کیونکہ ہم 100 سال تک انگریزوں کی کالونی رہے ہیں۔ چونکہ ہم اور ہندوستان جب متحدہ تھے تو اُن کی ذات پات میں gradation تھی لیکن ہمارے اسلام میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے لہذا میری آپ کے توسط سے پورے House سے اپیل ہے اور میں حکومت سے بھی گزارش کروں گا کہ اس بارے میں قانون سازی کی جائے۔ جس طرح ہم نے one dish کی اجازت دی ہے، اسی طرح ہمیں جہیز کے بارے میں بھی کوئی قانون سازی کرنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں اپنی بات یہاں سے شروع کروں گی کہ شیخ صاحب نے اپنی تحریک میں جو معاملہ پیش کیا ہے وہ یقیناً اس معاشرے کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ ہمارا معاشرہ جس طرح سب جانتے ہیں کہ معاشرتی ناہمواریوں کا شکار ہے۔ اس میں ایسی خواتین ہیں جن کی اپنے خاندان کی کفالت یا لمبا چوڑا جہیز اکٹھا کرنے کے انتظار میں عمر زیادہ ہو جاتی ہے اور شادی نہیں ہو پاتی تو وہ بے شمار مسائل کا شکار رہتی ہیں۔ جب اُن کی عمر شادی کی ہوتی ہے تو وہ اپنے خاندان کی کفالت کے لئے روزگار کی تلاش میں رہتی ہیں اور مختلف مسائل کا شکار ہو جاتی ہیں۔ میں یہاں یہ بات ضرور کہوں گی کہ روزگار کے لئے خواتین ایسے ایسے مسائل کا شکار ہو جاتی ہیں جن کا میں یہاں ذکر بھی نہیں کر سکتی۔ اگر اُن کو مناسب روزگار مل جائے تو ہمارا معاشرہ جو بے راہ روی کے راستے پر چل رہا ہے، یقیناً اس سیلاب کو ابھی روکا گیا تو روکا جا سکے گا ورنہ اس سیلاب کو ہم روک نہیں سکیں گے۔ یہاں پر میں صرف دو باتیں اور کہوں گی کہ جو خواتین اس مسئلے کا شکار ہیں، اُن کا تعلق عموماً lower class سے ہوتا ہے اور lower class میں ہی ایسی خواتین ہوتی ہیں جن کی شادی مختلف وجوہات کی بناء پر نہیں ہوتی۔ اگر ایسی خواتین کو ملازمتوں میں کوٹا مل جائے اور اُن کے لئے روزگار کا ایک مناسب ذریعہ بن جائے تو نہ صرف اُن کو مناسب رشتے مل جاتے ہیں بلکہ خاندان والے بھی مالی فوائد دے کر ہی رشتے دیتے ہیں۔ ملازمتیں دینے سے یہ ہوگا کہ اُن خواتین کو رشتے بھی مل جائیں گے اور معاشرے میں وہ باعزت طور پر زندگی بھی گزار سکیں گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ یہ ہمارے معاشرے میں بڑا concrete اور گہرا مسئلہ ہے جس کے اوپر شیخ صاحب نے آواز بلند کی ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اس پر haphazardly کوئی فیصلہ کرنے کی بجائے اس پر concrete قسم کی قانون سازی کی جائے تو نہایت بہترین نتائج مرتب کر سکتے ہیں جو ہمارے پورے معاشرے پر اثرانداز ہو کر اس طرح کے واقعات کی نفی کر سکتے ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ شیخ صاحب چاہے خود ایک کمیٹی بنالیں یا آپ بنادیں۔ میں چاہتی ہوں کہ ایک کمیٹی ہو جو اس پر ٹھوس قانون سازی کرے۔ جب تک اس پر ٹھوس قانون سازی نہ ہو گی تب تک اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہیں گے کہ اسمبلیوں میں بھی صرف بات ہی کی گئی ہے لیکن شیخ صاحب کی یہ بات تب ہی پائیدار ثابت ہو گی جب ہم ایک کمیٹی بنائیں گے۔ اگر کمیٹی نہ بنائیں تو ویسے concrete قسم کی قانون سازی ہو جس کو سب نے obey کرنا لازم ہو تو پھر میں سمجھتی ہوں کہ اس کا کوئی نتیجہ نکل سکتا ہے لیکن اگر اس پر قانون سازی نہ ہو گی تو پھر کوئی نتیجہ نکلنا بہت مشکل ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ!

محترمہ شمیلہ اسلم: شکریہ۔ جناب چیئرمین! معزز ممبر شیخ علاؤالدین صاحب نے خواتین کے جس حساس مسئلے کی نشاندہی کی ہے وہ واقعی قابل توجہ ہے۔ یہ تلخ حقیقت ہے کہ جن خواتین کی کسی نہ کسی وجہ سے شادی نہیں ہو پاتی وہ صرف معاشرے پر ہی نہیں بلکہ اپنے والدین پر بھی بوجھ بن جاتی ہیں اور انہیں روزانہ ذہنی اذیت کا شکار ہونا پڑتا ہے جو تشدد کی ایک قسم ہے۔ اسی تشدد کے بارے میں کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

اُس ظلم کو سب نے دیکھ لیا جو تم نے سرِ بازار کیا
اُس ظلم کو دنیا کیا جانے جو تم نے پسِ دیوار کیا

جناب چیئرمین! یہ وہی پسِ دیوار ظلم ہے جس کا شکار شادی نہ ہونے والی خواتین ہوتی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اُن کو اس ظلم اور بے راہ روی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اُن پر رحم نہ کھائیں بلکہ معاشرے کا کارآمد شہری بنانے کے لئے تمام نوکریوں میں کم از کم 2 فیصد کوٹا مختص کریں تاکہ یہ خواتین اپنے گھر والوں پر بوجھ نہ بنیں۔

جناب چیئرمین: جی، ذراwind up کریں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب چیئرمین! صرف ایک بات اور کرنی ہے۔ اگر نوکری حاصل کرنے کے بعد اِن خواتین کی شادی ہو جاتی ہے تو پھر ان کی خوش قسمتی سمجھ کر انہیں نوکری جاری رکھنے کی اجازت دی جائے تاکہ یہ اپنے گھر کو بہتر طریقے سے چلا سکیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ دیبا مرزا صاحبہ!

محترمہ دیبا مرزا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گی کہ شیخ علاؤالدین صاحب ہمارے بڑے honourable member ہیں ان کی ہمیشہ اچھی کاوش ہوتی ہے۔ وہ بڑے اچھے points raise کرتے ہیں، جن پر ہمیں بھی بات کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ خواتین کے معاملہ کے حوالے سے انہوں نے جو issue raise کیا ہے میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ بہت ہی اہم issue ہے۔ یہ مسئلہ ہمارے ملک کی 52 فیصد آبادی کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس پر ہمیں اپنی تجاویز دینی چاہئیں اور اس پر proper تجاویز ہونی چاہئیں۔

جناب چیئرمین! اس حوالے سے میری سب سے پہلی تجویز یہ ہے کہ ایسی خواتین کے لئے ملازمتوں میں کم از کم دو فیصد کوٹا رکھنا چاہئے۔ میری دوسری تجویز یہ ہے کہ جن کو شیخ صاحب نے کہا ہے کہ وہ marriageable pool سے باہر ہو جاتی ہیں ان کے لئے اگر ملازمتوں میں دو فیصد کوٹا رکھا جائے اور اس کے بعد ان کے لئے age relaxation کم از کم دس سال تک ہونی چاہئے تاکہ انہیں ملازمتوں میں حصہ مل سکے اور وہ معاشرے میں ذمہ دار اور کارآمد شہری کے طور پر رہ سکیں۔

جناب چیئرمین: میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب چیئرمین! شیخ صاحب نے جو بات کی ہے میں اس بارے میں بڑی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی میری ایک بہن نے بھی بات کی کہ اس میں قانون سازی کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شیخ صاحب نے جو بات کی ہے اس میں کسی قسم کے معاشی قانون سازی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ دو فیصد یا چار فیصد کوٹے کی بھی بات کرتے ہیں تو مسئلہ تو وہیں کا وہیں رہ جائے گا کہ ہماری یہ خواتین چاہے 25 سال کی ہو جائیں، چاہے تیس سال کی ہو جائیں اگر ملازمت ملنے کے بعد ان

کی شادیاں نہ ہوں تو پھر بھی وہ مسئلہ تو رہے گا۔ جس معاشی set up میں ہم رہتے ہیں اور ہمارے مذہب کے مطابق بھی اصل مسئلہ تو ان کی شادیوں کا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کی سب سے بڑی وجہ بھی شاید ہماری خواتین بہنیں ہی ہیں۔ اگر آج یہاں پر وہ حوصلہ کرتے ہوئے ہماری سوسائٹی کے اندر مردوں کو حوصلہ دیں اور ان کو عرض کریں کہ وہ مرد جو جسمانی طور پر اور معاشی طور پر مضبوط ہیں ان کو دوسری شادی کرنی چاہئے اور ان کو خود چاہئے کہ یہ مردوں کو compel کریں کہ ہماری وہ بہنیں جو معاشی طور پر جہیز نہیں دے سکتیں یا جن کو اچھے رشتے نہیں ملتے ان کو خود چاہئے کہ اپنی بہنوں کے بارے میں سوچیں۔

جناب چیئرمین: جی، خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: جناب چیئرمین! شیخ صاحب ہمارے سینئر پارلیمنٹیرینز ہیں اور ان سے ہم کچھ نہ کچھ سیکھتے رہتے ہیں۔ آج بھی انہوں نے ایک ایسے مسئلے کو چھیڑا ہے جس کو میں سمجھتا ہوں کہ معاشرے میں بڑی اہمیت کا متقاضی ہے۔ مجھے زیادہ خوشی ہوتی کہ اگر ہماری خواتین ممبرز یہ مسئلہ لے کر آتیں کیونکہ یہ مسئلہ خواتین سے ہی متعلقہ تھا۔ جب بجٹ پر amendments کا معاملہ ہوتا ہے تو ہماری اپوزیشن کی محترم خواتین بڑی زبردست قسم کی performance دے رہی ہوتی ہیں لیکن سوائے ثمینہ خاور حیات کے یہاں کسی نے بیٹھنا گوارا نہیں کیا۔ مجھے اس کا بہت افسوس ہے کہ کاش! وہ یہاں پر بیٹھتیں اور خواتین کے مسائل کی طرف اپنی نظر بھی ڈالتیں۔

جناب چیئرمین! بس میں ایک آدھ بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ یہ جو مسائل ہیں ان کے لئے بڑی seriousness کا مظاہرہ کرنا پڑے گا جیسا کہ میری بہن نے کہا کہ اس پر ہمیں یہاں پر قانون پاس کر کے وفاقی حکومت کو بھی intimation دینی پڑے گی۔

جناب چیئرمین: رانا محمد ارشد!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! اس لسٹ میں میرا نام بھی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا نام سب سے پیچھے ہے۔ (قہقہے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب چیئرمین!بڑی خوشی ہوئی ہے کہ شیخ علاؤالدین صاحب نے بڑااہم مسئلہ point out کیا۔ وہ ہمارے بڑے سینئر ممبر ہیں۔ آج ہمارے اپوزیشن کے بھائی اور ہم سب مل بیٹھ کر اس معاملے پر discussion کر رہے ہیں۔ اس پر کافی دوستوں نے گفتگو کی۔ اس پر actually عملدرآمد کرنے کے لئے ہمیں کوئی نہ کوئی ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں اور میں یہ سمجھتاہوں کہ خواتین کی 52 فیصد آبادی ہے اس میں پانچ سات فیصد ایساطبقہ ہے---

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، راناارشد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب چیئرمین!میں بات کر رہا تھا تو kindly اس پر اگر کمیٹی بنادی جائے اور یہ کمیٹی اپنی رپورٹ خادم اعلیٰ پنجاب کو دے تاکہ اس پر عملدرآمد ہو سکے اور میں چاہوں گا کہ یہ ایسا issue ہے جو ہم سب کے لئے مشترکہ ہے اور اس پر کمیٹی ضرور بنی چاہئے اور اس پر عملدرآمد ضرور ہونا چاہئے تو انشاءاللہ شیخ علاؤالدین صاحب نے جو point raise کیا ہے کہ وہ طبقہ جو واقعی اس کے مستحق ہیں ان کے لئے ہمیں کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: House کا وقت 15 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔ اب میں حسن مرتضیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! شیخ علاؤالدین صاحب کے دل میں خواتین کے لئے جو درد ہے وہ اکثر اوقات House میں سامنے آتا ہے اور بہت اہم issues raise کرتے ہیں۔ یہ ایک الگ بات ہے کہ ان پر عمل نہیں ہو سکتا لیکن میں آپ کی وساطت سے حکومت سے گزارش کروں گا کہ اس معاملہ کو سرد خانہ میں ڈالنے کی بجائے اس اہم issue پر مکمل قانون سازی کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ مرد بھی کافی ایسے ہیں جن کو رشتے نہیں ملتے میں شیخ صاحب سے عرض کروں گا کہ جب قانون سازی ہو تو ان مردوں کو بھی یاد رکھیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آپ کا نقطہ نظر سب کے سامنے آ گیا ہے۔ اب میں نسیم ناصر خواجہ صاحبہ سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔جی، محترمہ طیبہ ضمیر!

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وقت مل گیا۔ آپ کو بھی مبارک ہو۔**اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی**

بے پردہ جو نظر آئیں چند بی بیاں
اکبر غیرت قومی سے زمیں میں گیا
پوچھا جو یہ آپ کا پردہ کیا ہوا
لگی کہنے کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

جناب والا! میرے بھائی علاؤالدین شیخ صاحب ہمیشہ اچھی بات کرتے ہیں لیکن آج انہوں نے افسوسناک، شرمناک مذاق میں non serious بات کی ہے۔ خواتین بہت قابل احترام ہیں۔ پاکستانی خواتین ہوں یا تاریخ اسلام کی۔ یہاں پر خولہ بھی موجود ہیں، یہاں پر فاطمۃ الزہرہ بھی ہیں، یہاں پر زینب اور کبریٰ بھی ہیں، ان کو یہ بات senses میں رہ کر کرنی چاہئے تھی۔ یقیناً معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہے لیکن یہ بات یہاں اس انداز میں اور اس طرز پر نہیں اٹھائی جاسکتی۔ خواتین کوٹا کیوں لیں خواتین تو اکثریت میں ہیں۔ کوٹے تو ان کو دیں جو minorities میں ہیں؟

جناب چیئرمین: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا!

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب چیئرمین! ابھی میری بات رہتی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ بس آپ کی بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں شیخ علاؤالدین صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنے اہم اور حساس issue پر جو کہ خواتین کے متعلق تھا اور جس کی وجہ سے 17 فیصد خواتین suffer کر رہی ہیں۔ انہوں نے یہ اہم issue اٹھایا ہے۔ ہم ان کے یقینی طور پر تہہ دل سے شکر گزار ہیں جو اصل بات ہے اور جو انہوں نے مسائل بتائے ہیں کہ اس کی بنیادی وجہ

ذات پات، شکل وصورت اور سب سے بڑی جہیز کی لعنت ہے۔ اس پر بہت ساری باتیں ہو چکی ہیں اور repetition کی ضرورت نہیں ہے۔ جو حقیقت ہے کہ ان کا حق ہے کہ ہم سب کے اوپر اور ان کو یقینی طور پر کم از کم 2 فیصد کوٹا کیونکہ ان کی تعداد کم از کم 17 فیصد ہے تو انہیں کوٹا بھی ملنا چاہئے اور اس بارے قانون سازی بھی ہونی چاہئے لیکن میں ایک بات یہاں پر ضرور کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارا معاشرہ male oriented ہے اور بات کسی اور طریقے سے ہو رہی ہے لیکن میرے معزز بھائی میاں نصیر صاحب نے اس بات کو اپنی ہی favour میں لے جانے کی کوشش کی۔ میں انہیں یہ مشورہ دیتی ہوں کہ اگر انہیں دو شادیوں کا اتنا ہی شوق ہے تو وہ اپنے طور پر تو کر سکتے ہیں لیکن سارے پاکستان کے مردوں کو اس طرح کے اشارے نہ دیں اور جو مسئلہ ہے اس کی طرف توجہ دیا کریں تو یہ مناسب ہوگا بجائے اس کے کہ اپنی طرف لے کے جائیں۔

جناب چیئرمین: نسیم ناصر خواجہ! تشریف نہیں رکھتیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب چیئرمین! یہ اتنا اہم issue ہے لیکن آپ اسے اتنا بھگا بھگا کر چلا رہے ہیں تو اس کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: ساڑھے چار بجے تک ٹائم ہے اس لئے میں ایسے کر رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہے کہ اس issue کو اس طرح جلدی جلدی بھگا کر نہ گزاریں کیونکہ یہ بہت اہم issue ہے اور ہماری بہنوں کی بات ابھی مکمل نہیں ہو پاتی کہ آپ دوسرے کو floor دے دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: لغاری صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی خوش قسمتی ہے کہ آپ کو اس کی اہمیت کا احساس ہو گیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب! اس کی اہمیت کا بہت احساس ہے اسی لئے اس کے لئے ٹائم مانگ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے بھائی شیخ علاؤالدین صاحب نے عورتوں کے مسئلے کے حل کے لئے جو motion move کی ہے میں اسے دلی طور پر سراہتی ہوں اور میں نہ صرف اس ایوان کی اپنی بہنوں بلکہ جو پاکستان کی آبادی کی 51 فیصد بہنوں کو حوصلہ دینے کی تلقین کرتی ہوں کہ وہ اپنے اندر حوصلہ، ہمت، جذبہ، determination رکھیں، آزادی اور دھڑلے کے ساتھ اپنے خاوندوں کو اجازت دیں کہ وہ دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کریں لیکن ان کی ایک حد ہو جو اللہ اور اس کے رسول نے مقرر کی ہے۔ ان شرائط پر دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کرنے کی اجازت دیں۔ مت انہیں frustrate کریں، مت ان میں یہ چیزیں رکھیں اور آپ انہیں آزادی دیں اور مجھے پتا ہے کہ جب میں باہر جاؤں گی تو میری بہنوں نے میرا کیا حال کرنا ہے؟ (قہقہہ)

میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یہ کہنا چاہوں گی کہ آپ جب اپنے مردوں کو آزادی دیں گی تو وہ اس آزادی کو avail کریں گے۔ یہ frustration جو ان کے اندر ہے اور جو چیز انہیں حاصل نہیں ہے وہ اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جب آپ انہیں اجازت دے دیں گے تو میرے خیال میں وہ بندے کے پتر بن جائیں گے۔

معزز ممبران: جناب چیئرمین! محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ on record اپنے خاوند کو اجازت دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب چیئرمین! میں on floor of the House اپنے خاوند خاور حیات صاحب کو اجازت دیتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے قوانین اور شرائط کی حد میں رہ کر دوسری اور تیسری کیا چار شادیاں کر لیں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ نے جو کہا ہے یہ pre planed ہے اور اب انہوں نے صرف announce کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ آمنہ بٹر صاحبہ!

ڈاکٹر آمنہ بٹر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے شیخ علاؤالدین صاحب کی اس کاوش کو سراہتی ہوں کہ انہوں نے ایک بہت اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے اور میں انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ جب بھی خواتین یا اقلیتوں کے کسی بھی مسئلے کی بات ہوتی ہے تو اس ایوان کی seriousness کا یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں کوئی بھی موجود نہیں ہے اور اس مسئلے کو سننے کے لئے یہاں بہت کم لوگ ہیں حالانکہ اس مسئلے کو سننے کے لئے سب کو بیٹھنا چاہئے تھا تو کیا ہم اس طریقے سے خواتین یا اقلیتوں کے مسائل حل کر سکیں گے؟ میں بھی ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی بات کی تائید کرتی ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حق دیا ہے، بجائے اس کے بے راہ روی بڑھے اور بجائے اس کے کہ خواتین کو اور طریقے اپنانے پڑیں کیونکہ صرف غیر شادی شدہ خواتین نہیں ہیں بلکہ اس کے علاوہ جوان بیوائیں ہیں اور میں بہت ساری خواتین کی help کرتی ہوں جو جوان بیوائیں، مطلقہ یا جنہیں غربت یا دیگر وجوہات کی بناء پر طلاق ہو جاتی ہے تو ان کے پاس تعلیم ہوتی ہے نہ کوئی اور جگہ جانے کے لئے ہوتی ہے جس کی وجہ سے بے راہ روی بڑھتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک protection دی ہے تو دوسری، تیسری یا چوتھی شادی کی اجازت ہونی چاہئے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ سکینہ شاہین صاحبہ!

محترمہ سکینہ شاہین خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں اپنے شعر سے اپنی تقریر کا آغاز کروں گی کہ:

سانولے چہرے بھی دولت سے دمکتے ہیں یہاں
اور چاند سے چہروں پہ اڑتی ہے غم دوراں کی دھول

جناب چیئرمین! میرے محترم بھائی شیخ صاحب نے بہت اچھا issue raise کیا ہے لیکن یہاں میری بہن نے جو اجازت دی اور میرے بھائیوں نے demand کی تو اس چیز کی اجازت اسلام دے چکا ہے۔ اسلام نے تو لونڈی بھی جائز کر دی لیکن ساتھ یہ فرما دیا کہ آپ نکاح کر لیں تو بہترین

راستہ ہے۔ ہمیں جہیز کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اسلامی روایات کو اپنے اندر لانا چاہئے اور حقوق کی پاسداری کرنی چاہئے۔ ہمیں اپنے معاشرے کے خواتین کی پراپرٹی کی حفاظت کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! انجکشن لگا کر پاگل خانے بھجوائی جانے والی خواتین کی پراپرٹی کا تحفظ ہونا چاہئے اور میں یہ بھی کہتی ہوں کہ انہیں روزگار کے لئے آسان اقساط پر قرضہ جات بھی ملنے چاہئیں اور ان کا کوٹا بھی مختص ہونا چاہئے اور انہیں معاشرے کا فعال شہری بنانا چاہئے۔ میں یہاں پر legislation کی بجائے implementation پر زور دوں گی کیونکہ اسلام نے جو قوانین بنائے ہیں یہاں تو ان پر بھی عملدرآمد نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: محسن خان لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب چیئرمین! شیخ صاحب نے ایک بہت ہی اہم issue اٹھایا ہے اور میرا خیال ہے کہ آدھا گھنٹہ اس پر لگایا ہے تو آپ نے دیکھا کہ کوئی بھی مقرر اپنا مطمع نظر اور اپنی بات پوری نہیں کر سکا۔ شیخ صاحب نے ایک بڑے genuine issue کو touch کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کے لئے قوانین دو گھنٹے کی بحث کی اجازت دیتے ہیں تو ہمیں اس کے لئے proper ایک وقت رکھ کر اس پر توجہ کے ساتھ بات کرنی چاہئے۔ ہم نے جس طرح اسے rush کیا ہے تو ہم نے اس اہم معاملے کو وہ اہمیت ہی نہیں دی۔ میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ کسی دن اس کو properly دو گھنٹے رکھ کر جیسا کہ قانون کہتا ہے اور ہماری سب بہنیں اور بھائی prepare ہو کر آئیں اور positive suggestions دیں اور کوئی وزراء کرام بھی یہاں پر بیٹھے ہوں جو اس کو نوٹ کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! لغاری صاحب کی تجویز سے میں بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ واقعی ایسے ہونا چاہئے، اس پر لوگوں کو بہت توجہ دینی چاہئے اور اس کے بعد اس کا کوئی ایسا موثر حل بھی ڈھونڈنا چاہئے۔ میری بھی آپ سے استدعا ہے کہ اسے کل بھی رکھیں لیکن اس پر کچھ نہ کچھ ہمیں final کرنا چاہئے کیونکہ یہ معاشرے کا ایک رستا ہوا ناسور ہے جس کے لئے ہم سب کو توجہ دینی چاہئے اور میں ان کے الفاظ کی قدر کرتا ہوں اور باقی بھی ہمارے ساتھی ممبران نے الفاظ بولے ہیں تو سب کو اندازہ ہے کہ یہ کتنا بڑا issue ہے تو سب اسے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور سب کی عزت شرم رکھے یہ معاملہ بڑھتا جا رہا ہے، بڑھتا جا رہا ہے اور اسی وجہ سے دیکھیں کہ کتنے Guest

Houses میں سے کیا کیا برآمدگیاں ہو رہی ہیں، عورتوں کے ساتھ کیا کیا ہو رہا ہے؟ ہمیں ان سب کو بھی عزت دینی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی سرخرو ہونا ہے۔

جناب چیئرمین: House کا وقت پانچ منٹ کے لئے مزید بڑھایا جاتا ہے۔ مولانا الیاس چنیوٹی صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! چنیوٹی صاحب کے بعد اسے کل کے لئے رکھ لیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے دیکھ لیا کہ ممبران اس میں کتنی دلچسپی رکھتے ہیں اور سب لوگ بڑی تفصیل کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ میری اور ہم سب خواتین کی یہ گزارش ہے کہ اس کو کل کے لئے pending کرکے اس پر بحث کے لئے proper طریقے سے زیادہ سے زیادہ ٹائم دیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! چنیوٹی صاحب کے بعد اس کو کل پر رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب چیئرمین! اس کرسی پر تشریف فرما ہونے پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ شیخ علاؤالدین صاحب یقیناً ہمارے لئے ایک رہبر کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بہت اچھے point raise کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک قرآنی حکم ہے جس کے لئے انہوں نے یہ point out کیا ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ:

وَأَنكِحُواْ ٱلۡأَيَٰمَىٰ مِنكُمۡ وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَإِمَآئِكُمۡۚ إِن
يَكُونُواْ فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٞ o

یہ سورۃ نور کی آیت ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ تم میں سے ایسے لوگ جو بے نکاح بیٹھے ہوں ان کی شادیاں کرواؤ۔ فرمایا چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں ان کی شادیاں کرواؤ۔ إِن يَكُونُواْ فُقَرَآءَ اگر وہ شادی سے پہلے فقیر تھے، تنگ دست تھے تو کیا ہوگا یُغۡنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦۗ اللہ تعالیٰ

اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دے گا۔ یہ اللہ رب العزت نے حکمت بیان فرمائی ہے کہ شادی کرانے سے ان غریبوں کو اللہ تعالیٰ تونگر کر دیتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ ہمارے معاشرے میں ایک ناسور بنا ہوا ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہاتھ پیلے کرنے کا ہمارے پاس سامان نہیں ہو گا تو سسرالی خاندان لعن طعن کرے گا، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کی مثال ہے اور بہت ساری خواتین کے قصے بھی ہیں۔ ایک صحابی کا قصہ آتا ہے کہ وہ شکل کے پورے سورے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے جلیدیب تمہاری شادی نہ کر دیں؟ تو حضرت جلیدیب کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ میری شادی کی بات کرتے ہیں اگر آپ مجھے بازار میں بیچیں گے تو مجھے کوئی چار درہم کا بھی نہیں خریدے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ معاشرے میں تمہاری کوئی قدر نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری بہت قدر ہے۔ ایک بہت بڑا کھاتا پیتا خاندان تھا نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کی شادی وہاں کروائی۔ آپ ﷺ نے دعا دی اور وہ مدینہ منورہ کے مالدار ترین لوگوں میں سے ہو گئے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ہاں ہماری عورتوں اور بہنوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ میری عمر بڑی ہو گئی تو اب میں شادی کے قابل نہیں رہی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب حضور پاک ﷺ سے دوسری شادی کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس سال تھی اور نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک ابھی پچیس سال تھی۔ وہ بیوہ بھی تھیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو بیوہ ہوں ان کو بھی چاہئے کہ وہ شادی کر لیں۔ اگر کسی فیملی معاملے کی وجہ سے بیٹھی ہوں تو ان کو چاہئے کہ وہ شادی کر لیں۔ ہماری بہن ثمینہ خاور حیات نے بہت اچھی offer کی ہے اور اعلان بھی کیا ہے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس ضمن میں، میں سمجھتا ہوں کہ جو قانونی رکاوٹ ہے ایوب خان کے زمانے میں Family Laws بنے تھے اس میں انہوں نے یہ شرط لگا دی تھی کہ اگر کوئی خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے تو پہلے بیوی سے اجازت لے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شرعی طور پر یہ چیز درست نہیں ہے۔ اس زمانے میں مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اس کی مخالفت کی تھی۔ اس قانون میں کچھ ترمیم ہونی چاہئے۔ اسلام میں ہے کہ خاوند پہلی والی بیوی سے اچھا سلوک

رکھے اور اگر اس کے حالات اچھے معلوم ہوتے ہوں تو پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کو اجازت ہونی چاہئے کہ وہ دوسری شادی کر لے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ملک جہانزیب!

ملک جہانزیب وارن: شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج ایک اہم مسئلے کی طرف شیخ علاؤالدین صاحب نے جو توجہ دلائی ہے اس پر میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ یہاں جتنی بھی خواتین بیٹھی ہیں اور جتنے بھی مرد حضرات ایم پی اے بیٹھے ہیں میں ان کو بھی گزارش کروں گا کہ ہم مذاق اور کافی چیزوں پر وقت ضائع کرتے ہیں اور جو اہم issue ہوتے ہیں، اب دیکھیں کتنا اہم مسئلہ چل رہا ہے اور یہاں کتنے ممبران بیٹھے ہیں۔ حضور پاک ﷺ کی سنت کی بات ہو رہی ہے اور خواتین کا، میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑا دل ہے جیسے ثمینہ خاور حیات صاحبہ نے بڑے دل سے بات کی ہے اور انہوں نے ایک اسلامی عورت کے ذہن کے مطابق بات کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہماری خواتین جو اس وقت گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم سب مل کر ان کے ساتھ جیسے شیخ صاحب نے کہا ہے کہ اس پر ایک لمبی debate کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں ہے کہ آپ آج اس کو ختم کر دیں۔ آپ اس پر ہمیں ایک دو گھنٹے دیں، اس پر ہم بھی اپنی تجاویز لے کر آتے ہیں اور جب سارے منسٹر صاحبان موجود ہوں پھر یہ بات ہو۔ یہ بات یہاں پر ختم نہیں کر دینی چاہئے بلکہ اس کو عملی جامہ پہنایا جائے تاکہ پاکستان کی وہ خواتین جو گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں کم از کم ان کو فائدہ ہو۔ ہم ان خواتین کے لئے کچھ کر سکیں اور یہ اسمبلی کچھ کام کر سکے۔ میری آپ سے یہ التماس ہے کہ آپ اس کے لئے وقت بڑھائیں اور کل کا دن ہے اس میں ایک گھنٹہ دے دیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کے لئے دو گھنٹے دیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ اس کے لئے وقت بڑھایا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ میں جناب شیخ صاحب، محسن لغاری صاحب اور اپنی بہنوں سے گزارش کروں گا کہ مولانا چنیوٹی صاحب کی بات کے بعد اس موضوع پر بڑی کھل کر بات ہو چکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شیخ صاحب نے جس issue پر بات کی ہے یہ اس معاشرے کا رستا ہوا ناسور ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج ان کی بات پنجاب کے ایوان میں پوری طرح سے گونج چکی ہے اور ہر فرد اس پر انشاءاللہ تعالیٰ کچھ نہ کچھ ضرور اثر رکھے گا۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ پنجاب حکومت اس پر کوئی نہ کوئی

قانون سازی کرے گی۔ اب وقت ختم ہو رہا ہے، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ آج اس پر بے شک کمیٹی کا announce نہ کریں۔ آپ صرف یہ کہہ دیں کہ اس پر کل یا Monday کو بھی بات ہو سکے گی۔ جب ہم یہاں سب معزز ارکان ہوں گے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس موضوع پر پورے House کے لوگ بولیں اور اس پر ایک کمیٹی بنے۔ جو ثمینہ خاور حیات نے بات کی ہے وہ خواتین کی طرف سے ایک آئیڈیل سٹیٹمنٹ ہے۔ وہ ایک دوسری بات ہے کہ ان کی وہ پہلی commitment ہے جس کو انہوں نے آج announce کیا لیکن واقعی انہوں نے بڑی اہم بات کی ہے اس سے بڑے مسائل حل ہوں گے۔

چیئر مین صاحب! آپ صرف اس کو اتنا extend کر دیں کہ اس پر ہم کل بات کر سکیں یا Monday کو بات کر سکیں۔ باقی بات ہم پھر کر لیں گے آپ صرف اتنا ہمیں کہہ دیں کہ ہاں اس پر مزید بات ہو سکتی ہے۔

جناب چیئر مین: کل کا ایجنڈا تو مکمل ہے پھر Monday کو اس پر بات ہو جائے گی لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کمیٹی میں آپ نہیں ہوں گے اس کمیٹی میں میری بہن ثمینہ خاور حیات ضرور ہوں گی لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 19۔فروری 2010 صبح 9 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ اللہ حافظ۔